سوشل میڈیا کے

145

سوالات کے جوابات

* سوشل میڈیا پر پوچھے گئے * علمی * تحقیقی اور
* جدّید مسائل پر مبنی سوالات کے * قرآن و حدیث اور
* مستند کتابوں کی روشنی میں آسان مُدلّل اور عام فہم جوابات

از قلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

سوشل میڈیا کے

145

سوالات کے جوابات

- سوشل میڈیا پر پوچھے گئے
- علمی
- تحقیقی اور
- جدید مسائل پر مبنی سوالات کے
- قرآن و حدیث اور
- مستند کتابوں کی روشنی میں آسان مدلل اور عام فہم جوابات

از قلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
8-C داتا دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

2019ء

بار اول...1000

ہدیہ...260

ناشر...نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

شوروم

ظہور ہوٹل دکان نمبر 2

دربار مارکیٹ۔ لاہور

voice: 042-37300642 - 042-37112954

Email:zaviapublishers@gmail.com

Website: www.zaviapublishers.com

مکتبہ باب العلم اردو بازار لاہور	0300-4150021
ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال سنٹر اردو بازار، کراچی	021-32212011
صبح نور پبلی کیشنز غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور	0321-4771504
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ گلزار بدیع چھوٹی گنی حیدر آباد	0316-3663938
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ رحیمیہ اردو بازار کراچی	021-32744994
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667
مکتبہ یا سخی سلطان چھوٹی گھٹی حیدر آباد	0313-3585615

فہرست

عرض مؤلف

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جس طرح زمانہ ترقی کر رہا ہے، نت نئے آلات معرض وجود میں آ رہے ہیں۔ اب تو یہ عالم ہے کہ آپ موبائل اسکرین پر انٹرنیٹ اور دیگر چیزوں کے ذریعہ پوری دنیا کو دیکھ سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا جسے اس وقت سب سے بڑا میڈیا تسلیم کر لیا گیا ہے، صرف ایک پل میں خبر کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے جسے آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اسی سوشل میڈیا کو کچھ لوگوں نے کمائی کا ذریعہ بنایا۔ کسی نے شہرت کا ذریعہ بنایا اور کسی نے برائیوں اور بدعقیدگی کو پھیلانے کا ذیعہ بنایا، وہیں ایسے خوش نصیب مسلمان بھی ہیں جنہوں نے سوشل میڈیا کو لوگوں کے دینی و دنیوی مسائل کے حل کا ذریعہ بنایا ہے۔ ان کی صرف اور صرف یہی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہو، اس کے ساتھ ساتھ مختلف بیماریوں اور مشکلات کے حل کے لئے وظائف بھی عوام تک پہنچیں لہذا ہمارے ادارے

کی بھی یہ کوشش ہے کہ ہم بھی سوشل میڈیا کے ذریعہ دعوت حق کو پھیلائیں۔ اس سلسلے میں جو سوالات ہمیں موصول ہوتے ہیں، ان کے جوابات ہم لوگوں کے سامنے دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں جو کہ ہمارے فیس بک اور یوٹیوب چینل Moulana Shehzad Turabi پر موجود ہوتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ان سوالات کے جوابات کو تحریری صورت میں بھی آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، انہی سوالات کے جوابات پر مبنی ہے، جو فیس بک اور یوٹیوب پر موجود ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ ہماری اس کوشش کو ضرور پسند کریں گے اور اس کام میں ہمارا ساتھ دیں گے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے ہمیں اخلاص کے ساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محمد شہزاد قادری ترابی

04 محرم الحرام 1441ھ

بمطابق 4 ستمبر 2019ء بروز بدھ

کیا عورت ناگن کا روپ دھار سکتی ہے

سوال نمبر 1: اسلام کی رو سے ایسا عقیدہ رکھنا کیسا کہ عورت ایک مخصوص عمر میں پہنچ کر ناگن بن جاتی ہے یا ناگن مخصوص عمر میں پہنچ کر انسان یعنی عورت بن جاتی ہے؟ (سائل: محمد شعیب' چونا بھٹی کراچی)

جواب: یہ تمام باتیں بے بنیاد ہیں اور اسلامی عقائد و نظریات کے بھی خلاف ہیں کہ عورت ایک مخصوص عمر میں پہنچ کر ناگن بن جاتی ہے اور ناگن مخصوص عمر میں پہنچ کر عورت کا روپ دھار لیتی ہے۔ یہ باتیں ہندو مذہب کے لوگ پھیلاتے ہیں۔ مسلمانوں اور مذہب اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح یہ نظریہ رکھنا کہ انسان پہلے بندر تھا، یہ نظریہ بھی اسلام مخالف ہے۔ قرآن و حدیث سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ سب سے پہلے انسان کائنات میں حضرت آدم علیہ السلام ہیں جنہیں رب تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بنایا۔ جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سب سے پہلے انسان، سب سے پہلے آدمی حضرت آدم علیہ السلام ہیں تو پھر بندر والا عقیدہ من گھڑت ہے۔

کیا انسان کا دوسرا جنم بھی ہوگا

سوال نمبر 2: کیا انسان کا دوسرا جنم یعنی دوبارہ پیدا ہوگا اور سات جنموں کا عقیدہ رکھنا کیسا؟

جواب: ہندو مذہب کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کے سات جنم ہوتے ہیں لیکن اسلامی عقیدہ کے مطابق انسان صرف ایک ہی مرتبہ پیدا کیا جاتا ہے۔ زندگی صرف ایک مرتبہ ہی ملتی ہے۔ مسلمان کو تو اپنی زبان سے کہنا بھی نہیں چاہئے کہ ہم دوبارہ پیدا ہوکر پھر دنیا میں آئیں گے۔

کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ جب انسان دوبارہ پیدا نہیں ہوگا تو پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی تو دوبارہ آئیں گے؟

یاد رہے کہ قرآن مجید گواہ ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھا لیے گئے ہیں۔ ان کو موت نہیں آئی کہ وہ دوبارہ زندہ ہوکر تشریف لائیں گے بلکہ وہ تو اِس وقت بھی آسمانوں پر زندہ ہیں۔

نوکری کے دوران فرائض واجبات چھوڑنا

سوال نمبر 3: کیا نوکری کے دوران فرائض، واجبات چھوڑنا اور جھوٹ، دھوکہ دہی اور دل آزاری کرنا جائز ہے؟

جواب: فرائض اور واجبات ہر صورت میں ادا کرنا ضروری ہیں۔ اگر

مالک یا منیجر روکتا ہے تو نوکری چھوڑ دیں مگر فرائض و واجبات چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔اس کے علاوہ مالک یا منیجر کے کہنے پر جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا اور کسی کا دل دکھانا بھی جائز نہیں۔ یاد رکھئے رزق کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ایسی نوکری کس کام کی جس میں رازق کی نافرمانی ہو رہی ہو۔

کیا انبیاء کرام سے گناہ ہو سکتے ہیں؟

سوال نمبر 4: کیا انبیاء کرام علیہما السلام سے گناہ ہو سکتے ہیں۔انبیاء کرام علیہما السلام کی طرف نافرمانی اور گناہ کی نسبت کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہما السلام اور ملائکہ معصوم ہیں۔ان کو گنہگار ٹھہرانے والا گمراہ ہے۔

انبیاء کرام علیہما السلام مخلوق میں رب تعالیٰ کے سب سے خاص بندے ہیں اور خاص بندوں پر شیطان کا کچھ قابو نہیں۔ یہ رب تعالیٰ کا شیطان کو جواب ہے جسے سورۂ بنی اسرائیل آیت 65 میں بیان فرمایا گیا ہے۔

القرآن: اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ

ترجمہ: (اے ابلیس) بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں

دوسرے مقام پر شیطان خود خاص بندوں کو گمراہ کرنے سے معذوری ظاہر کرتا ہے چنانچہ سورۂ ص آیت نمبر 83-82 میں ہے۔

القرآن: قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ o اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ

ترجمہ: (ابلیس) بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں پر ابلیس ملعون کا بس نہیں چلتا۔ اب حدیث شریف اس ضمن میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مسلم شریف میں حدیث نمبر 6981 نقل ہے۔

حدیث شریف = نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد کی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہما السلام معصوم عن الخطا ہیں۔ ان سے گناہوں کا ہونا ناممکن ہے لہذا انبیاء کرام علیہما السلام کو گنہگار ٹھہرانا گمراہی ہے۔

سر یا چہرے پر تھپڑ مارنا کیسا

سوال نمبر 5: کسی کو سر یا چہرے پر تھپڑ وغیرہ مارنا کیسا ہے؟

جواب: سر یا چہرے پر تھپڑ وغیرہ مارنے کی شرعاً کسی کو بھی اجازت نہیں۔ جن جن کو اصلاح کی غرض سے مارنے کی اجازت ہے تو وہ بھی سر یا چہرے اور ضرب شدید کے ساتھ نہیں مار سکتے، انسان تو انسان جانور کے بھی سر اور چہرے پر مارنے کی اجازت نہیں ہے، چنانچہ ردالمحتار جلد 9 کے صفحہ نمبر 662 (مطبوعہ دار المعرفہ بیروت) پر نقل ہے۔ بلا وجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بالا جماع (یعنی بالاتفاق) ناجائز ہے۔ جانور پر ظلم کرنا ذمی کافر (ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو) پر ظلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی برا ہے کیونکہ جانور کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ اس غریب جانور کو اس ظلم سے کون بچائے۔

اس حکم سے بعض وہ شوہر جو اپنی بیویوں کو چہرے پر مارتے ہیں۔ وہ والدین جو اپنی اولاد کو چہرے پر مارتے ہیں۔ وہ اساتذہ جو اپنے شاگردوں کو چہرے پر مارتے ہیں، وہ اپنے اس کام سے توبہ کریں ورنہ گنہگار ہوں گے۔

سوال نمبر 6: لے پاک بچے یا بچی کے نام کے ساتھ پرورش کرنے والے کا اپنا نام بطور ولدیت بولنا یا لکھنا کیسا ہے؟

جواب: لے پاک بچہ یا بچی لے کر اس کے حقیقی باپ کی جگہ پرورش کرنے والے کا اپنے آپ کو اس کا حقیقی باپ ظاہر کرنا اور لکھوانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ پرورش کرنے اور منہ بولا بیٹا یا بیٹی کہہ دینے سے وہ حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن جاتے۔

قرآن پاک میں اس کی ممانعت آئی ہے چنانچہ سورۂ احزاب کی آیت 4اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: اور نہ تمہارے لیے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے مونہہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

یاد رکھئے! منہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے اور منہ بولے باپ بیٹی کا بھی پردہ ہے حتیٰ کہ لے پالک بچہ جب مرد وعورت کے معاملات سمجھنے لگے تو اس سے بھی پردہ ہے البتہ دودھ کے رشتوں میں پردہ نہیں مثلا رضاعی ماں بیٹے اور رضاعی بھائی بہن میں پردہ نہیں لہذا لے پالک بچے کو ہجری سن کے مطابق دو سال کی عمر کے اندر اندر عورت اپنا یا اپنی سگی بہن یا

سگی بیٹی یا سگی بھانجی کا کم از کم ایک مرتبہ دودھ اس طرح پلادے کہ اس بچے کے حلق سے نیچے اتر جائے۔

اگر بچی گود لینا ہو تو شوہر سے رضاعت کا رشتہ قائم کرنے کے لئے شوہر کی بہن یا بھانجی یا بھتیجی کا دودھ اسے پلادیا جائے۔اس طرح اب جن جن سے دودھ کا رشتہ قائم ہوا، ان سے پردہ واجب نہ رہا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ جلد 22 کے صفحہ نمبر 235 (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پر فرماتے ہیں بحالت جوانی یا احتمال فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب ہے کیونکہ عوام کے خیال میں اس (دودھ کے رشتے) کی ہیبت بہت کم ہوتی ہے۔

یہ یاد رہے کہ ہجری سن کے حساب سے دو برس کے بعد بچہ یا بچی کو اگرچہ عورت کا دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلائے گی تو رضاعت (یعنی دودھ کی رشتہ داری) ثابت ہو جائے گی۔

تفریحاً شکار کرنا کیسا

سوال نمبر 7: کیا شکار کرنا سنت ہے؟ نیز تفریحاً شکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: شکار اگر غذا یا دوا یا تجارت کی غرض کے لئے کیا جائے تو یہ جائز ہے جبکہ محض شوقیہ شکار کرنا حرام ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح الفصل الثانی میں حدیث نمبر 3701 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شکار کے پیچھے رہا، وہ غافل ہوگیا۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مراۃ المناجیح جلد 5 صفحہ نمبر 361 پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں یعنی جو شکار کا شغل اپنا وطیرہ بنالے کہ محض شوقیہ شکار کھیلتا رہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز و جماعت، جمعہ، رقت قلب سے محروم رہتا ہے۔ حضور ﷺ نے کبھی شکار نہ کیا۔ بعض صحابہ نے شکار کیا ہے مگر شکار کرنا اور ہے، شکار کا مشغلہ وہ بھی محض شوقیہ کچھ اور، شکار کا ذکر تو قرآن کریم میں ہے۔ یہاں مشغلۂ شوقیہ کا ذکر ہے لہذا یہ حدیث حکم قرآن کے خلاف نہیں۔

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ نہ شکار کرنا سنت ہے اور نہ ہی تفریحاً شکار کرنے کی اجازت ہے۔ بہرحال کسی نے تفریحاً شکار کیا تو اس کا یہ فعل (یعنی شکار کرنا) حرام ہے مگر جو مچھلی یا حلال جانور جس کا شکار کیا گیا، اسے کھانا حلال ہے۔

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ نمبر 343 پر فرماتے ہیں۔ کسی جانور کا شکار اگر غذا یا دوا یا دفع ایذا یا تجارت کی غرض سے ہو، جائز ہے اور جو تفریح کے لئے ہو جس طرح آج کل رائج ہے اور اسی لیے

اسے شکار کھیلنا کہتے اور کھیل سمجھتے ہیں اور وہ جو اپنے کھانے کے لئے بازار سے کوئی چیز خرید کر لانا عار جانیں، دھوپ اور لو میں خاک اڑاتے (یعنی آوارہ پھرتے) ہیں۔ یہ مطلقاً حرام ہے۔ رہی شکار کی ہوئی مچھلی اس کا کھانا ہر طرح حلال ہے، اگرچہ فعل شکاران ناجائز صورتوں سے ہوا ہو۔

عورتوں کا آرٹیفیشل جیولری پہننا کیسا

سوال نمبر 8: عورتوں کا آرٹیفیشل جیولری پہننا کیسا؟

جواب: زیورات عورت کی زینت ہے اور اسی کا حق ہے۔ زیورات کا پہننا مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے جائز ہے۔ عورتون کے لئے ہر دھات مثلاً لوہا، تانبا، پیتل، سیسہ، کانچ، قیمتی پتھر، سونا، چاندی کے زیورات پہننے کی اجازت ہے۔

بیوی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانا

سوال نمبر 9: بعض لڑکیاں شادی کے بعد اپنے نام کے ساتھ والد کا نام ہٹا کر اپنے شوہر کا نام لگاتی ہیں۔ کیا یہ جائز ہے۔ کہیں یہ نسب تبدیل کرنے میں تو شمار نہیں ہوگا؟ (سائل: اعجاز' گارڈن کراچی)

جواب: بخاری شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے آپ کو

اپنے باپ کے علاوہ منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن بطل اپنی شرح ابن بطل جلد 8 صفحہ نمبر 383 پر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اپنے نسب کو تبدیل کرنے پر وعید بیان کی گئی ہے۔

محترم حضرات! فی زمانہ لڑکی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانا یہ نسب بدلنا نہیں ہوتا اس کے علاوہ الگ سے والد کا نام بھی شناختی کارڈ اور دیگر قیمتی صفحات میں لکھا ہوا ہوتا ہے لہٰذا لڑکی اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

وہ اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگا سکتی ہے۔ یہ شرعاً جائز ہے۔

نماز جنازہ میں قبل از وقت سلام پھیرنا

سوال نمبر 10: دوران نماز جنازہ امام صاحب نے تیسری تکبیر کی بعد سلام پھیر دیا۔ کیا نماز درست ہو گئی؟ (سائل: عبدالرحمٰن، چونا بھٹی کراچی)

جواب: چار تکبیریں ارکان جنازہ سے ہیں جیسا کہ الفتاویٰ الہندیہ جلد اول صفحہ نمبر 164 پر ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ نمبر 164 پر ہے کہ اگر ان (چار) تکبیرات میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو نماز نہ ہوگی۔

چنانچہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھانا لازم ہے۔

نماز جمعہ میں خطبہ چھوٹ جائے تو

سوال نمبر 11: اگر کوئی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد پہنچا اور جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ اس نے خطبہ بھی نہیں سنا تو کیا اس کی نماز جمعہ ہو گئی؟ (سائل: راشد، گارڈن کراچی)

جواب: اگر کوئی شخص جماعت جمعہ میں شامل ہو جائے۔ اگرچہ خطبہ سماعت نہ کیا ہو، اس کا جمعہ ادا ہو جائے گا کیونکہ اگر چند لوگ بھی خطبۂ جمعہ سن لیں تو بھی سب کے لئے کافی ہوگا۔

یہاں ایک بات عرض کرتا چلوں کہ بعض لوگوں نے اپنی عادت ہی بنالی ہے کہ وہ خطبہ کے وقت آتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ جمعہ کی نماز کے لئے جلدی اور اہتمام کے ساتھ آنا چاہئے۔

ڈاکو کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟

سوال 12: ڈاکو اگر ڈاکہ ڈالتے وقت مارا جائے تو اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ڈاکو اگر ڈاکہ ڈالتے وقت مارا جائے تو ایسے شخص کو نہ غسل دیا جائے، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ چنانچہ ردالمحتار و درمختار جلد 3 کے صفحہ نمبر 125 پر نقل ہے۔ ہر فوت شدہ مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا فرض

کفایہ ہے سوائے چار اشخاص کے: باغی اور ڈاکو لہذا نہ ان کو غسل دیا جائے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے جب ان کو مقابلے میں قتل کیا جائے۔

تشہد کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو کیا حکم ہوگا؟

سوال 13: نماز میں تشہد کی جگہ بھول کر سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو اب کیا حکم ہوگا؟

جواب: قعدے میں تشہد کا پڑھنا واجبات نماز سے ہے لہذا اگر کسی نے قعدے میں تشہد کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگیا اور اگر وہ سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو نماز دوبارہ لوٹانی ہوگی۔ چنانچہ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلوٰۃ جلد اول کے صفحہ نمبر 71 پر نقل ہے۔

تشہد کا پڑھنا قعدۂ اولیٰ (پہلے قعدہ) اور قعدہ اخیرہ (یعنی آخری قعدہ) میں بھی واجب ہے۔

دو یا تین واجبات چھوٹ جائیں تو؟

سوال 14: ایک نماز میں دو یا تین واجبات ترک ہو گئے تو کیا تین سجدۂ سہو کرنے ہوں گے یا ایک ہی کافی ہوگا؟

جواب: اگر ایک نماز میں کئی واجبات چھوٹ جائیں تو صرف ایک ہی سجدۂ سہو کرنا کافی ہوگا۔ چنانچہ ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ جلد 2 کے صفحہ نمبر 55

پر نقل ہے۔ اگر (ایک ہی نماز میں) کئی واجب چھوٹ جائیں حتیٰ کہ اگر تمام
کے تمام واجبات نماز غلطی سے چھوٹ جائیں تو (ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو)
کرنا لازم ہوگا۔

ہم بستری سے پہلے کون سے کام کریں؟

سوال 15: ہم بستری سے پہلے کون سے کام لازمی کریں ورنہ نقصان
ہوگا؟

جواب: ہم بستری سے پہلے حتی الامکان ستر اور پردے کا ایسا اہتمام و
انتظام کریں کہ کوئی دیکھ نہ سکے اور اس کمرے میں کوئی بالغ یا سمجھ دار بچہ نہ ہو
بلکہ نا سمجھ بھی نہ ہو تو بہتر ہے البتہ اگر نا سمجھ بچہ وہاں سو رہا ہو تو اس میں کوئی
حرج نہیں۔

1...... بخار کی حالت میں ہم بستری نہ کرے

2...... بھرا پیٹ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو ہم بستری نہ کرے۔

3...... قبلہ رو ہو کر جماع کرنا مکروہ ہے اور اگر کپڑا اوڑھے ہوئے ہے
اور بدن چھپا ہوا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10، ص 140)

4...... ایام حیض میں بیوی سے ہم بستری نہ کرے۔

5...... احتلام والا بغیر غسل کئے بیوی سے ہم بستری نہ کرے۔

6......ستر کھولنے سے پہلے دعا پڑھے اگر بھول جائے تو ستر کھولنے کے بعد یاد آنے پر زبان سے دعا نہ پڑھے بلکہ دل میں پڑھ لے۔

7......ہم بستری سے پہلے بات چیت، کھیل، پیار، بوس و کنار سے بیوی کا دل خوش کرے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ مرد کو نہ چاہئے کہ وہ اپنی عورت پر جانور کی طرح گرے۔ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! قاصد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بوس و کنار (کیمیائے سعادت، ص 266)

ہم بستری کے بعد کون سے کام کریں:

سوال 16: ہم بستری کے بعد کون سے کام کریں ورنہ نقصان ہوگا؟

جواب: مرد فراغت کے بعد فوراً اپنی بیوی سے جدا نہ ہو بلکہ کچھ دیر توقف کرے کہ اس کی بیوی بھی فارغ ہولے کہ اکثر اوقات عام طور پر عورت کچھ دیر بعد ہی فارغ ہوتی ہے۔ ویسے بھی طبیبوں کے نزدیک فراغت کے فوراً بعد جدا ہو جانا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

2......ہم بستری سے فارغ ہونے کے بعد ایسے ہی سو جانا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ بالخصوص شرم گاہ میں موذی مرض کے پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے لہذا فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر توقف کرنے کے بعد استنجاء

(پیشاب) کرلے۔

3......ہم بستری کے فورا بعد پانی پینا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

4...... ایک مرتبہ ہم بستری کرنے کے بعد اگر دوبارہ ہم بستری کی خواہش ہوتو بہتر یہ ہے کہ غسل کرلے اور اگر غسل نہیں کرسکے تو کم از کم وضو کرلے۔اس میں پاکیزگی اور ستھرائی ہے اور اگر بغیر غسل وضو دوبارہ ہم بستری کرلی تو بھی حرج نہیں۔ یادرہے کہ زیادہ ہم بستری کرنا کمزوری پیدا کرتا ہے۔

5...... ہم بستری کے فوراً بعد غسل کرنا واجب نہیں ہے البتہ غسل جنابت میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہوجائے حرام ہے اور اگر نماز میں وقت ہے تو ہم بستری کے بعد استنجاء کر کے شرم گاہ کو دھو کر وضو کر کے سو جائے پھر اٹھ کر غسل کرے اور وقت پر نماز ادا کرے۔

کیا نبی غیب کی باتیں بتاتا ہے:

سوال 17: کیا نبی پیشن گوئی کرتا ہے جو ہونا ہوتا ہے وہ بتاتا ہے؟

جواب: آپ پوری دنیا کی لغت کی کتابیں یعنی ڈکشنریاں اٹھائیں تو اس میں لفظ نبی کا ترجمہ ہے ''غیب کی خبریں دینے والا'' یعنی جو ہو چکا جو رہا ہے اور جو آئندہ ہوگا، ان تمام باتوں کی خبر اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی دیتا

ہے۔جیسا کہ قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہے۔

چنانچہ سورۂ تکویر آیت نمبر 24 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ

یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں

چنانچہ تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ حضور ﷺ کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں۔

☆سورۂ جن آیت نمبر 27/26 میں ارشاد ہوتا ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر صرف اپنے پسندیدہ رسولوں کو ہی آگاہ فرماتا ہے۔

کیا وسیلہ پکڑنا منع ہے:

سوال 18: کیا رب تعالیٰ نے وسیلہ پکڑنے سے منع کیا ہے؟

جواب: رب تعالیٰ نے تو خود ایمان والوں کو وسیلہ پکڑنے کا حکم دیا ہے چنانچہ سورۂ مائدہ آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

☆ اس سے مراد اعمال کا وسیلہ ہے؟

ساری زندگی عبادت کرنے والا بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے اعمال مقبول ہیں مگر ہر امتی کا اس بات پر ایمان ہے کہ محبوب کبریا ﷺ، انبیاء کرام علیہما السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہیں تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ جن اعمال کی قبولیت میں شک ہو، ان کا وسیلہ پیش کیا جاسکتا ہے تو جو ہستیاں بارگاہ الٰہی میں مقبول ہیں، ان کا وسیلہ کیسے ناجائز ہوسکتا ہے۔

جب رب کو پکارنے کا حکم ہے تو وسیلہ کیوں؟

سوال 19: جب قرآن میں واضح ہے کہ صرف اللہ کو پکارو پھر وسیلہ کیوں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو پکارو سے مراد صرف اسی کی عبادت کرو۔ عبادت اور وسیلہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور وسیلہ کا حکم تو خود رب تعالیٰ نے

سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 35 میں دیا ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

پھر کوئی اعتراض کرتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے تو پھر وسیلہ کی کیا ضرورت ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے جیسا کہ سورۂ ق کی آیت نمبر 16 میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

اور ہم اس (انسان) کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔

دوسرے مقام پر سورۂ بقرہ کی آیت 186 میں فرمایا۔

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ

اور اے محبوب آپ فرمادیں کہ بے شک میں (ان کے) قریب ہوں۔

میں ان سے قریب ہوں۔ ہم اس کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہوں۔

یہ ارشادات واضح کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہے

مگر بندے اس کے قریب نہیں۔ اگر بندے قریب ہوتے تو رب تعالیٰ کے متعلق اس طرح نہ پوچھتے؟

اگر بندے قریب ہوتے تو عبادات کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کیوں کرتے؟

اگر بندے قریب ہوتے تو بخاری شریف کی حدیث قدسی میں یہ ارشاد کیوں ہوتا کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ ہر بندے کے قریب ہے مگر ہر بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں ہے۔ اس لئے بندے کو اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کے لئے نیک بندوں کا وسیلہ تلاش کرنا چاہئے۔

پھر اگر کوئی اعتراض اٹھاتا ہے کہ رب تعالیٰ تو سب سے بڑھ کر طاقت و قوت والا ہے، اسے وسیلہ کی کیا ضرورت؟

ارے نادان! رب تعالیٰ کو وسیلہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہم گناہ گار بندوں کو رب تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے وسیلہ کی ضرورت ہے۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھنا

سوال 20: کیا میاں بیوی ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: مرد اپنی زوجہ کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو پر نظر کرسکتا

ہے۔شہوت اور بلا شہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے۔اسی طرح زوجہ اپنے مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہے ہاں بہتر یہ ہے کہ مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ اس سے بھولنے کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور نظر بھی کمزور ہوتی ہے۔(عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

مصلی امامت پر آتے ہی طبیعت خراب ہو جاتی ہے:

سوال 21: ہم جب مصلیٰ امامت پر آتے ہیں یا دین کا خوب کام کرتے ہیں تو اچانک طبیعت خراب ہو جاتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: مصلیٰ امامت پر آتے ہی طبیعت خراب ہو جانا، مصلیٰ پر آ کر جیسے ہی امامت کرتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ کوئی کان میں پھونک مارتا ہے یا کوئی چیز امام کو جکڑ لیتی ہے۔امام صاحب کے اندر مختلف بیماریاں جادو کے ذریعہ داخل کی جاتی ہیں۔ایسے عملیات کئے جاتے ہیں کہ امام اور کمیٹی میں بلا وجہ جھگڑا ہوتا رہا۔ایسا عمل کیا جاتا ہے کہ کوئی امام مستقل نہ رہے۔ایسے عملیات کئے جاتے ہیں کہ گھریلو جھگڑے ہوں، حادثات ہوتے رہیں یہ سب عملیات بدمذہب دین کا کام کرنے والے ائمہ، علماء، مفتیان کرام، مبلغین اور مصنفین پر کرتے اور کرواتے ہیں تا کہ یہ دین کا کام کرنا چھوڑ دیں۔

☆ حفاظت کا اہم نسخہ:

اپنی مکمل حفاظت کے لئے روزانہ کم از کم پابندی کے ساتھ پانچ ہزار (5000) مرتبہ درود پاک پڑھیں یا کسی بھی سنی صحیح العقیدہ صاحب اجازت عالم دین سے "دعائے حزب البحر" پڑھنے کی اجازت لیں۔ اس سے ان شاء اللہ آپ شریروں کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

کیا جنت صرف کہانیوں کی حد تک ہے؟

سوال 22: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جنت کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ صرف خیالی باتیں ہیں کہ جنت بڑی شاندار ہے اور اس میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں؟

جواب: جنت کا بیان قرآن مجید میں موجود ہے لہذا جنت کا انکار کفر ہے چنانچہ میں چند آیات قرآنیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس میں جنت کا ذکر ہے۔

سورۂ معارج آیت 35/34 پارہ 29 میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ

ترجمہ: اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں، یہ ہیں جن کا جنت میں اعزاز ہوگا۔

دوسرے مقام پر سورۂ توبہ کی آیت 20 تا 22 میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ-اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ-وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا-اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

ترجمہ: جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کیا، اللہ کے نزدیک ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ ان کا رب ان کو اپنی رحمت اور رضا کی خوشخبری دیتا ہے اور ان جنتوں کی جن میں ان کے لئے دائمی نعمت ہے۔ وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ بے شک اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

جنت کیا ہے؟

سوال 23: جنت کیا ہے؟

جواب: جنت ایک مکان ہے جسے رب تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھوں نے دیکھا،

نہ کانوں نے سنا۔ جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے، سمجھانے کے لئے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔

جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فورا سامنے موجود ہوگا۔ جنتیوں کو پیشاب اور پاخانہ نہیں آئے گا بلکہ خوشبودار ڈکار آئے گی، کھانا ہضم ہو جائے گا۔ جنتی جتنا کھائے گا، لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ بڑھتی جائے گی۔ جنت میں نہ نیند اور نہ اندھیرا ہے، نہ بڑھاپا اور ہر جمعہ کو جنتیوں کو رب تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

امام اعظم تو حضور ﷺ ہیں امام ابو حنیفہ کیوں؟

سوال 24: امام ابو حنیفہ کو امام اعظم کہتے ہو۔ امام اعظم تو رسول اللہ ﷺ ہیں؟

جواب: یہ بہت زیادہ پڑھے لکھے لوگوں کی نکالی ہوئی باتیں ہیں۔ اگر وہ تھوڑا کم پڑھتے مگر اچھا پڑھتے تو کبھی بھی نادانوں کی طرح ایسی گفتگو نہ کرتے۔

☆ کوئی ان سے پوچھے نادانو! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر

یعنی (سب سے بڑا سچا) کیوں کہتے ہو؟ حقیقت میں تو صدیق اکبر رسول اللہ ہیں۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق اعظم یعنی (سب سے بڑا کفر و اسلام میں فرق کرنے والا) کیوں کہتے ہو؟ حقیقت میں تو فاروق اعظم رسول اللہ ﷺ ہیں۔

☆ حضرت عثمان کو غنی یعنی (غنا والا) کیوں کہتے ہو؟ حقیقت میں تو غنی، رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اے بندۂ خدا! اس میں کوئی شک نہیں کہ امام اعظم، رسول اللہ ﷺ ہیں مگر امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کہنے سے ہماری مراد یہ ہے کہ وہ اپنے وقت اور بعد والوں کے لئے امام اعظم ہیں۔ اسی طرح امام احمد رضا خان کو جو ہم اعلیٰ حضرت کہتے ہیں اس سے مراد اپنے وقت اور بعد والوں کے لئے وہ اعلیٰ حضرت ہیں۔

کیا حضور ﷺ مردے زندہ نہیں کر سکتے؟

سوال 25: کچھ لوگ جو بہت زیادہ پڑھے لکھے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا نہیں فرمایا۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ یاد رکھئے گا کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ نبیوں اور رسولوں کے امام اور پیشوا ہیں تو رب تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام علیہما السلام کو جو جو معجزات اور کمالات عطا فرمائے وہ سب کے سب اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرما دیئے۔ لہذا ایسی بات کرنے والے ذرا اپنے مطالعہ کو وسیع کریں تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ محبوب کبریا ﷺ نے بھی مردوں کو زندہ فرمایا، چنانچہ وقت کی تنگی کی وجہ سے صرف دو معجزات عرض کرتا ہوں۔

☆ اس روایت کو مواہب لدنیہ میں امام قسطلانی نے نقل کیا۔ امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بھی نقل کیا کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے جواب دیا کہ میں آپ پر ایمان نہیں لاتا۔ یہاں تک کہ میری بیٹی زندہ کی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر دکھا، اس نے آپ کو اپنی بیٹی کی قبر دکھائی تو آپ ﷺ نے اس لڑکی کا نام لے کر پکارا، لڑکی نے قبر سے نکل کر کہا ''**لبیک وسعدیک**'' میں آپ کی اطاعت کے لئے اور آپ کے دین کی تائید کے لئے حاضر ہوں۔

☆ دوسری روایت کو گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مدارج النبوت میں نقل فرمایا۔ جب حضور ﷺ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر مہمان بن کر تشریف لے گئے

تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بکری ذبح فرمائی۔ ان کے بڑے لڑکے نے یہ دیکھ کر کہ باپ نے بکری کیسے ذبح فرمائی ہے، اپنے چھوٹے بھائی کو لٹا کر گلے پر چھری پھیر دی۔ جب اماں نے یہ صورت حال دیکھی تو دوڑ کر ان کی طرف آنے لگیں۔ بڑے بھائی نے ماں کو آتا دیکھ کر بالا خانہ سے چھلانگ لگا دی۔ وہ بھی انتقال کر گیا۔ نبی پاک ﷺ نے ان دونوں بیٹوں کو زندہ کر دیا۔ (مدارج النبوت، جلد 1، ص 260، شواہد النبوت۔)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رسولی ختم کرنے کا وظیفہ:

سوال 26: عورت کے خاص مقام پر رسولی ختم کرنے کا وظیفہ بیان کریں؟

جواب: روزانہ کسی بھی وقت باوضو 115 مرتبہ "**یَا مُؤْمِنُ**" پڑھیں اور 313 مرتبہ "**یَا سَلَامُ**" پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیں۔ اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا بھی پڑھ کر پانی پر دم کر دے پھر وہ پانی مریض کو پلا دیا جائے۔ اگر عورت ایام میں ہے یعنی حالت حیض میں ہے تو بھی وہ یہ وظیفہ کر سکتی ہے۔ اس کو اجازت ہے۔ 41 دن تک یہ عمل کرنا ہے

اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفایابی کی دعا بھی مانگتے رہیں۔ ان شاء اللہ ضرور شفا ہوگی۔

مولا علی اور حضرت امیر معاویہ کا کیا معاملہ تھا:

سوال 27: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کیا معاملہ تھا اور ان کے مابین جنگ کیوں ہوئی؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جو جنگ ہوئی، وہ ذاتی عناد کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے کی وجہ سے تھی۔ شہادت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد جب حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو پکڑنے کا مطالبہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ان قاتلوں کو پکڑنا ممکن نہ تھا کیونکہ قاتلین عثمان غنی دنیا کے مختلف ملکوں سے حج کے بہانے مدینہ منورہ آئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص کا مطالبہ کیوں کیا؟

سوال 28: خون کا بدلہ ہر شخص نہیں مانگ سکتا۔ صرف مقتول کے ولی کو

حق ہے پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص کا مطالبہ کیوں کیا؟

جواب: سب سے پہلے یہ بات یاد رہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ برحق تھے اور خلیفہ عام رعایا کا ولی ہوتا ہے لہذا خلیفہ وقت کے خون کے قصاص کا مطالبہ یا بادشاہ اسلام کے خون کے قصاص کا مطالبہ ہر مسلمان کرسکتا ہے۔

دوسری بات یہ یاد رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نسبی لحاظ سے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ولی تھے اور ان کے قریب ترین رشتہ دار تھے، دونوں بنوامیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

صحابہ کرام کے باہمی اختلافات میں اُمّت کو کیا حکم ہے:

سوال 29: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں مسلمانوں کو کیا طریقہ اپنانا چاہئے کیونکہ بعض لوگ جنگ صفین وجمل کو بنیاد بنا کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں؟

جواب: پچھلے جواب میں آپ نے جان لیا کہ یہ جنگ غلط فہمی کی بناء پر تھی، ذاتی عناد کی بناء پر نہ تھی لہذا دونوں لشکر کے مقتول جنتی ہیں۔

اب اس معاملے میں ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ دونوں ہستیوں کا

ادب واحترام کرے کیونکہ دونوں ہمارے ایمان میں داخل ہیں، ایک طرف امیر المومنین خلیفہ چہارم اور داماد رسول ہیں اور دوسری طرف صحابی رسول، کاتب وحی، حضور علیہ السلام کے قرابت دار اور وحی الٰہی کے امین ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمہ سے کسی نے اس بارے میں پوچھا تو آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا اس وقت تمہاری تلواریں چلیں تھیں؟ جواب دیا کہ اس وقت ہماری تلواریں خاموش تھیں، یہ سن کر آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: جس طرح ہماری تلواریں خاموش رہیں۔ اسی طرح ان دونوں بزرگوں کے متعلق ہماری زبانیں بھی خاموش رہنی چاہئیں۔

صحابہ اور خصوصاً حضرت امیر معاویہ کو برا کہنا کیسا؟

سوال 30: صحابہ کرام علیہم الرضوان خصوصاً سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا کیسا؟

جواب: بغض صحابہ، بغض رسول ہے بغض رسول، بغض خدا ہے۔

حدیث شریف = حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں اپنے کلام کا نشانہ نہ بنانا، جس نے ان سے محبت کی، اس نے میری خاطر ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا۔ اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اذیت

پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی۔ اس نے رب تعالیٰ کو ناراض کیا اور جس نے رب تعالیٰ کو ناراض کیا۔ قریب ہے کہ رب تعالیٰ اُس کی پکڑ کرے۔ (ترمذی شریف، حدیث نمبر 3862)

حدیث شریف = حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شرارت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (ترمذی ابواب المناقب، حدیث 1800)

اب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والوں کی مذمت ملاحظہ فرمائیں۔

☆ جس نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا، وہ ہلاک ہوا:

ریاض النضرہ باب ثانی جلد 1 کے صفحہ نمبر 36 پر حدیث پاک نقل ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میرے رازداروں میں سے ہیں جس نے ان سے محبت کی، وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا، وہ ہلاک ہوا۔

☆ آگ کا طوق:

تاریخ ابن عساکر جلد 59 کے صفحہ نمبر 90 پر حدیث پاک نقل ہے۔
حضور ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ! جو تیری فضیلت میں شک کرے، وہ
قیامت کے روز یوں اٹھایا جائے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق ہوگا۔

☆ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا:

نسیم الریاض جلد 4 کے صفحہ نمبر 525 پر حضرت شہاب الدین خفاجی
علیہ الرحمہ کا ارشاد نقل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو حضرت امیر معاویہ رضی
اللہ عنہ پر طعن کرے، وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ہر صحابی کے بغض سے خصوصا حضرت امیر معاویہ رضی
اللہ عنہ کے بغض سے محفوظ رکھے۔ آمین

شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کیجئے:

سوال 31: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان بیان کریں؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی شان یہ ہے
کہ آپ صحابی رسول ہیں۔ دوسری شان آپ کی یہ ہے کہ آپ کو محبوب
کبریا ﷺ نے خود لکھنا سکھایا اور کاتب وحی بنایا، تیسری شان آپ کی یہ
ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ، محبوب کبریا ﷺ کے قرابت دار یعنی حضور ﷺ
کی پیاری زوجہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی ہیں

جسے مولانا روم علیہ الرحمہ نے مثنوی شریف میں اس طرح لکھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چونکہ حضرت ام المومنین کے سگے بھائی ہیں لہذا آپ رضی اللہ عنہ تمام مسلمانوں کے ماموں جان ہیں۔

اب مختصر احادیث کی روشنی میں شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہوں۔

1: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرو، بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور اس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت کرے اور جبریل و میکائیل بھی معاویہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اے ام حبیبہ! اللہ تعالیٰ جبریل و میکائیل سے بھی بڑھ کر معاویہ سے محبت فرماتا ہے۔ (تاریخ ابن عساکر جلد 59، صفحہ نمبر 89)

2: حضور ﷺ نے فرمایا: معاویہ ابن ابی سفیان میرے رازداروں میں سے ہے جس نے ان سے محبت کی، وہ نجات پا گیا۔

(ریاض النضرہ، باب ثانی جلد 1، ص 36)

3: حضور ﷺ نے فرمایا: معاویہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو، پھر آپ ﷺ نے دو انگلیاں (درمیانی اور اس کے ساتھ والی) ملا کر فرمایا۔ تم جنت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔ (مسند الفردوس،

باب الیاء، جلد 5، ص 393)

4: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ، معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔

(مجمع الزاوئد کتاب المناقب، حدیث 15923)

☆ محدثین کی تحقیق کے مطابق بخاری شریف سمیت کئی کتب احادیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک سو ساٹھ (160) احادیث روایت کی گئی ہیں۔ اگر (معاذ اللہ) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ظالم ہوتے تو محدثین کبھی ان سے حدیث روایت نہ کرتے۔

☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا، ان سے صلح کرنا اور ہر ماہ وظیفہ قبول کرنا یہ ثابت کرتا ہے، آپ سچے حاکم اسلام تھے معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم ان کا ادب اور ان کے متعلق زبان کو سنبھال کر استعمال کرنا انتہائی لازم ہے۔ لہذا اب کسی کو ان کی شان میں بکواس کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

سوال 32: سیدھی آنکھ پھڑکنا کیسا؟

جواب: کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر کسی کی سیدھی آنکھ پھڑ کنے لگے تو اس کا کسی کے ساتھ جھگڑا ہوگا حالانکہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ یہ عوامی گفتگو ہے، اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر کسی کے ہاتھ کی ہتھیلی میں خارش ہو تو مال آئے گا اور اگر شیشہ ٹوٹ جائے تو نفع ہوگا حالانکہ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ اس کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

مصیبت میں کہنا کہ کون سا گناہ ہو گیا ہے:

سوال 33: مصیبت کے وقت یہ کہنا کہ آخر ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے؟

جواب: حقیقت میں جو انسان پر مصیبتیں آتی ہیں، وہ سب گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ رب تعالیٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (سورہ شوری آیت 30)

ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی، وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔

اس آیت کے تحت مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ یہ خطاب مومنین مکلفین سے ہے جن

سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں، اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں۔ ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہوتی ہے۔

یزید کی آڑ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا

سوال 34: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کائنات کو یزید پلید جیسا بیٹا دیا جس نے خاندان رسالت پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے؟

جواب: یہ اعتراض باطل ہے، بالغ اولاد اپنے قول و فعل کی خود ذمہ دار ہوتی ہے۔ بالغ بیٹے، بیٹیوں کے کسی فعل کا ذمہ دار ان کے والدین کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اگر یہ قانون تسلیم کر لیا جائے تو پھر اس کی زد میں انبیاء کرام علیہما السلام بھی آئیں گے۔

مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کا صُلبی بیٹا قابیل ہے جس نے کائنات کا پہلا قتل کیا جس کی بناء پر اسے شقی اور قاتل کہا جاتا ہے۔ کیا اس کی بدبختی کی زد حضرت آدم علیہ السلام پر آئے گی؟

حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق علیہما السلام کی اولاد میں کوئی مومن ہیں، کوئی کافر ہیں، کیا ان کی اولاد کی بدبختی کی زد حضرت ابراہیم و اسحٰق علیہما السلام

پر آئے گی؟

سادات کرام میں جہاں متقی اور پارسا لوگ ہیں، وہیں دوسری طرف فاسق و فاجر سادات بھی ہیں، تو کیا فاسق و فاجر سادات کی وجہ سے حضرت امام حسن و حسین علیہم الرضوان کی ذات پر کوئی اعتراض ہو سکے گا؟

نہیں! کیونکہ اگر اولاد فاسق ہو تو آباء کی شان میں کوئی فرق لازم نہیں آئے گا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ یزید پلید کے فسق و فجور کی بناء پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور نہ ہی آپ کی صحابیت میں کوئی فرق آئے گا۔

جب یزید کلمہ پڑھتا تھا تو پھر اسے پلید کیوں کہا جاتا ہے:

سوال 35: جب یزید کلمہ پڑھتا تھا، صحابی رسول کا بیٹا تھا پھر بھی اسے پلید کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: یزید اگرچہ کلمہ پڑھتا تھا، صحابی رسول کا بیٹا تھا مگر وہ بے نمازی، فاسق، فاجر، ظالم، جابر، شرابی اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا، اس لئے اس کو یزید پلید کہا جاتا ہے۔

سب سے پہلے یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے جابرانہ بیعت کا

مطالبہ کیا اور ساتھ یہ بھی حکم جاری کیا کہ اگر وہ بیعت سے انکار کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔ دوسرا ظلم یہ تھا کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کے مشورے سے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا تو اس وقت کوفہ کے گورنر صحابی رسول حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ پر کوئی سختی نہ کی جب یزید کو اس بات کا پتا چلا تو اس نے گورنر کوفہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے مردود اعظم عبیداللہ ابن زیاد جیسے ظالم و جابر کو کوفہ کا گورنر بنا دیا جس نے خاندان اہلبیت کے ساتھ جو کچھ کیا، وہ سب آپ کے سامنے ہے اور یہ سب یزید کے حکم پر ہوا۔ تیسرا ظلم یزید نے اپنی جان پر یہ کیا کہ وہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ شراب پیتا تھا، بندر نچواتا اور عیاشی کرتا تھا۔ جس کی وجہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ چوتھا ظلم امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزید نے یہ کیا کہ جب 63ھ میں یزید کو معلوم ہوا کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں تو اس نے ایک لشکر جرار بھیجا جس نے مدینہ پر حملہ کیا اور خوب خون بہایا۔

یہی نہیں بلکہ یزید نے مدینہ منورہ کے بعد مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور کعبۃ اللہ

پر پتھر برسائے جس سے خانہ کعبہ میں آگ لگی یہی وہ وقت تھا جب یزید شام میں ہلاک ہوا۔

کیا ایسے کام کوئی نیک اور پارسا شخص کرسکتا ہے؟ یقیناً یہ پلید شخص کا ہی کام ہے، اس لئے یزید کو یزید پلید کہا جاتا ہے۔

شان حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سوال 36: حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان بیان کریں؟

جواب: حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے چچا جان ہونے کے ساتھ ساتھ رضاعی بھائی بھی تھے، وہ اس طرح کہ حضرت ثویبہ کا دودھ حضور ﷺ نے بھی نوش فرمایا ارانہی کا دودھ حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی نوش فرمایا۔

1: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے صرف حضور ﷺ کی مسکراہٹ پانے کے لئے اسلام قبول کیا۔

2: کتاب معرفۃ الصحابہ میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضور ﷺ نے جن چھ حضرات کو اہل جنت کا سردار فرمایا، ان میں حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

3: کتاب معرفۃ الصحابہ میں حدیث پاک نقل ہے کہ ایک شخص کے ہاں

بیٹا پیدا ہوا، بارگاہ رسالت میں نام کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے بیٹے کا نام اس کے نام پر رکھو جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے یعنی حمزہ۔

4: استعیاب میں ہے امام قرطبی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: حمزہ سید الشہداء یعنی شہداء کے سردار ہیں۔

5: سبل الہدیٰ والرشاد میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حمزہ کو غسل دے رہے ہیں۔

6: اسد الغابہ میں ہے حضرت ابو احمد عسکری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شہید ہیں جن کا جنازہ محبوب کبریا ﷺ نے خود پڑھایا۔

اسلام حق مذہب ہے اس کی عقلی دلیل دیں:

سوال 37: اسلام حق مذہب ہے اس کی کوئی عقلی دلیل دیں؟

جواب: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام ہی حق مذہب ہے، اس کی کئی عقلی دلیلیں ہیں۔

1: ہر مذہب کسی نہ کسی نبی کے خلاف زہر اگلتا ہے مگر اسلام وہ واحد مذہب ہے جو تمام انبیاء کرام علیہما السلام کی تعظیم وتکریم کرنے اور ان کی بے

ادبی سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو مسلمانوں کے نام تمام انبیاء کرام کے نام پر ملیں گے۔ مسلمانوں کے نام آپ کو آدم، شیث، ادریس، ابراہیم، عزیر، اسحٰق، سلیمان، عیسٰی اور موسیٰ ملیں گے مگر یہودیوں میں کوئی عیسیٰ اور محمد نام نہیں ملے گا۔ اسی طرح عیسائیوں میں کوئی موسیٰ نہیں ملے گا، محمد نہیں ملے گا، یہ مذاہب تعصب کی بنیاد پر اِن انبیاء کرام کے نام پر اپنے نام نہیں رکھتے۔

2: ہر مذہب کسی نہ کسی آسمانی کتاب کی مخالفت کرتا ہے مگر ہم مسلمانوں کو اسلام نے ہر آسمانی کتاب جو اصل نازل ہوئی ہیں۔ ان تمام پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے مگر دوسرے مذاہب کو دیکھئے کوئی توریت کو مانتا ہے تو زبور اور قرآن کی سختی سے مخالفت کرتا ہے حتیٰ کہ ان کتابوں کو جھوٹا کہتا ہے اور اس کی بے حرمتی سے بھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ مگر الحمدللہ! ہم مسلمان تمام اصل آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور سب کی تعظیم کرتے ہیں۔

3: تیسری اس کی حقانیت کی دلیل مذہب اسلام کا مظلوم ہونا ہے دنیا بھر میں کہیں بھی آپ جائیں، صرف اور صرف اسلام کے ماننے والوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے۔ بے دریغ مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور مذہب اسلام واحد مذہب ہے جس کو ختم کرنے کے لئے تمام باطل مذاہب

ایک ہو جاتے ہیں اور وہ مل کر پوری دنیا میں مسلمانوں کو کاٹ رہے ہیں اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ان تمام سازشوں کے باوجود اسلام پھیلتا ہی جا رہا ہے۔یہ اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔

جانور کے خون میں پاؤں ڈالنا کیسا؟

سوال 38: بعض لوگ جانور ذبح کرنے کے فوراً بعد خون میں پاؤں ڈالتے ہیں۔کیا ان کا یہ عمل جائز ہے؟

جواب: بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر کسی کے پاؤں میں تکلیف ہو تو وہ جانور کے ذبح کے وقت کھڑا ہو جائے اور جیسے ہی جانور ذبح ہو۔اس کے خون میں اپنے پاؤں کو ڈال دے،اس سے پاؤں کی تکلیف دور ہو جائے گی...... یاد رہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے اور خون میں پاؤں ڈالنا یہ ناجائز عمل ہے کیونکہ جانور کا خون ناپاک ہے اور جان بوجھ کر اپنے پاک جسم کو ناپاک خون میں ڈال کر اسے ناپاک کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے لہذا مسلمانوں کو اس کام سے بچنا چاہئے۔جہاں تک قصاب کا تعلق ہے تو اس کی مجبوری ہے کیونکہ جب وہ جانور ذبح کرتا ہے تو اس کو خون میں کھڑے رہ کر باقی کام بھی سرانجام دینے ہوتے ہیں اور اس کے خون میں کھڑے رہنے کی درد سے نجات کی بھی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

کینسر کا علاج بیان کریں:

سوال 39: کینسر کا علاج بتادیجئے؟

جواب: کینسر کی بیماری سے شفا کے کئی علاج ہیں جن میں سے ایک عرض کرتا ہوں۔

1......فجر کی دوسنتوں کے بعد فرضوں سے پہلے اکتالیس (41) مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، رحیم کی میم کو سورۂ فاتحہ کے الحمد کے لام سے ملا کر پوری سورۂ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ سورۂ فاتحہ اور بسم اللہ شریف دونوں 41 مرتبہ پڑھیں گے۔ یہ عمل مریض بھی کر سکتا ہے' کوئی اور بھی یہ عمل کر کے مریض کو پانی پر دم کر کے پلا سکتا ہے، اکیس دن تک یہ عمل روزانہ کرنا ہے۔

کیا نبی ایک عام آدمی کی طرح ہوتا ہے:

سوال 40: کیا نبی ایک عام آدمی کی طرح ہوتا ہے؟

جواب: سورۂ احزاب کی آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

ترجمہ: اے نبی کے بیبیو تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔

☆ جب حضور ﷺ کی ازواج عام عورتوں جیسی نہیں تو پھر حضور ﷺ عام آدمی کی طرح کیسے ہو سکتے ہیں:

1...... ہم سوتے ہیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر بخاری کتاب التہجد اور صحیح مسلم میں حدیث ہے، انبیاء کرام کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

2...... ہمارے جسم سے پسینہ نکلے تو برابر والے تک کو بدبو آئے اور تاجدار کائنات ﷺ کا پسینہ مبارک نکلے تو مشک وعنبر سے بھی بڑھ کر خوشبو پھیلے۔

3...... ہمارے تھوک میں جراثیم جو کہ بیماریاں پیدا کرتے ہیں جبکہ تاجدار کائنات ﷺ کا تھوک مبارک جس چیز میں شامل ہو جائے وہ چیز برکت والی شفا بن جائے۔

4...... ہم اندھیرے کمرے میں داخل ہوں تو مزید اندھیرا ہو جائے اور ابن عساکر کی روایت کے مطابق حضور ﷺ اندھیرے کمرے میں داخل ہوئے تو آپ کے نور سے اندھیرا کمرہ جگمگانے لگ گیا۔

5...... ہم پر پانچ نمازیں فرض جبکہ تاجدار کائنات ﷺ پر چھ نمازیں فرض تھیں۔

6...... ہمیں شریعت نے پابند کیا کہ ایک وقت میں چار سے زیادہ نکاح

ناجائز مگر محبوب کبریا ﷺ ایک وقت میں جتنی ازواج کو رکھیں، انہیں کوئی ممانعت نہیں۔

7...... ہماری آواز پچاس یا سو آدمیوں تک بغیر مائیک کے مشکل سے پہنچے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کا خطبہ ہم اپنے خیموں میں حضور ﷺ کی آواز کو صاف سن رہے تھے جبکہ تعداد سوا لاکھ تھی (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 2، ص 622)

8...... ہم چلیں تو سایہ زمین پر پڑے مگر خصائص الکبریٰ، مدارج النبوت اور فتوحات احمدیہ کتابوں میں ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا، نہ چاند کی چاندنی میں ہوتا۔

9...... ہمارے پاس صرف ایک آدمی جتنی طاقت ہے، مگر خصائص الکبریٰ میں ہے۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو چالیس سے زیادہ مردوں کی طاقت عطا فرمائی گئی۔

10...... ہمیں احتلام ہوتا ہے، ہمیں جمائی آتی ہے مگر یہ دونوں چیزوں سے حضور ﷺ پاک تھے۔ ان کو نہ احتلام ہوتا، نہ جمائی آتی۔

الغرض کہ انبیاء کرام علیہما السلام اور حضور ﷺ جیسا کوئی نہیں، وہ بے مثل و بے مثال ہیں۔

کیا مرد و عورت ایک گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں:

سوال 41: کیا مرد و عورت ایک ہی گاڑی یا بس میں سفر کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی بس یا وین میں الگ الگ پورشن بنے ہوئے ہوں کہ ایک طرف مرد سفر کریں گے اور دوسری طرف خواتین ہوں گی، یہ تو جائز ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر ایک سیٹ پر خواتین اپنے محرم یعنی شوہر، والد یا بھائی کے ساتھ بیٹھی ہیں، یہ بھی جائز ہے۔

لیکن جو تیسری صورت ہے جو کہ کہا جاتا ہے کہ پنجاب اور ہند میں جاری ہے، وہ یہ ہے کہ ایک ہی سیٹ پر بس یا وین میں اجنبی مرد کے ساتھ اجنبیہ عورت بیٹھی ہے یا اجنبیہ عورت کے برابر میں اجنبی مرد بیٹھے ہیں پھر ظاہر ہے کہ برابر میں بیٹھنے کی وجہ سے ایک دوسرے کا جسم بھی ایک دوسرے سے ٹچ ہوتا ہے جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔

جب غیر محرم پر دوسری نظر حرام ہے تو اس کے ساتھ بیٹھنا کیسے جائز ہوگا؟ ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2777 نقل ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! نظر کو نظر کے پیچھے نہ لگاؤ (غیر محرم عورت کو نہ دیکھو) پس تیرے لئے پہلی (نظر معاف) جبکہ دوسری (معاف) نہیں

ہوگی۔

مقامِ مصطفیٰ ﷺ خود حضور ﷺ کی زبان سے:

سوال 42: مقامِ مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ بیان کریں؟

جواب: عظمت مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ ملاحظہ فرمائیں:

1...... اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرما کر اس میں سے ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی (مصنف عبدالرزاق)

2...... مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔ (بخاری کتاب الجنائز، حدیث 1344)

3...... بے شک اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں (بخاری، کتاب العلم، حدیث نمبر 71)

4...... اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا و آخرت میں (رہنے) کا اختیار عطا فرمایا اور اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا۔ (بخاری، حدیث 466)

5...... میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔ میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں یا آپ نے فرمایا: میں اللہ کے حضور رات اس حال میں

گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الصوم، حدیث 1961)

6......اے عبداللہ! اس زبان سے جو بھی نکلے لکھ لیا کر، کیونکہ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس (زبان) سے حق کے کچھ نکلتا ہی نہیں (ابوداؤد، حدیث 3646)

7......جب میں اپنی والدہ کے پیٹ میں تھا اور اس وقت جب لوح محفوظ پر قلم چلتا تو اس قلم چلنے کی آواز اپنی ماں کے پیٹ میں سنتا تھا۔

(تفسیر عزیزی)

8......دوسروں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے مگر اہل محبت کا درود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں (دلائل الخیرات، ص 8)

9......قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم حدیث 5821)

10......اے ابوایوب انصاری! کیا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں، میں یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(طبرانی شریف)

11......میں اپنے پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔ (بخاری' کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 404)

12......یہ قبریں مردوں کے لئے تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری ان مرحومین کی نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو روشن کر دیتا ہے۔ (مسلم، حدیث 2110)

مقام مصطفی ﷺ، قرآن مجید کی روشنی میں:

سوال 43: مقام مصطفی ﷺ بزبان قرآن بیان کریں؟

جواب: مقام مصطفی ﷺ بزبان قرآن ملاحظہ فرمائیے۔

1۔ رب تعالیٰ نے اپنا خاص بندہ ارشاد فرمایا:

القرآن: وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

ترجمہ: اور اگر تم کو کافرو! کچھ شک ہو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندۂ خاص پر اتاری (سورۂ بقرہ، آیت 23)

2۔ قبلہ کا تعین حضور ﷺ کی خواہش پر:

القرآن: قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ۔ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تم کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے

(سورۂ بقرہ، آیت 144)

3۔ حضور ﷺ کا غلام، اللہ کا محبوب بندہ:

القرآن: قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: اے محبوب فرمادو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔

(سورۂ آل عمران، آیت 31)

4۔ حضور ﷺ کی اطاعت، خدا کی اطاعت ہے:

القرآن: مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ

(سورۂ نساء، آیت 80)

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی، بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

5۔ ہاتھ رسول کا مگر مٹی رب نے پھینکی:

القرآن: وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

ترجمہ: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی (ہاتھ تو تیرا تھا مگر مٹی) اللہ نے پھینکی۔ (انفال، آیت 17)

6۔ وجود مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عذاب میں رکاوٹ:

القرآن: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان کو عذاب دے جب تک (اے محبوب) تم ان میں جلوہ گر ہو۔ (انفال، آیت 33)

7۔ ایسی جگہ کھڑا کیا جائے گا جہاں سب تمہاری تعریف کریں گے:

القرآن: عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ترجمہ: قریب ہے کہ تم کو تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

(سورۂ بنی اسرائیل، آیت 79)

8۔ حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت دست قدرت پر بیعت ہے:

القرآن: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ-یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا دست قدرت ہے (سورۂ فتح، آیت 10)

9۔ شہر مکہ کی قسم مصطفی ﷺ کی وجہ سے:

القرآن: لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ ۝ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ

ترجمہ: مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم کہ اے محبوب تم اس میں تشریف فرما ہو (سورۂ بلد، آیت 1-2)

10۔ اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو بلند کر دیا:

القرآن: وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۂ الم نشرح، آیت 4)

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ، صحابہ کرام کی زبان سے:

سوال 44: مقام مصطفیٰ ﷺ بزبانِ صحابہ کرام علیہم الرضوان بیان کیجئے؟

جواب: مقام مصطفیٰ ﷺ بزبان صحابہ کرام علیہم الرضوان ملاحظہ فرمائیے۔

1...... آثار محمدیہ جلد اول ص 47 پر شیخ احمد دحلان مکی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں حضور ﷺ کی ولادت کے بعد آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کے سینۂ اقدس پر ہاتھ رکھا۔ آپ نے تبسم فرمایا اور آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے ایک نور نکلا جس کی شعاعیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں۔

2...... حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ رات گزارنے کے بعد صبح حضور ﷺ کو لے کر روانگی کا ارادہ کیا تو پہلے بیت اللہ گئی تو بتوں نے سر جھکا لیا اور حجر اسود آگے بڑھ کر چہرۂ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا (تفسیر مظہری، جلد 6، ص 528)

3...... جب حضور ﷺ کی سواری سیدہ حلیمہ سعدیہ کے قبیلے میں پہنچی تو

یہ کیفیت تھی کہ آپ ﷺ کی برکت سے بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 1، ص 473)

4......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں ہمیشہ رات کی تاریکی میں چہرۂ مصطفی کے نور کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔ (خصائص کبریٰ، ص 156)

5......حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں گرم ہانڈی کے گرنے سے میرا بازو جل گیا۔ آقا ﷺ نے میرے بازو پر لعاب دہن لگایا اور دم کیا تو میں اسی وقت تندرست ہو گیا۔ (زرقانی شریف)

6......حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری ٹوپی میں حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کے بال مبارک موجود ہیں جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں عمر بھر ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے کامیابی ملتی رہی۔ (کتاب الشفاء جلد 2، ص 44)

7......جنگ بدر کے دن حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضور ﷺ نے ان کو ایک درخت کی ٹہنی دے کر فرمایا: اس سے جنگ کرو۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ٹہنی میرے ہاتھ میں آتے ہی بہترین تلوار بن گئی۔ جس سے میں عمر بھر لڑتا رہا۔ (مدارج النبوت)

8......حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ وضو فرماتے تو آپ ﷺ کے وضو کے پانی (کو حاصل کرنے) کے لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان باہم لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے۔

(بخاری کتاب الوضوء، حدیث 189)

9......حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر (حضور ﷺ کے موئے مبارک میں سے) ایک بال بھی میرے پاس ہوتا وہ (بال) مجھے پوری کائنات سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (بخاری، کتاب الوضوء، حدیث 170)

10......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں اگر وہ مجھے میرے بابا جان ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھتیں تو دلوں پر چھریاں پھیر دیتیں۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 2، ص 558)

11......حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے کہا: اگر میں اپنی ملکی ذمہ داری میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو بارگاہ رسالت میں حاصل ہو کر ان کی نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کیا کرتا۔ (ابوداؤد، کتاب الجنائز، حدیث 3205)

12......سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضور ﷺ کا جبہ اقدس تھا اور ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلایا کرتے تھے تا کہ

وہ شفایاب ہو جائیں۔(مسلم، کتاب اللباس، حدیث 5409)

13......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔حضور ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ ﷺ نے "نہ" نہیں فرمائی۔

(مسلم حدیث 6018)

14......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو تیس مردوں کی قوت عطا کی گئی تھی۔(بخاری، کتاب الغسل، حدیث 268)

ایک عابد نے ابلیس کو دیکھنے کی تمنا کی:

سوال 45: اس عابد کا واقعہ بیان کریں جو ابلیس کو دیکھنا چاہتا تھا؟

جواب: ایک عابد کے متعلق منقول ہے کہ وہ رب تعالیٰ سے یہ سوال کیا کرتا تھا کہ اسے ابلیس لعین دکھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی جواب ملتا تھا کہ اس خیال کو چھوڑ اور عافیت و امن کی دعا کیا کر، مگر وہ اپنے اسی خیال پر مصر تھا۔ آخر ایک روز اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اس عابد پر ظاہر کر دیا۔ جب عابد نے ابلیس کو دیکھا تو اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ ابلیس نے کہا: اگر تو نے سو سال زندہ نہ رہنا ہوتا تو میں تجھے ہلاک کر دیتا اور تجھے سخت سزا دیتا۔ عابد اپنی عمر سو سال سن کر مغرور ہو گیا اور دل میں کہنے لگا۔ میری عمر بہت ہے، ابھی آزادی سے گناہ کرتا ہوں۔ آخر وقت پر توبہ کرلوں گا۔

چنانچہ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو گیا۔ عبادت چھوڑ دی اور ہلاک ہو گیا۔
(منہاج العابدین، ص 301، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

معلوم ہوا کہ انسان کو لمبی امیدوں سے بچنا چاہئے اور ہر وقت اپنے پروردگار کو یاد کرنا چاہیے، موت کا کوئی بھروسہ نہیں، کسی بھی وقت آجائے۔

مسجد میں ایسا بیان کرنا کہ لوگ زور سے ہنسیں:

سوال 46: مسجد میں بیان کے دوران لوگوں کو زور زور سے ہنسانا جائز ہے؟

جواب: مسجد میں ہر شخص خواہ وہ خطیب ہو، امام ہو یا کوئی بھی نمازی ہو، ایسی بات ہرگز نہ کرے جسے سن کر لوگ آواز سے ہنسیں کیونکہ حدیث شریف میں اس سے منع فرمایا گیا ہے چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف = حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔ (جامع صغیر ص 322)

معلوم ہوا کہ مسجد میں آواز سے ہنسنا یا ہنسانا منع ہے ہاں البتہ اگر کوئی ایسی بات کی جائے جس سے لبوں پر مسکراہٹ آئے، یہ جائز ہے، یاد رہے کہ مسکرانا سنت ہے۔

بنی اسرائیل کے تین اشخاص کا واقعہ

سوال 47: بنی اسرائیل کے تین اشخاص برص کا مریض، گنجا اور اندھا ان کا واقعہ نبی پاک ﷺ نے کیا بیان فرمایا ہے۔ ہمیں بھی آگاہ کریں؟

جواب: بخاری شریف، کتاب احادیث الانبیاء میں حدیث نمبر 3464 نقل ہے۔ اس میں یہ واقعہ موجود ہے۔

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے 1۔ برص کا مریض 2۔ گنجا اور 3۔ اندھا۔ ان تینوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، اس نے برص والے کے پاس آ کر پوچھا، تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا: اچھا رنگ، خوبصورت جسم اور اس بیماری کا خاتمہ جس کی وجہ سے لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اسے اچھا رنگ عطا کیا گیا۔ فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا اونٹ یا گائے (راوی کو شک ہے کہ اونٹ یا گائے کہا تھا) چنانچہ اسے دس حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں اور فرشتے نے کہا، اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس مال میں برکت دے۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور اس بیماری سے خاتمہ جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اسے اچھے بال دے دیئے گئے۔ پھر پوچھا کہ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہا گائے، چنانچہ اسے حاملہ گائے دی گئی اور فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس مال میں برکت دے۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ پھر پوچھا کہ تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ کہا بکریاں۔ چنانچہ اسے بچہ جننے والی بکری دی گئی۔ پھر اونٹنی اور گائے سے بچے جنے اور بکری نے بھی بچہ جنا، ایک کے لئے اونٹوں سے وادی بھر گئی تو دوسرے کے لئے گائے سے اور تیسرے کے لئے بکری سے وادی بھر گئی۔

پھر فرشتہ برص والے کے پاس اس کی سابقہ صورت میں آیا اور کہا کہ میں ایک محتاج آدمی ہوں۔ میرے وسائل سفر ختم ہو چکے ہیں، اب میرے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد اور پھر تیرے تعاون کے بغیر (گھر) پہنچنا مشکل ہے۔

میں تجھ سے اسی رب کے واسطے ایک اونٹ مانگتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ، خوبصورت جسم اور مال عطا کیا۔ تا کہ میں اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ یہ سن کر اس نے کہا: میرے اخراجات زیادہ ہیں (میں تجھے کچھ نہیں دے سکتا) فرشتے نے کہا: شاید میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو برص زدہ نہ تھا؟ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا، اللہ تعالیٰ نے تجھے مال عطا کیا۔ اس نے کہا: یہ مال تو میرے آباء و اجداد سے منتقل ہوتا ہوا میرے پاس پہنچا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کر دے۔

پھر فرشتہ اس گنجے کے پاس اس کی (سابقہ) شکل و صورت میں آیا۔ اس سے بھی وہی گفتگو کی جو برص والے سے کی تھی اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو برص والے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ایسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔

پھر وہ (فرشتہ) نابینا کے پاس اسی کی شکل و صورت میں آیا اور کہا: میں محتاج و مسافر ہوں۔ سفر کے وسائل ختم ہو گئے۔ اب اللہ تعالیٰ کی مدد اور پھر تیرے تعاون کے بغیر (گھر) پہنچنا مشکل ہے جس ذات نے تیری بینائی لوٹائی، اس کے نام پر ایک بکری کا سوال کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ نابینا نے کہا: واقعی میں اندھا تھا، پھر رب تعالیٰ نے

مجھے بینائی عطا فرمائی تو (میرے مال سے) جتنا چاہے، لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آج اللہ تعالیٰ کے نام پر جو لے گا، میں تجھ کو مشقت میں نہ ڈالوں گا۔ فرشتے نے کہا: اپنا مال اپنے پاس رکھ! تم تینوں کو آزمایا گیا، پس رب تعالیٰ تجھ سے راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

(فیضان ریاض الصالحین، مراقبہ کا بیان، ص569)

☆اس واقعہ سے ملنے والے اسباق:

1......فرشتے کا ہاتھ لگتے ہی وہ تینوں شفایاب ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے، اللہ تعالیٰ کی عطا سے دافع البلاء، ہوتے ہیں۔

2......فرشتے نے کہا "اللہ تعالیٰ کی مدد پھر تیری مدد" معلوم ہوا کہ رب کے بندوں سے امداد لینا جائز ہے۔

3......ہر شخص کو اپنی اصلی فقیری اور گزشتہ مصیبتیں یاد رکھنی چاہئیں کہ یہ شکر کا ذریعہ ہے۔

4......بدنصیب وہ ہے عیش میں رب کو بھول جائے اور کوئی یاد دلائے تو غلطی تسلیم کرنے کے بجائے جھوٹ سے کام لے۔

5......فقیروں کے بھیس میں کبھی کبھی مقبول بندے بھی آجاتے ہیں لہٰذا

فقیروں کو جھڑکنا نہیں چاہیے۔

6......بخل انسان کو ناشکری اور جھوٹ پر ابھارتا ہے، بخیل دونوں جہاں میں نقصان اٹھاتا ہے۔

7......سخاوت وغریب پروری سے اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، جلد3، ص83)

مالکان کی برائیاں کرنا کیسا؟

سوال48: دفتر یا دفتر کے باہر مالکان کی برائی کرنا کیسا؟

جواب: دفتر میں یا دفتر کے باہر مالکان کی برائی کرنا غیبت ہے۔غیبت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر مالکان اپنے ملازمین کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے، انہیں تکلیفیں پہنچاتے ہیں تو ملازمین کو چاہیے کہ صبر کریں مگر غیبت نہ کریں۔ ہاں البتہ کوئی ایسی شر والی بات مالکان میں ہو جس سے کسی دوسرے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسی باتوں سے دوسروں کو ضرور آگاہ کریں مثلاً بعض مالکان ملازم سے کچھ بات کرتے ہیں اور پھر بعد میں اپنی باتوں سے پھر جاتے ہیں تو ایسے شر سے آنے والے شخص کو آگاہ کرنا یہ غیبت نہیں کہلائے گی، بلکہ جائز ہے۔

ملازمین وہ کون سے کام کریں کہ مالکان خوش ہوں

سوال 49: ملازمین کو وہ کون سے کام کرنے چاہئیں جس سے مالکان خوش ہوں؟

جواب: یہ تو بہت مشکل ہے کہ مالک کبھی ملازم سے خوش ہو، مشہور مثال ہے کہ اگر ملازم اپنی گردن بھی کٹا کر مالک کے سامنے رکھ دے تو بھی مالک یہی کہے گا کہ تم نے ہمارے لئے کیا کیا ہے؟ سب ایسے نہیں مگر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔

غرض کہ چند باتیں ایسی ہیں جو مالک کو خوش کرنے کا سبب بن سکتی ہیں۔

1......وقت سے پہلے دفتر پہنچنا

2......دیانت داری سے کام کرنا

3......دفتری کام وقت پر مکمل کرنا

4......مالک اگر کسی کام کی تفصیل مانگیں تو فوراً پیش کر دینا

5......پابندی سے دفتر آنا زیادہ چھٹیاں نہ کرنا

6......جہاں آپ بیٹھے ہیں وہاں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا

7......دفتر میں اچھا لباس یعنی صاف ستھرا لباس پہن کر آنا

8......تنخواہ بڑھانے کی ڈیمانڈ نہ کرنا

ان کاموں سے مالکان بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے دل میں ڈال دے تو ملازم کی ترقی بھی کردیتے ہیں۔

مالکان وہ کون سے کام کریں کہ ملازمین خوش ہوں

سوال 50: مالکان کو کون سے کام کرنے چاہئیں جس سے ملازمین خوش ہوں؟

جواب: یہاں بھی وہی مثال دینی ہوگی جو مالکان کے لئے دی یعنی مالک کتنی ہی مہربانیاں ملازمین پر کرلیں، اگر ایک مرتبہ بھی کسی چیز میں کمی ہوگئی تو ملازم فوراً کہہ اٹھے گا کہ سیٹھ صاحب نے دیا ہی کیا ہے لہٰذا مالکان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ملازمین کے ساتھ اچھا سلوک اور بھلائی کرتا رہے چند کام عرض کرتا ہوں جو اگر مالکان کریں تو ملازمین خوش ہوتے ہیں۔

1...... مالک کو چاہئے کہ ہر ملازم سے خوش اخلاقی سے پیش آئے۔

2...... کبھی اگر کسی ملازم سے غلطی ہوجائے تو اسے معاف کردے۔

3...... اگر کسی ماہ منافع زیادہ ہوا تو ملازمین کو تنخواہ کے علاوہ رقم دے۔

4...... ملازم کی درخواست کے بغیر اس کی کارکردگی دیکھ کر خود ہی اس کی ماہانہ تنخواہ میں اضافہ کردے۔

5......مقررہ وقت پر تنخواہ اور بونس دے دے، تاخیر نہ کرے۔

6......ملازمین کی شادی یا ان کے بچوں یا بچیوں کی شادی ہو یا علاج کی ضرورت ہو تو ان کی مال کے ذریعہ مدد کرے۔

7......مجبوری کی حالت میں اگر ملازم قرض مانگے اور ہر ماہ تنخواہ میں سے تھوڑی تھوڑی رقم کٹوتی کروائے تو اس کو قرض دے دے۔

8......معمولی غلطی پر نوکری سے نہ نکالے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت کا واقعہ:

سوال 51: حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ بیان کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے فرشتوں سے فرمایا:

القرآن: اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

(سورۂ بقرہ، آیت 30)

ترجمہ: بے شک میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔

فرشتوں نے عرض کیا۔

القرآن: اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ

ترجمہ: کیا ایسے کو (نائب) کرے گا جو اس (زمین) میں فساد پھیلائے اور خون ریزیاں کرے؟ (سورۂ بقرہ، آیت 30)

یہ سن کر رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

القرآن: اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۂ بقرہ، آیت 30)

ترجمہ: اے میرے فرشتو میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

پھر رب کریم نے ہر قسم کی مٹی جمع کرنے کا حکم دیا اور حضرت آدم علیہ السلام کا نقشۂ صورت خود رب تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بنایا۔ جمعہ کے دن اور عصر کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ آپ پیدائشی ساٹھ ہاتھ کے ہوئے دوسروں کی طرح چھوٹے پھر بڑے نہ ہوئے (تفسیر عزیزی)

رب تعالیٰ نے آپ کو پیدائشی عالم بنایا (سورۂ بقرہ آیت 31)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

اور رب تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے

حضرت آدم علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا۔

رب تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر فرشتوں کو سجدہ

کرنے کا حکم دیا چنانچہ سورۂ اعراف کی آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

ترجمہ: پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔

حکم پاتے ہی سارے فرشتوں نے ایک سجدہ کیا اور ایک ساتھ کیا۔ آگے پیچھے نہ کیا اور یہ سجدۂ تعظیمی تھا مگر ایک کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ وہ کون تھا، آگے ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ

ترجمہ: تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا (سورۂ اعراف، آیت 11)

تمام فرشتوں نے سجدہ کیا پھر جب وہ سجدے سے اٹھے تو انہوں نے ابلیس کو کھڑا دیکھا تو دوبارہ سجدے میں چلے گئے (یہ سجدۂ شکر تھا کہ مولائے کریم نے ہمیں نافرمانوں میں سے نہ کیا) (تفسیر نعیمی، جلد 8، ص 352)

ابلیس کے سجدہ نہ کرنے پر رب تعالیٰ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی جسے اگلی آیت میں بیان کیا گیا۔

القرآن: قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ

ترجمہ: (اللہ نے) فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟

ابلیس نے جواب دیا:

القرآن: قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ-خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ

ترجمہ: (ابلیس نے) کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

یہ بے ادبی کی اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی، نبی کی شان میں سب سے پہلے بے ادبی کرنے والا شیطان تھا۔ رب تعالیٰ نے اس کی لاکھوں برس کی عبادت، ریاضت، سجدے اور معلم الملکوت یعنی فرشتوں کا استاد ہونا نہ دیکھا اور فرمایا:

القرآن: فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ

ترجمہ: نکل جا، بے شک تو ذلت والوں میں سے ہے۔

معلوم ہوا کہ نبی کی دشمنی تمام کفروں سے بڑھ کر ہے۔ شیطان عالم و زاہد ہونے کے باوجود نبی کی تعظیم سے انکار پر ہمیشہ ذلت والوں میں سے

ہوا۔

حضرت آدم وحوا کا دنیا میں آنے کا واقعہ:

سوال 52: حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے دنیا میں آنے کا کیا واقعہ ہے؟

جواب: مفسرین فرماتے ہیں کہ شیطان کو ذلیل ورسوا کر کے جنت سے نکال دینے کے بعد رب تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حوا سے فرمایا:

القرآن: وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔

القرآن: فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

ترجمہ: پھر اس میں سے جہاں چاہو، کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جانا

رب تعالیٰ نے فرمایا، آپ اور آپ کی بیوی جنت میں رہو اور جنتی پھلوں میں سے جہاں چاہو، کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا۔ وہ درخت گندم تھا یا کوئی اور (جو بھی رب تعالیٰ کے علم میں ہے)

چنانچہ ابلیس نے سانپ اور مور کی مدد سے حضرت آدم و حوا کو جنت کے دروازے پر بلایا اور وسوسہ ڈالا چنانچہ ابلیس نے اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھاتے ہوئے حضرت آدم علیہ السلام کو کہا: اس درخت میں تاثیر یہ ہے کہ اس کا پھل کھانے والا فرشتہ بن جاتا ہے یا ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لیتا ہے۔

(تفسیر نعیمی، جلد 7، ص 382)

جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی تو حضرت آدم علیہ السلام کو یہ وہم بھی نہ ہوا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا سکتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے رب سے پوچھنا بھول گئے چنانچہ شیطان نے پہلے حضرت حوا کو پھر بعد میں حضرت آدم علیہ السلام کو اس درخت سے کھلایا (تفسیر نعیمی)

یہ بھول تھی، گناہ نہ تھا، انبیاء گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ گناہ اور نافرمانی تو شیطان نے کی جس کی بناء پر اسے مردود قرار دیا گیا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے بھیج کر نبوت کے اعزاز سے نوازا۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام کا زمین پر آنا عذاب ہوتا تو یہاں ان پر خلافت و نبوت کا نورانی تاج نہ رکھا جاتا۔ آپ کی اولادوں میں سے انبیاء کرام اور اولیاء کرام پیدا نہ ہوتے، جس گندم کے دانے کو کھا کر حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے، اسی گندم کو آپ کی اولاد کے لئے غذا تجویز کیا گیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ:

سوال 53: حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کریں؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے چوتھے نبی اور پہلے رسول ہیں۔ تفسیر صاوی میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک ہزار دو سو چالیس سال عمر پائی۔ ساڑھے نو سو برس آپ نے تبلیغ دین فرمائی۔ آپ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، گناہوں سے باز رہنے کی تبلیغ فرمائی اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ جیسے جیسے آپ تبلیغ فرماتے رہے، قوم کے دور ہوئے میں کمی آنے کے بجائے زیادتی ہوتی رہی۔ آپ کی تقریر کو نہ سننے کی غرض سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونستے، آپ سے نفرت کرتے ہوئے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیتے۔ مگر آپ استقامت کا پہاڑ بن کر ڈٹے رہے مگر جب قوم نے آپ کو سنگسار کرنے کی دھمکی دی تو آپ علیہ السلام نے قوم کے خلاف دعا فرمائی جسے سورۂ نوح کی آیت نمبر 26 اور 27 میں یوں بیان فرمایا۔

القرآن: وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ○ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ

وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا

ترجمہ: اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار، بڑی ناشکر۔

بالاخر رب تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کو غرق کردیا جائے گا تم اپنے اور ایمان والے لوگوں کے بچاؤ کے لئے کشتی تیار کرلو۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے تین منزلہ کشتی بنائی۔ پہلی منزل پر وحشی جانور، درندے اور حشرات الارض (کیڑے مکوڑے) تھے اور درمیانی حصہ میں پالتو جانور اور چوپائے وغیرہ تھے اور سب سے اوپر والی منزل میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے جن کی تعداد 80 تھی، وہ حضرات تھے اور اپنا زادراہ یعنی کھانے پینے کی اشیاء رکھی گئی تھیں۔

(تفسیر کبیر، جلد 17، ص 223)

رب تعالیٰ نے ایک تنور کی نشان دہی فرمائی کہ جب اس تنور سے پانی نکلنا شروع ہوجائے تو سمجھو کہ اب طوفان آرہا ہے۔ اس وقت تم لوگ کشتی میں سوار ہوجانا۔ آپ اور آپ کے ساتھی کشتی میں سوار ہوگئے۔ کشتی دس

رجب کو چلی، طوفان کا یہ عالم تھا کہ ہر طرف سے پانی اٹھنے لگا، موجیں جب اٹھتیں تو بہت بڑے بلند پہاڑوں کی طرح نظر آتیں۔ کائنات کا کوئی کافر زندہ نہ بچا۔ سب ہلاک و برباد ہو گئے مگر کشتی کو آنچ بھی نہ آئی۔ چھ ماہ مسلسل کشتی طوفان میں رہی، بالاخر دس محرم کو جودی پہاڑ پر لنگر انداز ہوئی۔ کشتی والوں نے دس محرم کو روزہ رکھا۔

جنات کہاں رہتے ہیں؟

سوال 54: جنات کہاں رہتے ہیں؟

جواب: جس زمین پر ہم انسان زندگی گزار رہے ہیں، اسی پر جنات بھی رہتے ہیں مگر وہ مختلف مقامات پر رہتے ہیں چنانچہ اس ضمن میں احادیث ملاحظہ فرمایئے۔

1: حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرے پاس مسلمان جنات اور مشرک جنات آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ ان لوگوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں انہیں رہنے کی جگہ دے دوں تو میں نے مسلمان جنات کو ٹیلوں و چٹانوں میں جگہ دی اور مشرک جنات کو پشت زمین (یعنی گڑھوں، گھاٹیوں اور غاروں) میں رہنے کی جگہ دی۔

(طبرانی معجم الکبیر، جلد 1، ص 371، حدیث 1143)

2: حدیث شریف = حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے بل (یعنی سوراخ) میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بل میں پیشاب کرنے سے کیوں منع فرمایا گیا؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ بل (سوراخ) جنات کی رہنے کی جگہ ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر 69)

3: حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ایک شخص کو قرع میں رفع حاجت کرنے سے منع فرمایا۔ عرض کی گئی: قرع کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جھاڑی والی جگہ میں جائے تو گویا اپنے مکان میں ہے حالانکہ وہ تمہارے بھائی جنات کے رہنے کی جگہ ہے۔ (الکامل فی الضعفاء جلد 4، ص 310)

گدھی کا دودھ پینا کیسا؟

سوال 55: کیا گدھی کا دودھ پینا جائز ہے؟

جواب: گدھی کا دودھ پینا ناجائز ہے۔ بطور علاج بھی نہیں پی سکتے۔

دفتر کا سامان ذاتی استعمال میں لانا کیسا؟

سوال 56: دفتر کا سامان اپنے ذاتی استعمال میں لانا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔ اگر مالک کی اجازت ہے تو جائز ہے۔

سوال 57: دفتر کا سامان گھر لے جانا کیسا؟

جواب: ناجائز ہے۔

دفتر میں نماز کا وقت نہ ملے تو؟

سوال 58: دفتر میں ملازمت کے دوران نماز کے لئے وقت نہ ملے تو کیا کریں؟

جواب: ایسی ملازمت کس کام کی جس میں نماز کا وقت نہ ملے۔

دفتروں میں لڑکیوں سے رشتہ قائم کرنا کیسا؟

سوال 59: کچھ لوگ دفتر میں لڑکیوں کے ساتھ رہ کر ان سے رشتہ قائم کر لیتے ہیں پھر ایس ایم ایس اور ملاقات تک سلسلہ پہنچتا ہے اور پھر اور آگے پہنچ جاتا ہے؟

جواب: نامحرم سے بے تکلفی ناجائز اور حرام کام ہے۔ رشتے ایسے قائم نہیں ہوتے کہ جب چاہا کسی بھی لڑکی کو بہن اور دوست بنا لیا جائے اور حقیقی بہن سے تو کبھی مسکرا کر بات نہیں کرتے اور نہ ہی اسے تحفہ دیتے ہیں اور

دفتروں کی بہنوں کو خوب تحفے بھیجتے ہیں۔ اپنے حقیقی رشتہ داروں کو سالہا سال تک پوچھتے نہیں جاتے اور دفتری لڑکیوں سے رشتہ داریاں قائم کر لیتے ہیں۔ خوب ایس ایم ایس کرتے ہیں۔ میں نہیں کہتا اپنے اندر جو مفتی بیٹھا ہے) اس سے خود پوچھ لیں، وہ آپ کو بتادے گا کہ نیت کدھر کی ہے۔

تقدیر اور نصیب کو کوسنا کیسا؟

سوال 60: تقدیر اور نصیب کو کوسنا کیسا؟

جواب: یہ کہنا کہ اللہ نے میری قسمت ذرا بھی اچھی نہیں بنائی۔ اللہ تے میرے نصیب میں پریشانی کیوں رکھی ہے؟

یاد رہے کہ ہماری تقدیر بنانے والا ہمارا رب ہے لہذا اس طرح کے جملے میں رب تعالیٰ پر اعتراض کا پہلو نمایاں ہے جو کہ کفر ہے اور مقصود رب تعالیٰ پر اعتراض ہی ہو تو صریح کفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب)

وزیٹنگ کارڈ پر مقدس نام لکھوانا کیسا؟

سوال 61: وزیٹنگ کارڈ پر آیات اور مقدس نام لکھوانا کیسا اور پھر اسے پیچھے جیب میں رکھنا کیسا؟

جواب: میرا ہر ادارے اور برادریوں کو یہی مشورہ ہے کہ وہ اپنی

کتابوں کے ٹائٹل پر، میگزین کے ٹائٹل پر اور شیلڈ اور وزیٹنگ کارڈ وغیرہ کے اوپر قرآنی آیات اور اس کے تراجم ہرگز نہ لکھیں کیونکہ قرآنی آیات اور تراجم کو بغیر وضو ہاتھ لگانا حرام ہے۔ جب ادارے ایسی کتاب یا شیلڈ یا وزیٹنگ کارڈ جنہیں پیش کر رہے ہوتے ہیں، ان میں سے اکثر بے وضو ہوتے ہیں لہذا ٹائٹل پر آیات یا تراجم نہ لکھے جائیں۔

مقدس ناموں والے وزیٹنگ کارڈ کا بھی احترام ضروری ہے۔ اسے پیچھے والی جیب میں رکھنا بے ادبی ہے۔

کیا اسلام میں عورت کو آزادی نہیں:

سوال 62: کیا اسلام میں عورت کو آزادی نہیں؟ کیا اسے قید کر کے رکھنے کا حکم ہے؟

جواب: حقیقت میں تو اسلام نے ہی عورت کو آزادی عطا فرمائی ہے۔ یہ وہی عورت ہے جو قیدی سے بھی بڑھ کر مظلوم تھی۔ عورت کو پاؤں کی جوتی سے بھی گھٹیا سمجھتے تھے مگر اسے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ نے عزت اور تحفظ دیا۔

پردے کا حکم بھی عورت کو دے کر اسے عزت و تقدس عطا فرمایا۔ دنیا کی کسی مسجد پر غلاف نہیں ہے، سوائے کعبہ معظّمہ کے، دنیا کی کسی کتاب پر

غلاف نہیں، سوائے قرآن عظیم کے، کعبہ معظمہ پر غلاف لگا کر اسے عزت و تقدس عطا کیا گیا۔ قرآن مجید پر غلاف چڑھا کر اسے عزت و تقدس عطا فرمایا گیا' مسلمان عورت کو بھی پردے کا حکم دے کر اسے عزت و تقدس عطا کیا گیا۔ اسے ہرگز ہرگز قید نہ سمجھا جائے۔ یہ حقیقی عزت و آزادی ہے۔

اسلام امن کا درس دیتا ہے تو جنگیں کیوں لڑیں؟

سوال 63: اگر اسلام امن کا درس دیتا ہے تو اتنی جنگیں کیوں ہوئیں؟ اور آج پوری دنیا میں جو اسلام ہے وہ تلوار کے زور پر پھیلا ہے؟

جواب: یہ بات سراسر حق و سچ کے خلاف ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا جبکہ تلوار آپ نے 2ھ تقریبا 55 سال کی عمر میں اٹھائی۔ درمیان کے 15 سال آپ اور آپ کے اصحاب پر کفار ومشرکین نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ کون سا ایسا ظلم تھا جو مسلمانوں پر نہ کیا گیا ہو۔ بالآخر ہجرت کا حکم ہوا۔ ہجرت کے بعد بھی کفار ومشرکین مدینے پر حملے کی دھمکیاں دیتے رہے۔ بالآخر 2ھ میں جہاد کا پہلا حکم نازل ہوا۔

چنانچہ سورۂ توبہ کی آیت نمبر 14 نازل ہوئی۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ

يَنصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ

تو ان سے لڑو، اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا۔

آپ نے 27 غزوات میں شرکت فرمائی۔ 9 میں قتال ہوا۔ 18 میں جنگ واقع نہ ہوئی۔

خودکش بمبار کون تیار کرتا ہے:

سوال 64: جب اسلام دہشت گردی کا بائیکاٹ کرتا ہے تو خودکش بمبار کون تیار کرتا ہے؟

جواب: اسلام نے کبھی بھی دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی۔ خودکش بمباروں کی تیاری کے پیچھے دشمنان اسلام کا ہاتھ ہے، اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ایک دو کو چھوڑ کر سینکڑوں خودکش حملے مساجدوں پر ہوئے۔ امام باڑوں پر ہوئے۔ مزارات اولیاء اللہ پر ہوئے۔ مسلمانوں کی آبادیوں پر ہوئے۔ مذہبی شخصیات پر ہوئے، دینی مدارس پر ہوئے، دینی اداروں پر ہوئے، اسے کیا سمجھا جائے۔ اس کے پیچھے کون ہے؟ علماء اہلسنت تو روز اول سے اب تک خودکش حملوں کی مذمت کرتے ہیں۔

کیا پارٹنرشپ کرنا شرعاً جائز ہے؟

سوال 65: کیا اسلام میں پارٹنرشپ جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! کاروبار میں پارٹنرشپ جائز ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ ایک کی رقم ہو اور دوسرے پارٹنر کی محنت ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں پارٹنر کی آدھی آدھی رقم ہو۔ پہلے سے ہی منافع پر پرسنٹیج طے کر لیا جائے، یعنی جو منافع ہوگا، اس میں آدھا یعنی پچاس فیصد آپ کا اور پچاس فیصد آپ کے پارٹنر کا۔ یا جس پر دونوں فریق باہمی متفق ہوں، وہ پرسنٹیج طے کر لیں، یہ جائز ہے۔

یہاں ایک اہم بات عرض کرتا چلوں کہ بعض لوگ طے نہیں کرتے بلکہ کسی کو ایک لاکھ روپے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ماہ مجھے دس ہزار روپے دے دینا، یاد رہے یہ سود ہے۔

ایک بات یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ بعض لوگ قرض کے طور پر کچھ رقم کسی سے لے لیتے ہیں پھر ہر ماہ دس ہزار، پندرہ ہزار اس کو دیتے ہیں۔ ہمارے پوچھنے پر کہتے ہیں کہ یہ ہم اپنی خوشی سے دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ بھی سود کے زمرے میں آئے گا کیونکہ آپ دوسروں کو تو خوشی سے کچھ نہیں دیتے اور جس سے آپ نے قرض لیا ہے، اسی کو خوشی سے کیوں

دے رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ قرض پر نفع ہے جو کہ سود ہے۔ ایسی صورت میں دینے والا اور لینے والا دونوں سود خور کہلائیں گے لہذا اس سے بچنا چاہئے۔

عورت کا میڈیا پر آ کر میزبانی کرنا

سوال 66: کیا عورت کا بے پردہ ہو کر میڈیا پر میزبانی کرنا اور بیماریوں کا حل بتانا جائز ہے؟

جواب: یہ تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے مردوں کو اپنی کمپنی اور اپنے چینل کی طرف راغب کرنے کے لئے عورت کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ خود جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ کمپنی کی پروڈکٹس فروخت کرنے لڑکی کو بھیجا جاتا ہے۔ دفاتر میں ٹیلی فون آپریٹر لڑکی، استقبالیہ میں لڑکی، کاؤنٹر پر لڑکی، پہلے تو ہوائی جہاز میں لڑکیاں ہوتی تھیں اب مختلف کوچز میں لڑکیاں، اشتہارات میں لڑکی، میڈیا پر نیوز میں لڑکی، میزبان لڑکی بلکہ اب تو پولیس جوانوں کے ساتھ انسپکٹر لڑکی یعنی جسے عورت یعنی چھپانے کی چیز کہا گیا، اسے سرعام پیسے کمانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ عورت کی عزت نہیں بلکہ اسے نیلام کیا جا رہا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ اگر ہماری خواتین اس کو سمجھیں۔

تمام باتوں کا نچوڑ یہ ہے کہ عورت کو اس طرح میڈیا پر آنا، میزبانی کرنا، مسائل کا حل بتانا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ ہماری بہن بیٹیوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

پیسے جمع کر کے قرعہ اندازی کے ذریعے انعام

سوال 67: ہمارے ادارے میں ایک اسکیم نکالی گئی ہے جس میں ہر ماہ تین سو روپے جمع کروائے جاتے ہیں اور مہینے کے آخر میں قرعہ اندازی کے ذریعے کچھ لوگوں کو بائیک دی جاتی ہے اور جس کا نام قرعہ اندازی میں نہیں آتا، اسے کچھ بھی نہیں ملتا۔ اس کے تین سو روپے ضائع ہو جاتے۔ کیا یہ اسکیم جائز ہے؟

جواب: یہ تو قمار یعنی جوئے کی ایک صورت ہے کیونکہ بعض لوگوں کو کچھ ملنا اور بعض کو کچھ نہ ملنا اور رقم کا بھی ختم ہو جانا، یہ ناجائز اسکیم ہے۔ اس کی جائز صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کسی سے کچھ نہ لیا جائے اور قرعہ اندازی کے ذریعے ادارہ کسی کو بھی بائیک وغیرہ دے دے۔

کیا چاند دیکھنا ضروری ہے:

سوال 68: کیا اپنی مرضی سے قمری کلینڈر بنا سکتے ہیں یا چاند دیکھنا ضروری ہے؟

جواب: اگر قمری کلینڈر بنانے کی اجازت ہوتی تو حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین اسے سب سے پہلے بنا لیتے، یادرہے نبی پاک ﷺ، آپ کے بعد آپ کے اصحاب اور ان کے بعد علمائے اُمت اور آج تک چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھتے ہیں اور چاند دیکھ کر ہی عید مناتے ہیں چنانچہ اس ضمن میں احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو اور اگر ابر (چاند چھپا ہوا) ہو تو شعبان کی گنتی تیس روزوں کی پوری کرلو۔ (بخاری شریف، کتاب الصوم، حدیث نمبر 1909)

حدیث شریف = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور ﷺ شعبان کا اس قدر تحفظ کرتے کہ اتنا اور کسی کا نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور ابر (چاند چھپا ہوا) ہوتا تو تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے (ابوداؤد، کتاب الصوم، حدیث 2352)

☆ پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے

1۔ شعبان، 2۔ رمضان، 3۔ شوال، 4۔ ذوالقعدہ، 5۔ ذوالحجہ

(فتاویٰ رضویہ جلد 1، ص 449)

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے ثبوت کے لئے کسی اور علم کی ضرورت نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ ﷺ بھی چاند دکھائی نہ دینے کی صورت میں اس علم کا اعتبار کرتے اور ہمیں اس کا حکم دیتے۔

رمضان یا عید کے چاند کو علم نجوم یا چاند کی منازل سفر کے حساب سے معین کرنا شریعت میں معتبر نہیں ہے۔ شریعت میں معتبر صرف یہی ہے کہ چاند دکھائی دے ورنہ پھر شعبان یا شوال کے تیس روزے پورے کئے جائیں (شرح ابن ابطال، جلد 4، ص 24، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے اور عید کرنے کا معاملہ رویت ہلال پر موقوف ہے۔

قربانی کی جگہ غریبوں کی مدد کردی جائے:

سوال 69: قربانی پر اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یتیموں کی کفالت کردی جاتی۔ غریب لڑکیوں کی شادیاں کروادی جاتیں اور بے گھروں کو گھر بنوا کر دے دیئے جاتے؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ یاد رہے کہ ہر صاحب نصاب مسلمان بالغ اور مقیم مرد و عورت پر قربانی کرنا واجب ہے اور یہ رب تعالیٰ کا حکم ہے

چنانچہ سورۂ کوثر میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

ترجمہ: تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔

اگر وسعت کے باوجود کوئی مسلمان قربانی نہ کرے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 3123)

اب اگر کوئی واجب قربانی ادا نہ کرے اور لاکھ روپے صدقہ کر دے۔ کسی غریب لڑکی کی شادی میں دو لاکھ دے دے پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو نہیں پا سکتا کیوں؟ پڑھیئے احادیث اور خود فیصلہ کر لیں۔

1۔ حدیث شریف = حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام

قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کیا کرو (ترمذی، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 1498)

2۔ حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا۔ اس سے زیادہ کوئی پسندیدہ روپیہ نہیں۔

(طبرانی معجم الکبیر، جلد 11، ص 14، حدیث نمبر 10894)

معلوم ہوا کہ عیدالاضحیٰ کے دن غریبوں پر لاکھوں خرچ کرے اور واجب قربانی ادا نہ کرے تو اس کا یہ عمل اسے کوئی فائدہ نہ دے گا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ واجب قربانی بھی کرے اور ساتھ ساتھ غریبوں کی مدد بھی کرے تو یہ دونوں کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے ہیں۔

حجامہ کسے کہتے ہیں؟

سوال 70: حجامہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: پچھنا لگانے کو حجامہ کہتے ہیں۔ منہ یا کسی آلے مثلاً پیالے وغیرہ کے ذریعہ زخم سے خون یا پھوڑے سے پیپ کو چوسنا حجامہ کہلاتا ہے۔ یاد رہے حجامہ سنت رسول ہے۔ احادیث میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

☆ حجامہ سنت رسول ہے:

حدیث شریف = حضرت عطا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں اپنے سر میں درد کی وجہ سے پچھنا لگوایا۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر 1835، مسلم شریف حدیث نمبر 2781)

☆ خواتین بھی حجامہ کرواسکتی ہیں:

حدیث شریف = حضرت بکیر، ام علقمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں ہم (حالت روزہ) میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پچھنے لگواتے تھے، پس آپ رضی اللہ عنہا نے ہمیں منع نہ کیا۔

(بخاری شریف باب الحجامہ)

☆ حضور ﷺ نے حجامہ کی اجازت عطا فرمائی:

حدیث شریف = حضور نبی کریم ﷺ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پچھنا لگادیں۔ ابو طیبہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ تھے۔

(مسلم شریف، حدیث نمبر 2206)

☆ حجامہ میں شفا ہے:

حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شفاء تین چیزوں میں ہے۔ شہد پینے میں، پچھنے لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں۔ اور میں اپنی اُمّت کو آگ کے داغنے سے منع کرتا ہوں۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر 5680)

☆ حجامہ کی تین خاص تاریخیں:

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے 17، 19، 21 تاریخ (اسلامی تاریخ) کو پچھنا لگوایا تو یہ بیماری کے لئے شفا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

☆ حجامہ کی اجرت بھی جائز ہے:

حدیث شریف = حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اجرت حجامہ کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے پچھنا لگایا تو آپ ﷺ نے اسے غلے کے دو صاع عطا فرمائے اور اس کے آقاؤں کو حکم دیا تو انہوں نے اس کے خراج میں کمی کردی اور آپ نے فرمایا: جن چیزوں کے ساتھ تم دوا اختیار کرتے ہو۔ ان

میں سب سے افضل حجامہ ہے۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر 5696، مسلم شریف حدیث نمبر 3926)

حجامہ کے طبی فوائد:

سوال 71: حجامہ کے طبی فوائد بیان کریں:

جواب: حجامہ کے فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

1......خون کی روانی بہتر کرتا ہے اور خون صاف کرتا ہے۔

2......بدن میں چستی پیدا ہوتی ہے اور سستی اور کاہلی ختم ہوتی ہے۔

3......جسم میں ہر قسم کے درد میں کمی کرتا ہے۔

4......پیپ، خراب زخم اور خون کی شدت کو کم کرتا ہے۔

5......الرجی، خارش اور جلدی امراض میں نہایت مفید ہے۔

6......سانس کی بیماریاں، دمہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔

7......دانتوں میں درد، سر درد، شقیقہ اور چہرے کے دانوں وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔

8......پٹھوں کے اکڑاؤ اور شریانوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔

9......عرق النساء، کمر کے مہروں میں درد اور چلنے میں پاؤں کی تکلیف میں بھی کمی آتی ہے۔

☆ حجامہ کی احتیاطیں:

1......بارہ سال سے کم عمر اور ساٹھ سال سے زائد عمر والے حجامہ نہ کروائیں۔

2......قے ہو جانے اور غسل کے فوراً بعد حجامہ نہ کروائیں۔

3......بہت زیادہ دبلا اور کمزور حجامہ نہ کروائے۔

4......تھیلیسیمیا، ڈائیلیسز کے مریض اور جن کو خون کی کمی ہو، وہ بھی حجامہ نہ کروائیں۔

5......کپ، بلیڈ، دستانے ہر مریض کے لئے نئے استعمال کریں۔

دیگر مشروبات کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں:

سوال 72: پانی کے علاوہ دودھ اور دیگر مشروبات کیا کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں؟

جواب: پانی سمیت ہر مشروب دودھ، بوتل، چائے سب ہی بیٹھ کر پینا چاہیے سوائے آب زم زم کے، کہ آب زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔

مسجد میں فون اٹھا کر بات کر سکتے ہیں:

سوال 73: مسجد میں اگر کال آجائے تو اٹھانا چاہیے یا نہیں؟ نیز کال

اٹھا کر مسجد میں با آواز بلند بات کرنا کیسا؟

جواب: مسجد میں دنیاوی بات کرنا سخت منع ہے، نیز اگر بہت اہم کال ہے تو آہستہ آواز میں اتنا کہہ کر فون بند کردیں کہ میں مسجد میں ہوں۔ تھوڑی دیر بعد آپ کو فون کروں گا۔

مسجد میں بلند آواز سے فون پر یا کسی اور سے بھی بات کرنا بے ادبی اور ناجائز ہے کیونکہ یہ خالق حقیقی اور عظیم بادشاہ کا گھر ہے اور اس کا ادب و احترام ہر مسلمان پر لازم ہے۔

اذان کے جواب کا طریقہ بیان کریں:

سوال 74: اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیئے؟

جواب: جب موذن ایک کلمہ کہے مثلاً ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' کہہ کر ٹھہرے تو ہم اسی کلمہ کو دہرائیں اور اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہے چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان واقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سن کر عرض کی۔ یہ تو

عورتوں کے لئے ہے، مردوں کے لئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لئے دگنا۔ (کنز العمال، جلد 7، ص 287، حدیث نمبر 21005، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

بدگمانی کسے کہتے ہیں؟

سوال 75: بدگمانی کیا ہوتی ہے؟

جواب: علامہ راغب اصفہانی علیہ الرحمہ مفردات کے صفحہ نمبر 539 پر فرماتے ہیں۔ ہر وہ خیال جو کسی ظاہری نشانی سے حاصل ہوتا ہے، گمان کہلاتا ہے مثلاً دور سے دھواں اٹھتا دیکھ کر آگ کی موجودگی کا خیال آنا۔

گمان وہ حرام ہے جس پر گمان کرنے والا مصر (ڈٹا ہوا) ہو اور اسے اپنے دل میں جما لے، نہ کہ وہ گمان جو دل میں آئے اور ختم ہو جائے۔

القرآن: (ترجمہ) اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو! بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (سورۂ حجرات، آیت نمبر 12)

کافر اگر غریبوں کی مدد کرے تو اس کو بدلہ ملے گا:

سوال 76: اگر کوئی کافر انسانوں کی مدد کرتا ہے تو وہ جنت میں کیوں نہیں جا سکتا؟

جواب: جنت اور قیامت کے دن انعام صرف ایمان والوں کے لئے

ہے۔ کفار جتنے بھی اچھے، فلاحی اور شاندار کام کرلیں ان کے عمل کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی مل جائے گا۔

القرآن: اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ

ترجمہ: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی، ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے۔

(سورۂ بقرہ، آیت نمبر 277)

عورت اگر شوہر سے علیحدگی چاہے تو

سوال 77: عورت اگر طلاق لینا چاہے تو کیا طریقہ ہے؟

جواب: عورت اگر شوہر کے ظلم وستم سے عاجز آجائے تو شریعت نے اس کو خلع کا حق دیا ہے۔ عورت خلع دائر کرے پھر اس کے بعد ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ کورٹ کے ذریعہ شوہر سے طلاق نامہ پر دستخط کروائے۔ مگر افسوس کہ ہمارے یہاں ایسا ہوتا ہے کہ کورٹ شوہر کو آرڈر کرتی ہے یعنی نوٹس بھیجتی ہے۔ اگر شوہر آکر طلاق نامہ پر دستخط نہیں کرتا تو کورٹ خود ہی

طلاق دے دیتی ہے۔ ایسا کرنے سے طلاق نہیں ہوگی۔ جب تک شوہر دستخط نہیں کرے گا، طلاق نہیں ہوگی لہذا ہماری بہن بیٹیاں اس مسئلہ کو سمجھیں اور یہاں میری کورٹ اور حکومت سے بھی گزارش ہے کہ جب نادہندگان یعنی جس پر پیسے نکلتے ہیں، اسے گھر سے اُٹھا کر لے آتے ہیں تو برائے مہربانی ایسے معاملے میں بھی شوہر کو بزور طاقت کورٹ میں لائیں اور دستخط کروائیں تاکہ شرعی طور پر طلاق واقع ہو۔

عدت کرنا کہاں سے ثابت ہے:

سوال 78: طلاق کی عدت کتنے دن ہے اور اگر شوہر کا انتقال ہو جائے تو کتنے دن عدت ہے اور اگر عدت نہ گزارے تو کیا حکم ہے؟

جواب: عدت کا حکم کسی مولوی نے نہیں بلکہ خالق کائنات نے اپنے کلام میں دیا ہے چنانچہ بیوہ کی عدت کے متعلق سورۂ بقرہ آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا

ترجمہ: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں اور وہ چار مہینے دس دن

اپنے آپ کو روکے رہیں۔

طلاق کی عدت:

القرآن: وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ

ترجمہ: اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک (سورۂ بقرہ آیت 228)

دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ طلاق کی عدت تین حیض ہے۔ اور شوہر کے وفات کی مدت چار ماہ دس دن ہے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ اگر اسلامی مہینے کی پہلی یا آخری تاریخ کو انتقال ہوا تو چار ماہ دس دن پورے کرنے ہیں کہ مکمل چار ماہ گزاریں (یہ اسلامی مہینے چاہے انتیس کے ہوں چاہے تیس کے) اور پھر مزید دس دن اور اگر دوران ماہ انتقال ہوا تو 130 دن پورے کرنے ہیں۔ یعنی انتقال کے وقت سے لے کر مکمل 130 دن گزارنے ہیں۔

عدت کے چند مسائل:

1...... حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔

2......شوہر کے انتقال یا طلاق دینے کے بعد دوسرے لمحے ہی عدت شروع ہوجاتی ہے۔

3......عدت شوہر کے ہی گھر میں گزارنی ہوتی ہے۔

4......عورت عدت میں بناؤ سنگھار نہیں کرسکتی۔

5......عدت سے پہلے جن جن سے پردہ شرعی فرض تھا تو دوران عدت بھی ان ہی سے پردہ کرنا ہوگا۔

6......عورت دوران عدت اپنے داماد سے مل سکتی ہے اس سے بات چیت بھی کرسکتی ہے مگر داماد کے بھائی اور والد کے سامنے نہیں آسکتی۔

7......عدت ختم ہونے پر عورت کے رشتہ دار اسے اپنے گھر پر کھانے اور ٹھہرنے کے لئے بلاتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے، اگر جائے تو حرج بھی نہیں ہے۔

طلاق کی شرح کیوں بڑھ رہی ہے:

سوال 70: معاشرے میں طلاق کی شرح بڑھنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: معاشرے میں طلاق کی شرح بڑھنے کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے چند آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

1۔ آزادی:

ہر دوسری لڑکی یہ ذہن بنا کر شادی کرتی ہے کہ میں اپنے مطابق آزادی سے رات اور دن گزاروں۔ جب میرا من کرے، میں اٹھوں، سارے گھر والوں کے لئے ناشتہ تیار نہ کروں۔ گھر کے سارے کام میں نہ کروں، اس کے لئے نوکرانی رکھی جائے۔ ہر مہینے شوہر سے نئے اور مہنگے لباس کی فرمائش، ہر ہفتے گھومنے پھرنے اور باہر ہوٹل میں کھانے کی فرمائش اور ان تمام کاموں کے بعد بھی مجھے کوئی اف تک نہ کہے۔

2۔ میاں بیوی میں ہم آہنگی کا نہ ہونا:

میاں بیوی ایک ساتھ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں مگر ایک دوسرے کو سمجھ نہیں سکتے۔ مرد بیوی بننے کی کوشش کرتا ہے اور بیوی شوہر بننے کی کوشش کرتی ہے پھر ایک دوسرے کی عزت بھی نہیں کرتے۔ بیوی اپنے شوہر کو اہمیت نہیں دیتی بالآخر رشتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

3۔ ساس بہو کا جھگڑا:

ساس اگر کچھ بول دے تو بہو سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور اگر بہو سے کوئی غلطی ہو جائے تو ساس خوب ڈانٹتی ہے۔ یہ ہے برداشت کی کمی جس کی وجہ سے گھر میں جھگڑا ہوتا ہے پھر رات جب شوہر تھکا ہارا گھر آتا ہے تو پہلے ماں اپنے دکھوں کی داستان سناتی ہے۔ شوہر جیسے تیسے وہاں سے فارغ ہو کر

کمرے میں پہنچتا ہے تو بیوی پورے دن کی کہانیاں اور اپنی مظلومیت کے لمحات اسے بتاتی ہے ایسے حالات میں شوہر ذہنی ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر بالآخر گھر ٹوٹ جاتا ہے۔

4۔لڑکی کے والدین کی کم عقلی:

جب لڑکی اپنے دکھوں کا بوجھ لے کر اپنے گھر آتی ہے اور گھر والوں کو اپنے سسرالیوں کے ظلم و ستم سے آگاہ کرتی ہے تو لڑکی کے والدین غصے میں آ کر کہتے ہیں کہ ہم ان کو دیکھ لیں گے، کیا سمجھ رکھا ہے انہوں نے اپنے آپکو۔تو ہم پر بوجھ نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے اب وہاں جانے کی، وہ خود آئیں گے۔اسی انتظار میں لڑکی کو بٹھا کر رکھا جاتا ہے اور پھر بدگمانیاں، الزام تراشیاں بڑھتے بڑھتے طلاق تک بات پہنچ جاتی ہے۔

ہمیشہ ساس بہو کیوں لڑتی ہیں:

سوال 80: ہمیشہ ساس بہو کیوں لڑتی ہیں۔کیا اسی لئے لڑکیاں شادی کرنا پسند نہیں کرتیں، اس کا کوئی حل بتائیں؟

جواب: ساس اور بہو دونوں کو ایک ڈر ہوتا ہے، ساس کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ میرا اپلا پلایا بیٹا کہیں بیوی کا ہو کر نہ رہ جائے اور بہو کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں میرا شوہر ماں کا ہو کر نہ رہ جائے۔اب کیا ہوتا ہے اسی سوچ کو ذہن میں بسا

کر ساس اور بہو ایک دوسرے کو عجیب وغریب نظروں سے دیکھتی ہیں حتی کہ اگر بہو دم کیا ہوا پانی اپنے شوہر کو پلا دے تو فوراً ساس بدگمانی کرتی ہے کہ وہ پڑھ پڑھ کر میرے بیٹے کو اپنا کرنا چاہتی ہے اور اگر ساس دم کیا ہوا پانی اپنے بیٹے کو پلا دے تو بہو بدگمانی کرتی ہے کہ یہ بڑھیا میرے شوہر کو اپنی طرف کرنا چاہتی ہے پھر یہ سلسلہ رکتا نہیں اور دل نفرتوں میں ڈوب جاتے ہیں۔

حل صرف یہ ہے کہ ساس اپنے آپ کو ساس نہ سمجھے، ماں سمجھے اور بہو اپنے آپ کو بہو نہ سمجھے بلکہ گھر کی بیٹی سمجھے اور ماں فکر نہ کرے ان شاء اللہ اس کا بیٹا اسی کا رہے گا اور بہو فکر نہ کرے، اس کا شوہر اسی کا رہے گا۔ ساس نے کچھ کہہ دیا تو بہو یہ سمجھ کر میری ماں بھی مجھے ڈانٹ دیتی تھی برداشت کر لے اور اگر بہو سے غلطی ہو جائے تو ساس یہ سمجھ کر میری اصل بیٹی سے بھی غلطی ہوتی تھی تو میں اسے معاف کر دیتی تھی، درگزر کرے تو ان شاء اللہ گھر امن کا گہوارہ بنے گا۔

عورت کن لوگوں سے پردہ کرے:

سوال 81: ایک مسلمان عورت کا کن لوگوں سے پردہ کرنا فرض ہے؟

جواب: چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، خالو، شوہر کا بھائی

(دیور)، شوہر کا بھتیجا، جیٹھ، نندوئی، بہنوئی، پھوپھا، شوہر کا بھانجا، شوہر کا ماموں، شوہر کا پھوپھا، شوہر کا خالو۔ ایک مسلمان عورت کا ان تمام اشخاص سے پردہ کرنا فرض ہے۔

فرض ادا کرنے کے بعد بلند آواز سے ذکر

سوال 82: فرض ادا کرنے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: فرض ادا کرنے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا سنت رسول ہے۔

حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے ذکر زمانۂ رسول ﷺ میں معروف تھا۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جس وقت بلند آواز سے ذکر سنتا تھا۔ (بخاری شریف، حدیث 798)

نماز کے بعد دعا مانگنا کہاں سے ثابت ہے:

سوال 83: نماز کے بعد دعا کرنا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: نماز کے بعد دعا کرنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

حدیث شریف = حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر

معاویہ کو خط لکھا کہ نبی پاک ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مسلم حدیث نمبر 1338)

ہاتھ پاؤں چومنے کی شرعی حیثیت

سوال 84: اسلام میں ہاتھ اور پاؤں چومنے کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنا یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے۔

1۔ حدیث شریف = حضرت زارع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (وفد عبدالقیس) مدینہ منورہ جب حاضر ہوئے تو اپنی سواریوں سے جلدی اترتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومتے تھے

(ابوداؤد، ابواب السلام، حدیث نمبر 1784)

2۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

سے عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو چھوا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو چوما (ادب المفرد، صفحہ نمبر 194)

3۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ (اپنے چچا) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چومتے تھے۔ (ادب المفرد، صفحہ نمبر 195)

علم دین کی مجلس نوافل سے بھی افضل

سوال 85: اکثر مقامات پر بڑی راتوں میں یا رمضان کی راتوں میں بیانات ہوتے ہیں۔ ہم نوافل نہیں پڑھ سکتے تو کیا علم دین کی مجلس میں شرکت نفلی عبادات سے بھی افضل ہے؟

جواب: اس بات میں کسی کو ذرہ برابر بھی شک نہیں ہونا چاہئے کہ علم دین کی مجلس میں شرکت تمام عبادتوں سے بڑھ کر عبادت ہے اور یہ فرض کا درجہ رکھتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر 224)

☆ہزار رکعات نوافل سے افضل:

حدیث شریف = حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ابوذر! اگر تم ایک علم کا باب سیکھ لو، خواہ وہ اس وقت کا عمل ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعات نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔

(ابن ماجہ، حدیث نمبر 219)

معلوم ہوا کہ علم دین حاصل کرنا افضل ترین عمل ہے تو سب سے پہلے اسے حاصل کرنا چاہئے پھر اس کے بعد نوافل بھی پڑھیں لیکن زیادہ وقت علم دین حاصل کرنے میں گزاریں۔

ستاروں کے علم کی کیا حقیقت ہے؟

سوال: 86: ستاروں کے علم کی کیا حقیقت ہے اور اخبارات اور میگزین میں جو کالم شائع ہوتا ہے، یہ ہفتہ کیسا رہے گا، اس کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

جواب: ستاروں کے علم کو علم نجوم کہا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا علم ہے جس کا کسی کو انکار نہیں لیکن موجودہ دور میں اکثر لوگوں نے اس کو غیر شرعی طور پر استعمال کیا ہے۔

اخبارات اور میگزین وغیرہ میں جو کالم شائع ہوتے ہیں، یہ ہفتہ کیسا رہے گا، اس میں تاریخ پیدائش کے حساب سے اسٹار نکالا جاتا ہے پھر اس

حساب سے زائچہ نکالا جاتا ہے۔ اس میں ایک سچے مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ ایسا ہوسکتا ہے، یہ یقین نہ ہو کہ ایسا ہی ہوگا۔

بعض لوگ کاہنون، نجومیوں اور رمل و جفر کے جھوٹے دعویداروں کے پاس جا کر قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں، اپنا ہاتھ دکھاتے ہیں۔ یہ اچھا عمل نہیں ہے، اس سے بچا جائے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو کسی اعراف (کاہن) کے پاس جا کر کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ (صحیح مسلم، جلد 4، ص 1751)

عورت کا وگ لگانا کیسا؟

سوال نمبر 87: عورت کا وگ لگانا کیا جائز ہے؟

جواب: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے، حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی ہے۔ اگر اون یا کالے دھاگے کی چوٹی بنا کر لگائے (مصنوعی) ہو تو ممانعت نہیں (جائز ہے) کالے کپڑے کا موہاف بنانا (بالوں میں دھاگہ لگا کر دراز کرنا) جائز ہے۔ (درمختار، جلد 9، ص 614)

کیا شراب پینے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے:

سوال نمبر 88: کیا شراب پینے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: شراب پینا کبیرہ گناہ ہے مگر پینے سے کافر نہیں ہوتا۔ گناہ گار ضرور ہوتا ہے چنانچہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 219 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ-قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ

ترجمہ: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

کیا ہندو، سکھ، عیسائی اور یہودی بھی ایمان والے ہیں:

سوال نمبر 89: کیا ہندو، سکھ، عیسائی اور یہودی بھی ایمان والے ہیں یا صرف مسلمان اہل ایمان ہیں؟

جواب: صرف اور صرف حضور ﷺ پر ایمان لانے والے ہی ایمان والے ہیں۔ یہ میں نہیں کہتا، میرا رب اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

القرآن: فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورہ اعراف آیت 157)

ترجمہ: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور

اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جو حضور ﷺ پر ایمان لائے ان کی تعظیم کریں، وہی ایمان والے ہیں اور وہی کامیابی پانے والے ہیں۔

ہم مسلمان ہی جنت میں جائیں گے؟

سوال نمبر 90: ہم مسلمان ہی جنت میں جائیں گے، باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ آپ یہ فیصلہ کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ رب تعالیٰ تو سب سے محبت کرتا ہے۔

جواب: بے شک ہر انسان، جنات، چرند، پرند اور جانور سب اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں مگر جنہوں نے رب تعالیٰ کے سچے کلام اور اس کی نشانیوں کو جھٹلایا اور اس کے سچے رسول ﷺ پر ایمان نہ لائے، وہ جہنمی ہیں۔ یہ میں نہیں خود رب تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

القرآن: وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

ترجمہ: اور جو ہماری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں

تکبر کریں تو یہ لوگ جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۂ اعراف، آیت نمبر 36، پارہ 8)

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین کون سا ہے؟

سوال نمبر 91: کیا دلیل ہے کہ اسلام ہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام ہی حق اور سچا مذہب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اور صرف دین اسلام ہی پسندیدہ دین ہے۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ یہود ونصاریٰ اور کفار اپنے دین کو افضل ومقبول کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 19 نازل فرما کر ان کے دعوے کو باطل قرار دے دیا۔

القرآن: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

لوگوں کا مذاق اڑا کر پھر ویڈیو دنیا بھر میں بھیجنا

سوال 92: لوگوں کا مذاق اڑا کر پھر ویڈیو بنانا اور اس کو پوری دنیا میں شیئر کرنا کہ لوگ ہنسے اور خوب مذاق اڑائیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: کسی بھی انسان کا مذاق اڑانا اس کی عزت کے ساتھ کھیلنا سخت

گناہ ہے۔ایسے شخص کے متعلق حدیث شریف میں سخت وعید بیان فرمائی گئی

ہے۔

حدیث شریف = حضور ﷺ فرماتے ہیں: لوگوں کا مذاق اڑانے والوں میں سے ایک کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ آ جاؤ! آ جاؤ! وہ دکھ درد میں مبتلا آئے گا، جب جنت کے دروازے کے پاس پہنچے گا تو وہ بند کر دیا جائے گا۔

پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا آ جاؤ! آ جاؤ! وہ تکلیف اور غم کی حالت میں آئے گا جب دروازے کے پاس پہنچے تو اسے بند کر دیا جائے گا۔اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا (کہا جائے گا) آؤ آؤ لیکن وہ (مایوس ہونے کے سبب) نہیں آئے گا۔

(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، جلد 7، ص 184، حدیث نمبر 287)

کیا انسان اپنی تقدیر خود بناتا ہے؟

سوال 93: کیا انسان اپنی تقدیر خود بناتا ہے، یا رب تعالیٰ نے بندے کی تقدیر پہلے ہی لکھ دی ہے؟

جواب: قدریہ فرقے کا یہ نظریہ ہے کہ تقدیر بندے کے ہاتھ میں

ہے، وہ خود اسے بناتا اور بگاڑتا ہے لیکن اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ بندے کی تقدیر کو رب تعالیٰ نے پہلے ہی لکھ دیا ہے چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا پھر اسے فرمایا لکھو۔ اس نے کہا کہ میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تقدیر لکھو، تو اس نے وہ سب کچھ لکھ دیا جو ہو چکا تھا اور جو آئندہ ہوگا (ترمذی شریف)

اسلامی عقیدہ میں یہ بھی ہے کہ بندے کو جتنا اختیار ہے، اسی قدر تقدیر میں اسے دخل ہے، یہ نہیں کہ وہ مختار کل ہو۔ کیونکہ بندے کو اگر تقدیر میں مکمل اختیار ہوتا تو کوئی شخص غریب، نادار، مفلس اور مریض نہ رہتا۔ بلکہ اپنے اختیار سے ان تمام چیزوں سے باہر نکل جاتا، لیکن اس کے ساتھ یہ بات واضح رہے کہ جن امور میں بندے کو اختیار دیا گیا ہے۔ ان سے بھی اللہ تعالیٰ کا تعلق نہیں ٹوٹتا۔

تقدیر کیا ہے؟

سوال 94: تقدیر کیا ہے؟ کیا اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور کیا تقدیر بدلتی بھی ہے؟

جواب: تقدیر کا معنی ہے اندازہ کرنا، اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ مخلوق کی ایسی حد بیان کردی جائے جس میں اس کو حُسن، نفع اور نقصان وغیرہ کے علاوہ دیگر متعلقات کا ذکر ہوجائے۔ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے ورنہ بندہ مومن نہیں ہوسکتا چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف = حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تک بندہ تقدیر کے خیر وشر پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہوسکتا (ترمذی ابواب القدر، حدیث نمبر 2224)

تقدیر کی دو اقسام ہیں:

1۔تقدیر مبرم، 2۔تقدیر معلق

1۔تقدیر مبرم:

یہ اٹل ہے یہ نہیں بدل سکتی، جو اٹل ہے بدل نہیں سکتی۔ اس سے متعلق اگر کوئی نبی بھی دعا مانگے تو اسے بھی رب تعالیٰ دعا مانگنے سے روک دیتا ہے۔

2۔تقدیر معلق:

یہ اٹل نہیں ہے یہ تقدیر نیکیاں کرنے سے، دعا مانگنے سے، کسی نیک شخص کی دعا سے اور صدقات کثرت سے کرنے سے بدل جاتی ہے۔

حدیث شریف میں بھی اس کا بیان موجود ہے۔

حدیث شریف = حضور علیہ السلام نے فرمایا: عمر میں نیکی ہی کے ذریعہ اضافہ ہوتا ہے اور تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے۔

(ترمذی ابواب القدر، حدیث نمبر 2217)

☆ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ کون سی اٹل ہے یا کون سی معلق؟

بندے کو اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا مانگنی چاہئے۔ نیکیاں کرنی چاہئے، صدقات کرنے چاہئے اور بزرگوں کے پاس جا کر ان سے دعائیں لینی چاہئے۔ اسی لئے بندے کو ان چیزوں کا حکم دیا گیا ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے، اس کے حق میں جو بہتر ہوگا، اس کو ملے گا۔

کیا عورتیں مسجد میں جا سکتی ہیں؟

سوال 95: کیا عورتیں مسجد میں جا سکتی ہیں؟

جواب: عورتوں کے لئے سب سے افضل گھر پر نماز پڑھنا ہے۔ ہاں اگر عورت کسی کام سے گھر سے باہر نکلی ہے اور نماز کا وقت جا رہا ہے تو ایسی صورت میں مسجد سے متصل جو خواتین کی باپردہ نماز کی جگہ بنی ہوتی ہے وہاں پڑھ لے تا کہ نماز قضا نہ ہو لیکن عورت کا خاص طور پر گھر سے مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے سے بہتر گھر ہی پر نماز ادا کرنا ہے چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ

فرمائیں۔

حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: عورت کی نماز اس کے بیت (گھر) میں افضل ہے۔ بنسبت اس کے حجرہ کے اور عورت کی نماز گھر کے اندر کمرہ میں بہتر ہے۔ بنسبت اس کے بیت (گھر) کے۔ (بیت سے مراد وہ کمرہ ہے جس میں عورت سوتی ہے) (ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 567)

حدیث شریف = حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین زمین گھر کا اندرونی حصہ ہے۔

(مسند امام احمد ابن حنبل، جلد 6، ص 297، مطبوعہ بیروت)

حدیث شریف = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ ان چیزوں کو پاتے جو عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو آپ ﷺ ان کو مساجد سے منع فرماتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کردیا گیا تھا (بخاری، باب خروج النساء الی المساجد' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 824)

اس حدیث شریف کے تحت شارح بخاری علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں: عورتوں کی نئی چیزوں سے مراد زینت،

خوشبو اور خوبصورت وحسین کپڑے وغیرہ ہیں۔

روزانہ سنتوں پر کیسے عمل کریں؟

سوال 96: روزانہ سنتوں پر کیسے عمل کریں؟

جواب: صبح اٹھنے کے بعد سے رات کو سوتے وقت تک تمام کام سنت کے مطابق کریں۔

1۔ فجر با جماعت پڑھیں۔

2۔ ناشتہ سے پہلے کھانے کا وضو کریں پھر سنت کے مطابق کھانا کھائیں۔

3۔ پانی سنت کے مطابق پئیں۔

4۔ دفتر پر جاتے وقت گھر والوں کو سلام کریں پھر سنت کے مطابق الٹا پاؤں باہر رکھ کر گھر سے نکلیں اور دعا پڑھیں۔

5۔ سیڑھی یا لفٹ سے اترتے وقت سبحان اللہ پڑھیں۔

6۔ ملنے والوں کو سلام کریں۔

7۔ دفتر یا دکان پر پہنچ کر سلام کریں۔

8۔ ہر ملنے والے سے مسکرا کر ملیں۔

9۔ گفتگو مسکرا کر پیار سے کریں۔

10۔نماز با جماعت کی پابندی کریں۔

11۔رات کو گھر میں داخل ہوں تو سیدھا پاؤں بسم اللہ شریف پڑھ کر داخل کریں اور گھر والوں کو سلام کریں۔

12۔سونے سے پہلے مسواک کریں اور سونے کی دعا پڑھ کر سنت کے مطابق سو جائیں۔

روزانہ اسی سلسلے کو برقرار رکھیں، ہر کام میں سنت کی نیت ضرور کریں، یوں ان شاء اللہ سنتوں بھری زندگی گزرے گی۔

کیا صحابہ کرام بھی موئے مبارک رکھتے تھے؟

سوال 97: حضور ﷺ کے موئے مبارک کی تعظیم صحابہ کرام علیہم الرضوان کس طرح کرتے تھے۔کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی موئے رکھتے تھے؟

جواب: موئے مبارک اتنی برکت والی چیز ہے جسے خود حضور ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تقسیم کرنے کا حکم دیا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔(مسلم شریف، کتاب الحج، حدیث 3155)

حدیث شریف = حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر حضور ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے پوری کائنات سے

عزیز ومحبوب ہوتا۔ (بخاری شریف، کتاب الوضو، حدیث 170)

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا عقیدہ:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں حضور ﷺ کے موئے مبارک (بال مبارک) سلے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس ٹوپی کو پہن کر جنگ میں شریک ہوتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے موئے مبارک کی برکت سے فتح عطا فرماتا ہے۔

(فتوح الشام، جلد اول، ص 215)

بدشگونی کیا ہے؟

سوال 98: بدشگونی کیا ہے؟

جواب: بدشگونی کا معنی ہے ''بری خبر لینا''

بدشگونی سے حدیث شریف میں منع فرمایا گیا ہے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے بدشگونی (بری خبر) لی اور جس کے لئے بدشگونی لی گئی، وہ ہم میں سے نہیں (طبرانی معجم الکبیر، جلد 18، ص 162، حدیث نمبر 355)

☆ بدشگونی لینا کفار کا طریقہ ہے:

امام ابن حجر علیہ الرحمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں: دور جاہلیت میں لوگ پرندوں پر اعتماد کرتے تھے اور جب ان میں سے کوئی سفر پر جانے لگتا تو دیکھتا کہ پرندہ اس کی سیدھی جانب اڑا ہے تو اچھا شگون سمجھتے ہوئے سفر جاری رکھتے اور الٹی طرف اڑتا تو سفر موقوف کردیتے، یوں خود پرندے اڑا کر اپنی قسمت آزماتے۔

☆ ہمارے معاشرے میں بدشگونی کے رائج طریقے:

سیدھی آنکھ پھڑکے تو بدشگونی لیتے ہیں کہ اب جھگڑا ہوگا، کالی بلی یا کالا کتا آگے سے گزر جائے تو بدشگونی لیتے ہیں کہ یہ منحوس ہے۔ ماہ صفر کو منحوس سمجھتے ہیں۔ صبح صبح گاہک بغیر کچھ لئے واپس لوٹ جائے تو بدشگونی لیتے ہیں کہ اب پورا دن نحوست چھائی رہے گی۔ خالی قینچی یا چابی گھمانے سے بدشگونی لیتے ہیں، یہ سب کام شریعت میں منع ہیں۔

ہاں اچھا شگون ضرور لینا چاہیے مثلاً صبح صبح اگر کسی بزرگ سے ملاقات ہوگئی تو اچھا شگون لینا کہ اب پورا دن اچھا گزرے گا وغیرہ۔

منگنی کے بعد لڑکا لڑکی ملاقات کر سکتے ہیں؟

سوال 99: منگنی کے بعد لڑکا لڑکی آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ گھنٹوں موبائل پر بات چیت کرتے ہیں اور گھومتے پھرتے ہیں۔ کیا یہ جائز

ہے؟

جواب: منگنی، نکاح کے لئے بات پکی کرنے کو کہا جاتا ہے۔ منگنی سے پہلے صرف اتنی ملاقات جائز ہے کہ لڑکا، لڑکی والوں کے گھر جائے اور وہاں لڑکی مشروبات لے کر کے لڑکے کے سامنے آئے، لڑکا اس کو دیکھ لے۔ پھر اگر لڑکی پسند آجائے تو منگنی کر دی جائے۔

مگر منگنی کے بعد منگیتر کو بائیک پر گھمانے لے جانا، ملنا جلنا، بے تکلف ہونا، گھنٹوں ساتھ گزارنا اور گھنٹوں موبائل پر گفتگو کرنا یہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ یہ تمام معاملات نکاح کے بعد جائز ہیں۔

غائبانہ نماز جنازہ کی کیا حقیقت ہے؟

سوال 100: غائبانہ نماز جنازہ کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: نبی پاک ﷺ کے زمانے میں سینکڑوں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا انتقال ہوا، کسی صحیح صریح حدیث سے ثابت نہیں کہ آقا و مولا ﷺ نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہو۔ اگر غائبانہ نماز جنازہ جائز ہوتی تو حضور ﷺ ضرور پڑھتے۔

☆ نجاشی کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے میں حکمت:

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی غائبانہ نماز جنازہ جب حضور ﷺ نے

پڑھائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ نجاشی کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے رکھا ہوا تھا لہذا یہ بھی غائبانہ نہ ہوئی۔

حدیث شریف = امام ابن حبان علیہ الرحمہ صحیح ابن حبان میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا۔ اٹھو اس کی نماز پڑھو پھر حضور ﷺ کھڑے ہوئے، صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور ﷺ نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کرام نے دیکھا کہ نجاشی کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے تھا۔ (صحیح ابن حبان)

دانیال علیہ السلام کا جسمِ اطہر صحابہ کرام کو ملا تھا:

سوال 101: کیا حضرت دانیال علیہ السلام کا جسم اطہر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ملا، کیا اتنی صدیوں تک سلامت رہا؟

جواب: کنز العمال شریف کتاب الفضائل جلد 6 ص 217 پر روایت 35538 نقل ہے کہ جب تستر کے مقام پر مسلمان لشکر کو حضرت دانیال علیہ السلام کا جسد اطہر ملا، ان کے جسم کے ساتھ بہت سامال بھی رکھا ہوا تھا اور ساتھ ہی یہ لکھا ہوا تھا کہ جو بھی اپنی حاجات کے لئے مخصوص وقت تک کے لئے اسے لینا چاہے، لے لے مگر وقت پر واپس کر دے ورنہ اسے برص

کی بیماری لگ جائے گی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے معانقہ کیا اور جسد اطہر کو بوسہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے متعلق ایک مکتوب روانہ کیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کو غسل وکفن دے کر ان کی نماز جنازہ بھی ادا کرو اور انہیں ویسے دفناؤ جیسے انبیاء کرام علیہما السلام کو دفنایا جاتا ہے، ان کے قریب سے جو مال ملا ہے، اسے بیت المال میں جمع کرادو۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی کیا۔

☆ نتیجہ: معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہما السلام کو وصال کے بعد بھی ایسی عظمت دی ہے کہ صدیوں بعد بھی حضرت دانیال علیہ السلام کا جسم صحیح سلامت رہا ورنہ عام آدمی کو انتقال کے بعد دو یا تین دن تک نہ دفنایا جائے تو بدبو سے تعفن پھیلنا شروع ہو جاتا ہے اور جسم گل سڑ جاتا ہے۔ یہ فرق ہے عام آدمی اور اللہ تعالیٰ کے نبی میں۔

کیا متعہ کرنا کسی وقت میں جائز تھا؟

سوال 102: کیا متعہ کرنا کسی وقت میں جائز تھا پھر منع ہو گیا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اولاً اس کی اجازت دی لیکن پھر غزوۂ خیبر کے موقع پر اس سے منع فرما دیا۔ پھر فتح مکہ سے قبل چند دنوں کے لئے

اس کی اجازت دی اور فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے قیامت تک کے لئے اسے حرام فرما دیا۔

1......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے زمانے میں متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

(بخاری شریف، کتاب النکاح، حدیث نمبر 5115)

2......حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اوطاس کے سال تین دن نکاح متعہ کی رخصت عطا فرمائی اور پھر منع فرما دیا۔

(مسلم شریف، کتاب النکاح، حدیث نمبر 18)

3......حضرت ربیع بسرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی لیکن اب بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے حرام فرما دیا ہے۔ پس جس کے پاس کوئی عورت ہو، اسے چھوڑ دے اور اسے جو دے دیا ہے، واپس نہ لے۔ (مسلم شریف، کتاب النکاح، حدیث نمبر 21)

کیا حضور ﷺ پیدائشی نبی ہیں:

سوال 103: کیا حضور ﷺ پیدائشی نبی ہیں یا آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی؟

جواب: نبی پاک ﷺ پیدائشی نبی ہیں۔ چالیس سال کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا لہذا نبوت ملنے میں اور اعلان نبوت میں بہت فرق ہے۔ چنانچہ اب آپ کی خدمت میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرتا ہوں۔

☆ پہلی دلیل:

القرآن: وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا تو جو میں تم کو کتاب دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔

(سورۂ آل عمران آیت 81)

1......شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے نہ کہ فقط علم الٰہی میں۔

(مدارج النبوت، جلد 2، ص 33)

☆ دوسری دلیل:

القرآن: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا

ترجمہ: بچہ نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا (سورۂ مریم، آیت نمبر 30)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ہی نبوت عطا فرمادی تھی تو جانِ کائنات، نبیوں کے سردار، محبوب کبریا، منبع کمالات انبیاء ﷺ کو تو اس سے بڑھ کر منصب عطا کیا گیا یعنی مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدائشی نبی اور محبوب کبریا ﷺ ولادت سے قبل بھی نبی اور رسول تھے اس پر کئی احادیث موجود ہیں۔

☆ تیسری دلیل:

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (ترمذی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1543 (مترجم) جلد 2، ص 667، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ چوتھی دلیل:

سوق عکاظ میں ایک کاہن تھا، لوگ اپنے بچے دکھانے کے لئے اس کے پاس لے جاتے۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ پر نظر ڈالی یعنی آپ ﷺ کی مہر نبوت کو دیکھا اور آنکھوں میں تیرتے ہوئے سرخ ڈورے دیکھے تو چیخ اٹھا اور اس نے چلا کر کہا: اے اہل عرب! اس بچے کو قتل کردو ورنہ یہ تمہارے دین کے حامل افراد کو قتل کردے گا اور تمہارے خداؤں کو توڑ دے گا اور اس کا دین تم پر غالب آجائے گا۔ بے شک یہ آسمان سے امر (آنے) کا انتظار کرے گا۔ اور وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غضب کا اظہار کرنے لگا۔ اسی حالت میں اس کا ذہن ماؤف ہو گیا اور اس کی عقل جاتی رہی اور وہ مرگیا۔ (سیرت حلبیہ، جلد 1، ص 96)

☆ پانچویں دلیل:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک یہودی رہتا

تھا، جس شب سرکار ﷺ نے اس کائنات میں جلوہ گری فرمائی تو اس یہودی نے پوچھا۔ اے قبائل قریش! کیا تمہارے ہاں کوئی بچہ آج کی رات پیدا ہوا ہے؟ تو انہوں نے کہا: معلوم نہیں تو وہ جواب سن کر کہنے لگا۔ اپنے گھروں میں جاؤ اور تلاش کرو کیونکہ آج کی شب اس اُمّت کے نبی آخر الزماں جلوہ گری فرما چکے ہیں جن کے دونوں کندھوں کے مابین ایک نشانی یعنی مہر نبوت ہے، چنانچہ اس گفتگو کو سن کر وہ اپنے گھر کو لوٹے اور دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا تھا۔ یہ سن کر وہ یہودی بقیہ لوگوں کے ساتھ حضرت آمنہ کے پاس آیا تو سیدہ آمنہ نے سرکار ﷺ کی زیارت کرائی۔ جب یہودی نے مہر نبوت دیکھی تو غش کھا کر گر گیا۔ جب ہوش آیا تو کہنے لگا: اے قبائل قریش! سن لو! اللہ کی قسم! یہ ہستی تم پر غالب ہو جائے گی اور اس کا شہرہ مشرق و مغرب میں ہوگا۔ (نعمت کبریٰ، ص 87)

☆ معلوم ہوا کہ پیدائشی مہر نبوت کا موجود ہونا بھی دلالت کرتا ہے کہ حضور ﷺ پیدائشی نبی ہیں۔

☆ چھٹی دلیل:
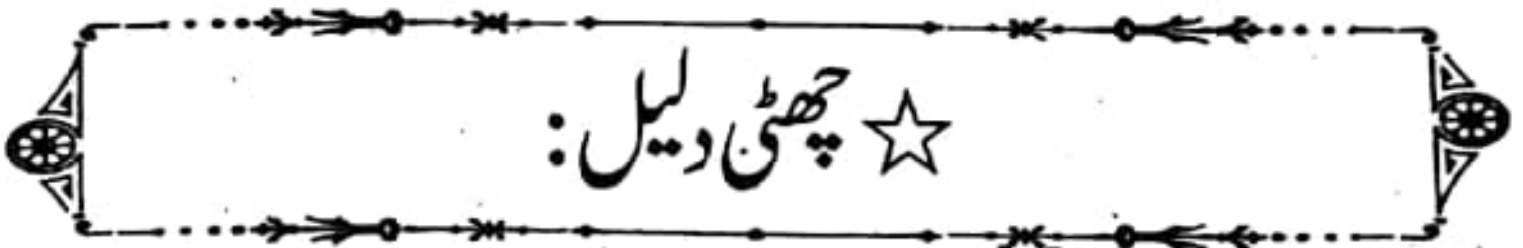
بچپن میں حضور ﷺ اپنے چچا ابو طالب کی معیت میں شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں راہبوں کی خانقاہ کے پاس سے گزر ہوا، وہاں ایک

بڑا راہب رہتا تھا۔ اس کا نام بحیرہ تھا۔ وہ کسی کی ملاقات کے لئے اپنی خانقاہ سے باہر نہ نکلتا تھا لیکن جب اہل مکہ کا یہ قافلہ جس میں حضور ﷺ بھی تھے، اس نے اس خانقاہ کے پڑوس میں قیام کیا تو وہ خود ہی باہر آیا۔ قافلے والوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور سب کو کہا "یہ سارے جہانوں کے سردار ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

کسی نے راہب سے پوچھا اور بھی بہت سے خاندان قریش کے نوجوان موجود ہیں، تم نے انہیں کیسے پہچانا؟

اس نے جواب دیا: جب بھی آپ ﷺ کا گزر درخت یا پتھر کے پاس سے ہوتا، وہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے۔ نبی کے بغیر شجر و حجر کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ (سیرۃ نبویہ، جلد 3، ص 127، دلائل النبوت)

راہب کا یہ کہنا کہ شجر و حجر سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور شجر و حجر صرف حضور ﷺ کو بچپن میں سجدہ کرتے تھے لہذا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پیدائشی نبی ہیں۔

☆ ساتویں دلیل:

امام حاکم علیہ الرحمہ نے مستدرک میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول سرزد ہوگئی تو انہوں نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کی:

"اے میرے رب میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں، میری بھول کو معاف فرما"

اس پر رب تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا: اے آدم، تجھے محمد ﷺ کے بارے میں کیسے معلوم ہوگیا حالانکہ میں نے تو انہیں پیدا نہیں فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے رب کریم، جب تو نے مجھے پیدا فرما کر میرے اندر اپنی روح پھونکی، میں نے سر اٹھایا تو میں نے عرش کے چاروں اطراف یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس اتصال سے میں نے محسوس کیا کہ یہ نام تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پسند ہے۔ (مستدرک، جلد 2، ص 615)

معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکے جانے سے قبل بھی حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔

☆ آٹھویں دلیل:
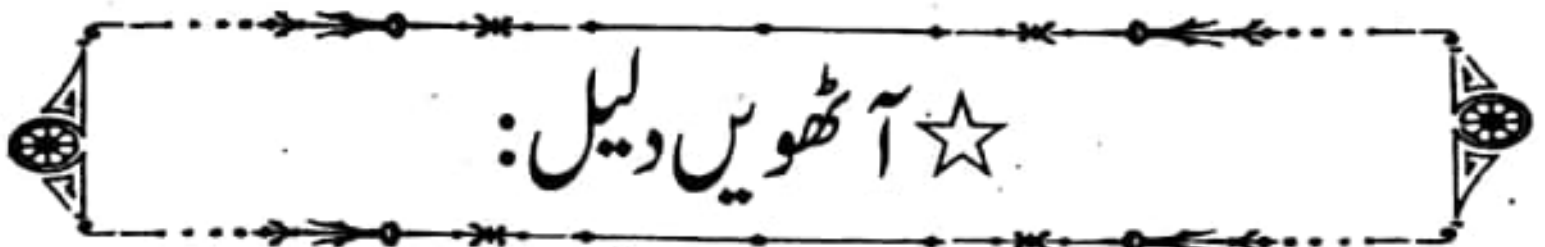
حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت قریب آیا تو سرکار ﷺ ان کے سرہانے بیٹھے ہوئے

تھے۔اس وقت آپ کی عمر پانچ برس تھی۔ والدہ نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو دیکھا تو یہ اشعار پڑھے اور الوداع فرمایا۔

اے یتیم بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو تمام مخلوق کی طرف نبی ہے تو تمام روئے کائنات کے لئے اسلام جیسے دین کا اعلان کرنے والا ہے۔(مواہب الدنیہ، جلد 1، ص169)

سیدہ ساجدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا اپنے لخت جگر حضور پُرنور ﷺ کو پانچ سال کی عمر میں یہ کہنا کہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مخلوق کی طرف نبی ہے، یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور ﷺ پیدائشی نبی ہیں۔

حضرت لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کون تھے؟

سوال 104: حضرت لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ لقمان رضی اللہ عنہ نبی نہیں تھے بلکہ وہ غور وفکر کے خوگر اور دولت یقین سے مالا مال تھے۔انہیں اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت تھی اور رب تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتا تھا۔

(مسند دیلمی، حدیث 5384)

تاریخ دمشق میں ہے کہ حضرت لقمان حکیم رضی اللہ عنہ، حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے علم وحکمت سے مشورے دیا کرتے تھے۔حضرت لقمان

حکیم رضی اللہ عنہ ایک ہزار سال زندہ رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور حضرت یونس علیہ السلام کے عہد نبوت تک آپ نے اپنا فیض حکمت جاری رکھا۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ایک مکمل سورت ''سورۂ لقمان'' کے نام سے موجود ہے۔ اس مبارک سورت میں آپ کا ذکر پاک فرمایا گیا اور آپ کی نصیحتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

غزوۂ ہند کیا ہے؟

سوال 105: غزوۂ کیا ہے؟ کیا حضور ﷺ نے اس غزوہ کی بشارت بھی عطا فرمائی ہے؟

جواب: مشہور ہے کہ غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہو مگر اس جنگ کو غزوہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مبارک غزوہ کی بشارت حضور ﷺ نے اپنی زبان مقدس سے عطا فرمائی ہے۔

☆ غزوۂ ہند میں شرکت کرنے والے جہنم سے بری:

حدیث شریف = حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمّت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ

نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ ہے جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔ (سنن نسائی، باب غزوۃ الہند حدیث 3179) (مسند امام احمد ابن حنبل، حدیث 21362، طبرانی معجم الاوسط حدیث 6930)

کیا پاک فوج ہندوستان پر حملہ کریگی

سوال 106: کیا پاک فوج ہندوستان پر حملہ کرے گی، اس کو غزوۂ ہند کہا جائے گا؟

جواب: جی نہیں! غزوۂ ہند کی تکمیل حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کے ذریعہ ہوگی جس میں ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر ان کے سامنے پیش کیا جائے گا اور ہندوستان مکمل طور پر ہمیشہ کے لئے اہل اسلام کے تحت آ جائے گا چنانچہ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ہند کا ذکر کیا۔ فرمایا: تمہارے لئے ایک لشکر ضرور ہند پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ وہ ان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا پھر وہ لوٹیں گے جب ان کا لوٹنا ہوگا تو وہ ابن

مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔ (الفتن، امام حماد بن نعیم علیہ الرحمہ)

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ایک قوم میری اُمّت میں سے ہند پر حملہ کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو فتح عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ وہ ہند کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے پس اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا پھر وہ لوٹیں گے شام کی طرف تو وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔ (الفتن، حدیث نمبر 1153)

امام حسین رضی اللہ عنہ کی تلوار پر کیا کندہ تھا؟

سوال نمبر 107: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تلوار پر کیا الفاظ کندہ تھے؟

جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چار کلمات کندہ تھے۔

اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ (رزق بانٹ دیا گیا)

وَالْحَرِیْصُ مَحْرُوْمٌ (لالچی ہمیشہ محروم ہے)

وَالْبَخِیْلُ مَذْمُوْمٌ (کنجوس ذلیل رہتا ہے)

وَالْحَاسِدُ مَغْمُوْمٌ (حاسد ہمیشہ جلتا بھنتا ہے)

(بحوالہ: تفسیر نعیمی)

حضرت سکندر ذوالقرنین رضی اللہ عنہ کون تھے؟

سوال 108: حضرت سکندر ذوالقرنین کون تھے، کیا وہ نبی تھے؟

جواب: آپ کا نام حضرت ذوالقرنین رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ نبی نہیں تھے لیکن قرآن مجید میں آپ کا ذکر موجود ہے۔ سورۂ کہف کی آیت نمبر 94 میں حضرت ذوالقرنین رضی اللہ عنہ کا ذکر یوں بیان فرمایا گیا۔

القرآن: قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا

ترجمہ: انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج وماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کے آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنادیں۔

مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں سورۂ کہف کی آیت نمبر 83 کے تحت فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے۔ یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ انہوں نے اسکندریہ

بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا۔ حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب لواء تھے۔ دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو پوری دنیا پر حکمران تھے دو مومن حضرت سلیمان اور حضرت ذوالقرنین علیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس اُمت سے ہونے والے ہیں جن کا نام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہے، ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت تفسیر نعیمی جلد 16 کے صفحہ نمبر 61 فرماتے ہیں کہ حضرت سکندر ذوالقرنین اپنی فتوحات کے سلسلے میں کئی ممالک پہنچے یہاں تک کہ اپنے دارالخلافہ علاقہ ایران کے شہر ہمدان سے جانب شمال دو ایسے پہاڑی سلسلے کے پاس راستے کا تمام علاقہ فتح کرنے پہنچے یہاں ایک طرف آرمینیا کا پہاڑ ہے، دوسری جانب آذربائیجان، ان کے درمیان بہت دراز کھلا راستہ ہے جس کے پار جنگلات اور بے آباد گنجان علاقہ ہے۔ اس راستے کو دونوں پہاڑوں میں تقسیم کیا تو سدین کہا گیا۔ ان دونوں پہاڑوں کے پاس ایک بڑی قوم کو آباد پایا۔

وہ قوم حضرت سکندر ذوالقرنین اور ان کے لشکر کی زبان نہ جانتی تھی لیکن حضرت سکندر ذوالقرنین ان کی زبان جانتے تھے۔ اس قوم نے حضرت

سکندر ذوالقرنین سے عرض کی کہ اے ذوالقرنین! بے شک پہاڑوں کے اس پار سے ایک زبردست قد آور وحشی قوم یاجوج ماجوج اپنے بڑے گروہ اور افراد کے ساتھ ہماری اس سرزمین میں آ کر لوٹ مار، قتل و غارت کا بازار گرم کرتے ہیں تو کیا آپ ہم پر یہ مہربانی کر سکتے ہیں کہ اس پہاڑی درے کو جوان کے اور ہمارے درمیان ہے، ایک مکمل اور مضبوط سد یعنی رکاوٹ والی دیوار بنائیں تاکہ کبھی بھی ان لوگوں کو اس طرف آنے کا قطعاً کوئی راستہ نہ ملے اور اس کے لئے جو کچھ ساز و سامان اینٹ، پتھر اور ہمارا ذاتی سامان مال و دولت جو بھی جس شکل میں ہے، وہ ہم سب کچھ آپ کو دے دیں گے، چنانچہ حضرت سکندر ذوالقرنین نے 290 فٹ بلند، 50 گز موٹی اور تین میل لمبی دیوار بنادی۔ یہ دیوار بحر اسود کے قریب قفقاز میں ہے۔ اس کا نام سد سکندری ہے۔

دیوار بنانے کے بعد حضرت سکندر ذوالقرنین نے فرمایا: اے لوگو! یہ سب کچھ میرے رب کی رحمت و کرم ہے کہ اتنی شان دار حفاظت کرنے والی دیوار بن گئی اور یہ تا قیامت رہے گی پھر ایک وقت آئے گا جب میرے رب کا وعدہ آخرت ہوگا تو اس دیوار کی کوئی حیثیت نہ ہوگی اور توڑ پھوڑ کر رکھ دی جائے گی اور ازل سے ابد تک میرے رب کا ہر وعدہ سچا ہے، پورا ہو کر

رہے گا۔

کیا عورتیں حیض روکنے والی گولیاں کھا سکتی ہیں؟

سوال 109: کیا عورتیں حج وعمرہ کے لئے حیض روکنے والی گولیاں کھا سکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! استعمال کر سکتی ہیں، بشرطیکہ جسمانی طور پر بڑے اور فوری نقصان کا سبب نہ بنیں اور اگر جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری نقصان کا سبب بنیں تو اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ

ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو (سورۂ بقرہ آیت 195)

عورتوں کا بازو، ہاتھ، پاؤں کے بال منڈوانا:

سوال 110: کیا عورتیں بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال منڈوایا ترشوا سکتی ہیں؟

جواب: عورتیں بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال اتار سکتی ہے۔ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا

کتروانا اچھا نہیں۔ ہاتھ، پاؤں اور پیٹ پر سے بال دور کر سکتے ہیں۔

(بہار شریعت، جلد 3، ص 585)

نیز یہ بات علماء کے بیان کردہ اس مسئلے سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ کلائیوں وغیرہ پر بال ہوں تو ترشوا دیں تاکہ وضو میں کم پانی استعمال ہو۔

مزار پر چادر چڑھانے کی منت:

سوال 111: اگر کسی نے ولی اللہ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منت مانی ہو تو کیا اسے پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: کسی بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منت کوئی شرعی منت نہیں کہ اس کی جنس سے کوئی واجب شرعی نہیں لہذا اس کا پورا کرنا واجب نہیں، البتہ بزرگان دین کے مزارات پر چادر چڑھانا بقصد تبرک مستحسن و بہتر ہے۔

نبی یا نبیہ نام رکھنا کیسا؟

سوال 112: نبی یا نبیہ نام رکھنا اور اس نام سے پکارنا کیسا ہے؟

جواب: نبی نام رکھنا اور اس نام سے پکارنا شرعاً حرام ہے اور یہی حکم نبیہ نام رکھنے کا ہے۔ اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ کسی غیر نبی کو نبی ماننا اگرچہ کفر ہے، مگر یہاں حکم کفر تو اس وجہ سے نہیں کیونکہ نادان مسلمان اس بچے کو ہرگز

نبی یا نبیہ نہیں مانتے بلکہ محض اپنی جہالت وحماقت سے یہ نام رکھ لیتے ہیں، البتہ چونکہ یہ لفظ ظاہری طور پر اس کے نبی ہونے کا گویا دعویٰ کرنا ہے۔اس لئے یہ نام رکھنا ناجائز وحرام ضرور ہے۔

بچوں کی عیدی والدین استعمال میں لا سکتے ہیں؟

سوال 113: نابالغ بچوں کو والدین اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے جو عیدی ملتی ہے یا سالگرہ یا عقیقہ پر بچوں کو جو لفافے اور تحائف ملتے ہیں، کیا یہ پیسے والدین اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں یا ان پیسوں میں سے والدین رشتے داروں کے بچوں کو عیدی دے سکتے ہیں؟

جواب: نابالغ بچوں کو جو عیدی ملتی ہے، وہ بچوں کی ملک ہوتی ہے، والدین اسے رشتے داروں کے بچوں کو عیدی میں نہیں دے سکتے اور والدین خود بھی ان پیسوں کو اپنے لئے استعمال نہیں کر سکتے ہاں! اگر والدین فقیر ہوں اور انہیں پیسوں کی حاجت ہو تو بقدر ضرورت اس میں سے استعمال کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ انہیں بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

نیز عیدی، سالگرہ پر تحائف، عقیقہ پر لفافے بچوں کو ملتے ہیں۔اس کے متعلق اگر دینے والا یہ کہہ دے کہ یہ فلاں کے لئے ہیں تو جس کے لئے کہا گیا وہی مالک ہوگا۔ یہاں ایک بات واضح کر دوں کہ جو پیسے نابالغ بچوں کو

ہی دیئے جاتے ہیں۔ والدین ان پیسوں کو بچوں پر خرچ کر سکتے ہیں مثلا بچوں کے کپڑے، پیمپر، کھلونے وغیرہ انہی کے پیسوں میں سے دلا دیں، یوں آپ کا بھی بوجھ ہلکا ہو جائے گا اور یہ رقم بچوں پر خرچ بھی ہو جائے گی۔

رشوت کے تحفے کا حکم:

سوال 114: رشوت کے طور پر کسی کو تحفہ دیا گیا، اب توبہ کر لی تو کیا وہ تحفہ واپس لینا ضروری ہے یا معاف کر سکتا ہے اور اگر گفٹ موجود نہ ہو تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: رشوت کے طور پر جو چیز دی جائے، شرعی طور پر لینے والا اس کا مالک نہیں بنتا بلکہ اصل مالک ہی اس کا مالک رہتا ہے جس کی وہ چیز تھی۔ اب دینے والے نے بھی جب توبہ کر لی تو وہ اپنی چیز کا تقاضا کرے اور سامنے والے کو بھی چاہئے کہ وہ واپس لوٹا دے۔ اگر لینے والے کو وہ چیز معاف کرنا چاہتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

1...... اگر لینے والا وہ چیز خرچ کر چکا تو اب دینے والا معاف کر سکتا ہے اور معاف کرنے کا مطلب یہ بنے گا کہ خرچ کرنے کی وجہ سے لینے والے کے ذمہ ہر چیز کا جو تاوان لازم آیا تھا، اس کا مطالبہ ساقط و معاف ہو گیا۔

2...... اگر وہ چیز لینے والے کے پاس باقی ہے، تو اب معاف نہیں کرسکتا بلکہ وہ چیز کا مالک دینے والا ہی رہے گا کیونکہ عین چیز کو معاف نہیں کیا جاتا بلکہ معاف تو اس کو کیا جاتا ہے جو کسی کے ذمہ پر لازم ہو۔

اٹیچ باتھ میں وضو کی دعا، وغیرہ پڑھنا کیسا؟

سوال 115: آج کل گھروں میں اٹیچ باتھ ہوتے ہیں اور اسی میں لوگ وضو بھی کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ وضو سے پہلے ایسے اٹیچ باتھ میں بسم اللہ شریف نیز دوران وضو کی دعائیں ووظائف پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟

جواب: عمومی طور پر ایسے باتھ روم اور ٹوائلٹ کے درمیان کوئی دیوار، یا بڑا دروازہ وغیرہ اس انداز میں نہیں لگا ہوتا کہ جس کے سبب دونوں مقام الگ الگ شمار ہوں لہذا ایسے اٹیچ باتھ میں وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف یا دوران وضو پڑھی جانے والی دعائیں، وظائف نہیں پڑھ سکتے اور اگر اٹیچ باتھ اس انداز سے بنا ہوا ہو کہ ٹوائلٹ اور باتھ روم کے درمیان کوئی دیوار، دروازہ، یا پھر لوہے یا لکڑی کی چادر، شیٹ لگادی جائے کہ ٹوائلٹ اور باتھ روم جدا جدا حیثیت اختیار کرجائیں تو اب باتھ روم میں وضو کرتے ہوئے ذکر ووظائف اور دعائیں پڑھ سکتے ہیں کہ اب یہ موضع نجاست نہیں۔

ہر کام اللہ کی مرضی سے نہیں ہوتا، کہنا کیسا؟

سوال 116: زید نے اپنے دوست بکر سے کہا، یہ چیز تمہیں نہیں مل سکتی، بکر نے جواب دیا: ''اللہ تعالیٰ چاہے گا تو مل جائے گی'' زید نے کہا ''ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے نہیں ہوتا، کچھ کاموں میں بندوں کا بھی اختیار ہوتا ہے۔'' اس صورت میں زید پر کیا حکم لگے گا؟

جواب: اس صورت میں زید پر کفر کا حکم بالکل واضح ہے۔ اب زید پر فرض ہے کہ وہ توبہ بھی کرے اور تجدید ایمان بھی کرے اور اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرے کیونکہ بکر کا قول یعنی ''اللہ تعالیٰ چاہے گا تو مل جائے گی'' کے جواب میں جو اس نے جملہ بولا کہ ''ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے نہیں ہوتا۔ الخ'' اس کا واضح طور پر صاف مطلب یہی بنتا ہے کہ کچھ کام اللہ تعالیٰ کے چاہنے کے بغیر بھی ہو جاتے ہیں حالانکہ ایسا عقیدہ رکھنا صریح کفر اور اسلامی عقیدہ کا انکار ہے۔ بندے کی چاہت وارادے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ چھوٹا بڑا ہر کام اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہی ہوتا ہے چنانچہ سورۂ تکویر کی آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اور اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہاں کا رب

مسلمان عورت کا غیر مسلم عورت سے چیک اپ کروانا:

سوال 117: یوکے (U.K) میں خاتون جب چائلڈ لیبر میں ہوتی ہے تو عمومی طور پر ڈلیوری کے لئے خاتون ڈاکٹر غیر مسلم ہوتی ہے تو کیا ان حالات میں ایک مسلمان عورت غیر مسلم خاتون ڈاکٹر کے سامنے اپنا جسم ظاہر کر سکتی ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں کسی مسلمان خاتون کا غیر مسلم خاتون سے ڈلیوری کروانا یا اس کے سامنے اپنے اعضاء ستر کھولنا جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان خاتون کا کافرہ عورت سے بھی اسی طرح کا پردہ ہے جس طرح غیر مرد سے۔ یعنی جن اعضاء کو اجنبی مرد کے سامنے کھولنا جائز نہیں، وہ اعضاء غیر مسلم خاتون کے سامنے کھولنا بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر واقعتاً ایمرجنسی ہو جائے اور مسلمان دائی کی فراہمی ممکن نہ ہو تو سخت مجبوری کی حالت میں کافرہ سے یہ خدمت لی جا سکتی ہے۔

جو مسلمان ایسے ممالک میں رہتے ہیں ان کو پہلے سے ایسے اسپتال ذہن میں رکھنے چاہئیں جہاں مسلمان لیڈی ڈاکٹرز، نرسیں اور دائیاں دستیاب ہو جاتی ہوں تا کہ بوقت ضرورت فوری طور پر اس اسپتال میں جایا

جائے اور کسی غیر مسلم کے سامنے اعضاء عورت ظاہر کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

داڑھی منڈے اور مٹھی سے کم داڑھی والے امام کا حکم:

سوال 118: جو شخص داڑھی مونڈے یا ایک مٹھی سے کم کرے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: پوری ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈوانا ایک مٹھی سے کم کروانا دونوں حرام و گناہ ہیں اور ایسا کرنے والا فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا یا اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی یعنی پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لی ہو تو اس کا اعادہ واجب ہے۔ غنیۃ میں ہے اگر کسی فاسق کو مقدم کیا تو وہ گناہ گار ہوں گے۔ اس بناء پر کہ فاسق کو مقدم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی ص 513)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: داڑھی منڈوانا اور کتروا کر حد شرع سے کم کرانا دونوں حرام و فسق ہیں اور اس کا فسق بالاعلان ہونا ظاہر کہ ایسوں کے منہ پر جلی قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے اور فاسق معلن کی امامت ممنوع و گناہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 505)

حضرت امام مہدی رضی اللہ کس کی اولاد میں سے ہونگے؟

سوال 119: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہیں اور کیوں آئیں گے؟

جواب: مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں چار ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جو پوری دنیا پر حکمران تھے۔ دو مومن حضرت سلیمان اور حضرت ذوالقرنین علیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس اُمّت سے ہونے والے ہیں جن کا نام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہے۔ ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔

☆ امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہوں گے؟

حدیث شریف = حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر 5285)

امام مہدی رضی اللہ عنہ سے لوگ حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان

بیعت کریں گے۔ آپ کی مدت خلافت سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی، وہ زمین میں بھی مہدی ہوں گے اور آسمان میں بھی مہدی ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ کی پہچان کیا ہوگی؟

سوال نمبر 120: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہچان کیسے ہوگی اور آپ کہاں نازل ہوں گے اور کیا آپ کا انتقال بھی ہوگا؟

جواب: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرے اور ان کے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ نازل ہوں گے۔ جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا، ان کا قد و قامت درمیانہ اور رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے میں ہوں گے۔ سر کے بال اگرچہ بھیگے نہ ہوں، تب بھی (چمک اور صفائی کی وجہ سے) ایسے ہوں کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اسلام کی خاطر کفار سے قتال کریں گے۔ پس صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ لینا بند کردیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ختم کردے گا اور (انہی کے ہاتھوں) مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(ابوداؤد، کتاب الملاحم، حدیث 4326)

☆ کہاں نازل ہوں گے؟

تاریخ ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق کی جلد اول کے صفحہ نمبر 229 پر نقل ہے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازہ پر سفید پل کے پاس اس طرح نازل ہوں گے کہ ان کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ ان کے جسم پر دو ملائم کپڑے ہوں گے، جن میں سے ایک کو تہہ بند بنا کر باندھا ہوا ہوگا۔ دوسرا چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا۔ جب سر جھکائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی (کی طرح پانی کے قطرے) ٹپکیں گے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین:

حدیث شریف = حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تورات میں محمد (ﷺ) کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور (یہ کہ) عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس دفن کئے جائیں گے۔

(ترمذی، کتاب المناقب، حدیث 3617)

دجال کون ہے اور اس کی کیا نشانیاں ہیں؟

سوال 121: دجال کون ہے، اس کی کیا نشانیاں ہیں۔ کیا وہ انسان ہے؟

جواب: دجال ایک انسان ہے۔ دنیا میں کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں ہوا اور وہ قرب قیامت میں نمودار ہوگا۔ اس کے ثبوت میں کچھ احادیث پیش کرتا ہوں۔

حدیث شریف = صحیح مسلم کتاب الفتن میں حدیث نمبر 2937 نقل ہے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ ایک نوجوان مرد ہوگا۔ اسکے بال چھوٹے اور گنگھر یالے ہونگے اور وہ ایک آنکھ سے نابینا (کانا) ہوگا۔

حدیث شریف = ابن ماجہ، کتاب الفتن میں حدیث نمبر 4077 نقل ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (دجال) کی پیشانی پر لفظ ''کافر'' لکھا ہوگا اور ہر ایمان والا، چاہے پڑھا لکھا ہوگا یا ان پڑھ، وہ اس لفظ کو پڑھ سکے گا۔

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ دجال ایک نوجوان مرد ہوگا۔ اس کے بال چھوٹے اور گنگھر یالے ہوں گے۔ وہ ایک آنکھ سے اندھا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا ہوگا۔

دجال کے ساتھ کون ہوگا' اسے کون قتل کریگا؟

سوال 122: دجال کے ساتھ کون ہوگا، اس کی طاقت کتنی ہوگی اور کون اس کو کہاں پر قتل کرے گا؟

جواب: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہان کے یہودی ہوں گے جو ایرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔

(مسلم، حدیث 2944)

☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: (دجال اتنی تیزی سے زمین پر چلے گا) جس طرح ہوا بادلوں کو اڑا لے جاتی ہے۔ (مسلم، حدیث 2939)

☆ چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا پوری دنیا کا گشت کرے گا۔

(مسلم حدیث 2942)

☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: (مسلمان دجال سے بچنے کے لئے) شام کے "جبل دخان" کی طرف بھاگ جائیں گے اور دجال وہاں آ کر ان کا محاصرہ کر لے گا۔ یہ محاصرہ بہت سخت ہوگا اور ان کو سخت مشقت میں ڈال دے گا پھر فجر کے وقت عیسٰی ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔

(مسند احمد، مسند جابر حدیث 14954)

☆ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو جب معلوم ہوگا تو آپ دجال کو قتل کرنے

آگے بڑھیں گے اور زور سے سانس لیں گے، دجال، آپ کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، وہ بھاگے گا، آپ علیہ السلام تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ پر نیزہ ماریں گے۔اس سے وہ جہنم واصل ہوگا۔(ابن ماجہ)

منکرین ختم نبوت کا پہلا فتنہ:

سوال 123: منکرین ختم نبوت کا پہلا فتنہ کب اور کہاں سے شروع ہوا؟

جواب: اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ منکرین ختم نبوت کا پہلا فتنہ یمن میں زمانۂ رسالت میں شروع ہوا۔یمن کے ایک شخص جس کا نام اسود عنسی تھا، اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ یہ جادوگر تھا۔جادو کی وجہ سے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔

(تاریخ طبریٰ جلد 2، حصہ اول، ص233)

☆ الخصائص الکبریٰ جلد 2 کے ص نمبر 186 پر نقل ہے کہ اسود عنسی نے حضرت زؤیب بن کلیب رضی اللہ عنہ کو آگ میں ڈالا، مگر وہ محفوظ رہے۔فتنۂ اسود عنسی کی مدت تین یا چار ماہ رہی۔

☆ اسود عنسی کو صحابی رسول حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے واصل

جہنم کیا۔ نبی پاک ﷺ کو جب اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی کو ہلاک کر دیا اور تمہارے بھائی سچے مسلمان فیروز دیلمی نے اسے قتل کیا ہے۔ فیروز کامیاب و کامران ہو گیا۔

(تاریخ طبری، جلد 2، ص 50)

یہ مت دیکھو کون کہہ رہا ہے، یہ دیکھو کیا کہہ رہا ہے؟

سوال 124: آج کل ہمارے مسلمان بھائی اور خصوصاً نوجوان یہ کہتے پھرتے ہیں کہ "یہ مت دیکھو کون کہہ رہا ہے، یہ دیکھو کہ کیا کہہ رہا ہے" یہ جملہ کہہ کر ہر بدعقیدہ کا بیان سنتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: یہ جملہ کہنے والوں کی بڑی تعداد گمراہی میں مبتلا ہو چکی ہے اور مزید ہو رہی ہے۔ صاف ظاہر ہے اچھے برتن سے اچھی چیز نکلے گی۔ اسی طرح جن کے دلوں میں بدعقیدگی اور گمراہیت رچی بسی ہو گی، ان کی زبان سے بھی گمراہ کرنے والی باتیں ہی نکلیں گی۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ وہ منافقت کا لبادہ اوڑھ کر شہد دکھا کر زہر کھلا دیں۔ ہر مسلمان خوش عقیدہ کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ صرف اور صرف علماء حق علماء اہلسنت ہی کے بیانات سنیں اور دیکھیں۔ ہم اور آپ تو بہت کم علم ہیں۔ ہمارے اکابرین بھی بدعقیدہ لوگوں کی گفتگو سننے سے بچتے تھے چنانچہ اس ضمن میں علماء کے

واقعات نقل کرتا ہوں۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خاص شاگرد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو راستہ میں ایک بد مذہب ملا۔ کہا: کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں نہیں سننا چاہتا۔ اس نے عرض کی: ایک کلمہ۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا: آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی: اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: یہ ان میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

☆ حضرت امام ابن سیرین علیہ الرحمہ جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، ان کے پاس دو بدعقیدہ آئے۔ عرض کی: کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں؟ فرمایا: میں نہیں سننا چاہتا۔

عرض کی: کچھ احادیث رسول سنائیں؟ آپ نے فرمایا: میں نہیں سننا چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں چلا جاتا ہوں۔ یہ سن کر وہ خائب وخاسر ہو کر وہاں سے چلے گئے۔

لوگوں نے عرض کی: اے امام! آپ کو کیا حرج تھا؟ اگر وہ کچھ آیتیں اور حدیثیں سناتے؟ آپ نے فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو

میں ہلاک ہو جاؤں۔

اے میرے مسلمانو! جب علم کے پہاڑ کا یہ عالم ہے کہ وہ بدعقیدہ کی بات نہیں سنتے تو پھر ہمیں کتنا بچنا چاہئے۔

حضرت جابر کو حضور ﷺ نے کیا بشارت دی تھی:

سوال 125: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بڑی طویل عمر عطا کی گئی، کیا ان کو نبی پاک ﷺ نے اپنے بیٹے سے ملنے کی بشارت دی تھی؟

جواب: جی ہاں! حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو نبی پاک ﷺ نے طویل عمر اور اپنے شہزادے سے ملنے کی بشارت عطا فرمائی تھی۔

☆ شواہد النبوت میں ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: والسلام علٰی رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پھر حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دربار رسالت میں میرا ذکر کس طرح ہوا تھا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن میں دربار رسالت میں حاضر تھا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! شاید تو حسین رضی اللہ عنہ کے اس بیٹے سے ملاقات کرنے کے لئے زندہ رہے جس کا نام محمد (باقر) ہے۔ اللہ

تعالیٰ میرے اس بیٹے (باقر) کو انوار علم و حکمت سے نوازے گا۔ جب تم ان سے ملو تو میرا سلام کہنا (اس ملاقات کے چند دن بعد حضرت جابر انتقال کر گئے)

سبحان اللہ! نگاہ مصطفی ﷺ کی شان دیکھئے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی قسمت کو بھی دیکھ لیا اور اپنے بیٹے سے ان کی ملاقات کو بھی دیکھ لیا۔

نت نئی بیماریاں ظاہر ہونے کا کیا سبب ہے:

سوال 126: ہمارے معاشرے میں روز بروز نت نئی بیماریاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ ایسی بیماریاں جن کا سو سال پہلے نام بھی نہ سنا تھا۔ مثلاً ایڈز، گردن توڑ بخار، ڈینگی، تھیلیسیمیا، مختلف اعضاء کا خطرناک کینسر وغیرہ جو کہ جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ ایسی بیماریاں کیوں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: نبی پاک ﷺ کے ارشادات میں ہمیں کئی بیماریوں کے ظاہر ہونے کی وجوہات ملتی ہیں اور اس پر احادیث بھی کافی تعداد میں موجود ہیں مگر میں صرف ایک حدیث پاک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حدیث شریف = جب کسی قوم میں اعلانیہ فحاشی عام ہو جائے گی تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں ظاہر ہو جائیں گی جو ان سے پہلوں میں کبھی

ظاہر نہ ہوئی تھیں۔(ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث نمبر 4019)

اے میرے بھائیو! کیا ہمارے معاشرے میں فحاشی دن بدن نہیں

بڑھ رہی؟ عورتوں کا لباس آپ کے سامنے ہے۔ پہننا نہ پہننا برابر ہے۔

نوجوانوں کا لباس آپ کی سامنے ہے۔شرم گاہ کس طرح ظاہر ہورہی ہوتی

ہے، سب کے سامنے ہے۔خدارا! توبہ کریں اور حیادار بنیں۔

کیا منگل خون کا دن ہے؟

سوال 127: کیا منگل خون کا دن ہے۔اس دن ایسا کیا ہوا؟

جواب: جی ہاں! منگل کا دن خون کا دن ہے اور یہ بات احادیث سے

ثابت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حدیث شریف = حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی پاک ﷺ سے منگل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

منگل خون کا دن ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول

اللہ ﷺ! یہ کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ منگل کے دن

حضرت حوا کو خون حیض جاری ہوا اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے

قابیل نے اپنے بھائی حضرت ہابیل رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔

(جامع صغیر، جلد 2، ص 549)

شرح جامع صغیر فیض القدیر جلد اول کے صفحہ نمبر 47 پر نقل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منگل کے دن بیماریوں کو پیدا فرمایا اور منگل کے دن ابلیس زمین پر اتارا گیا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے جہنم پیدا کی اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بنی آدم پر مسلط کیا اور منگل کے دن قابیل نے حضرت ہابیل رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور اسی دن حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام نے وفات پائی اور اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام مرض میں مبتلا ہوئے۔

☆ منگل کے دن سات قتل ہوئے:

حضرت جرجیس، حضرت یحییٰ، حضرت ذکریا علیہما السلام، فرعون کے جادوگر (جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے)، حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ہابیل رضی اللہ عنہ اور بنی اسرائیل کی گائے۔

حضرت جرجیس علیہ السلام کون تھے؟

سوال 128: حضرت جرجیس علیہ السلام کون تھے۔ کیا انہیں بھی منگل کے دن شہید کیا گیا؟

جواب: ایک بت پرست بادشاہ جس کا نام دردیانہ تھا۔ اس کے زمانہ میں حضرت جرجیس علیہ السلام گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بادشاہ کی ہدایت کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام نے بادشاہ کو بہت

سمجھایا کہ بتوں کی عبادت چھوڑ دے مگر وہ نہ مانا۔ آخرکار بادشاہ نے حضرت جرجیس علیہ السلام کو قتل کرنے کا حکم دے دیا اور کہا کہ سرسوں اور سرکہ کھولا جائے۔ پھر اس کو جرجیس علیہ السلام کے بدن پر انڈیل دیا جائے اور لوہے کی قینچیوں سے ان کے بدن کے گوشت ایسے کھینچ لو کہ سوائے ہڈیوں کے کچھ نہ رہے۔ چنانچہ ظالموں نے یہ سب کچھ کیا مگر اللہ نے دوبارہ آپ کو بہتر صورت میں زندہ فرمادیا تو آپ نے بلند آواز سے بادشاہ کو فرمایا: اے کافر! لا الہ الا اللہ پڑھ، بادشاہ غصہ میں آیا۔ اس نے حکم دیا کہ لوہے کی چھ کیلیں لاؤ، وہ لائی گئیں تو آپ کے ہاتھوں میں دو کیل، دو پاؤں میں، ایک سر میں اور ایک جگر پر ٹھوک دیا۔ فوراً اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے یہ ساری کیلیں آپ کے اعضاء سے نکال دیں اور آپ نے زندہ کھڑے ہو کر فرمایا: اے کافر! لا الہ الا اللہ پڑھ، پھر بادشاہ نے ایک دیگ منگوائی اور اس کے نیچے آگ جلوائی اور حضرت جرجیس کو دیگ میں ڈال دیا تاکہ آپ کباب ہو کر مر جائیں مگر قادر مطلق نے دیگ کے ساتھ ایک ٹھنڈا چشمہ جاری فرمادیا جس کی وجہ سے آپ کے بال کو بھی تکلیف نہ پہنچی۔ اس کے بعد بھی ظالم نے آپ کو طرح طرح کے عذاب دیئے، بعض نے ستر کی تعداد بتائی ہے اور بعض کتابوں میں ہے کہ حضرت کو ظالم بادشاہ نے ایک سو قسم کی

سزائیں دیں مگر قدرت الٰہی سے آپ محفوظ رہے۔

آخرکر ظالم حکمران تنگ آ کر کہنے لگا: جرجیس اگر ایک بات میری مان لو تو میں تیرے ہر حکم کی اطاعت کروں گا، صرف اتنی بات ہے کہ آپ میرے بت کے سامنے صرف ایک مرتبہ جھک جاؤ تو میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت جرجیس خاموش ہو گئے۔ کافر نے سمجھا شاید میری بات قبول کر لی گئی۔ ظالم بادشاہ نے کہا: جرجیس میں نے تمہیں بے شمار تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے ظلم وعذاب کئے، آج میرے ساتھ محل میں چلو تاکہ رات آرام سے بسر کرو۔ آپ شاہی محل میں تشریف لے گئے مگر ساری رات نماز اور تلاوت زبور میں مشغول رہے۔ بادشاہ کی عورت آپ کی قرأت سن کر بہت متاثر ہوئی اور رونے لگی۔ آخرکار مسلمان ہو گئی۔ جب حضرت شاہی محل سے رخصت ہونے لگے تو بادشاہ نے آپ کو سجدۂ بت کی پھر دعوت دی مگر آپ نے قبول نہ فرمائی تو ظالم نے ایک بڑھیا جس کا بچہ گونگا بہرہ تھا، اس کو گھر میں بند کر دیا اور کھانا پینا بھی بند کر دیا۔ بڑھیا کے گھر میں بیری کا ایک خشک درخت تھا جو آپ کی دعا کی برکت سے سرسبز ہو گیا اور اس میں عمدہ پھل لگ گیا جب بڑھیا نے بیری کو دیکھا تو ایمان لے آئی اور حضرت سے اپنے گونگے بہرہ بچے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ

نے دعا کی، بچہ صحت یاب ہو گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ بت خانہ میں جاؤ اور بتوں کو کہو کہ تمہیں جرجیس بلاتے ہیں، وہ بت خانے گیا تو ستر (70) بت رکھے ہوئے تھے۔ اس نے حضرت کا پیغام دیا، پیغام ملنا تھا کہ سارے بت دوڑتے ہوئے قدموں میں گر گئے۔ آپ نے اپنا پاؤں زمین پر مارا، زمین پھٹی اور سارے بت زمین کے اندر دھنس گئے۔

جب بادشاہ کی بیوی نے یہ معجزہ دیکھا تو اس نے محل چھوڑ کر بلند آواز سے کہا: اے شہر کے باشندوں! اپنے آپ پر رحم کرو اور اسلام قبول کرلو۔ بادشاہ نے اپنی عورت سے کہا کہ میں ستر سال سے یہ معجزات دیکھ رہا ہوں مگر اسلام قبول نہیں کیا۔ تو نے صرف ایک معجزہ دیکھ کر اسلام قبول کرلیا۔ بیوی نے کہا: اسلام نہ لانا تیری بدبختی ہے اور میرا اسلام لانا میرے لئے سعادت مندی ہے۔ ظالم بادشاہ نے غصہ میں آ کر اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ پھر حضرت نے دعا کی: مولا میں ستر سال سے کفر کی طرف تکالیف جھیل رہا ہوں۔ اب طاقت جواب دے گئی ہے لہذا مجھے شہادت نصیب فرما اور ظالموں پر سخت عذاب نازل فرما۔ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ ظالموں نے تلوار کھینچ لی اور آپ کو شہید کر دیا گیا پھر آسمان سے ایک آگ نازل ہوئی جس نے ان ظالموں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ یہ سارا واقعہ منگل کے دن پیش آیا۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص 68) (بحوالہ: ماہنامہ سنی دنیا، اپریل 2018، بریلی)

ہمزاد کون ہوتا ہے؟

سوال 129: ہمزاد کون ہوتا ہے، کیا یہ ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے؟

جواب: جس طرح ہر انسان کی ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے، اسی طرح ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان و جن ہوتا ہے جسے ہمزاد کہتے ہیں۔ ہمزاد شیاطین کی ایک قسم ہے، یہ ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے ساتھ بھی ایک ہمزاد تھا مگر وہ مسلمان ہوگیا جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔

حدیث شریف = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کی: کیا ہر انسان کے ساتھ (شیطان) ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد کی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

(مسلم شریف، (مترجم) جلد 3، کتاب صفۃ القیامۃ حدیث نمبر

6981، ص612، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

کیا ہمزاد کو قابو میں کیا جا سکتا ہے؟

سوال 130: کیا ہمزاد کو قابو میں کیا جا سکتا ہے اور یہ عمل جائز ہے؟

جواب: ہمزاد کو قابو میں کرنا حرام قطعی ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 21، ص216 تا 217)

ہمزاد کو قابو کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے:

سوال 131: ہمزاد کو قابو میں کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: بعض جادوگر ایسے منتر پڑھتے ہیں کہ ہمزاد ان کے قابو میں آ جاتا ہے۔ان کی بات مانتا ہے، ہمارا ہمزاد جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتا ہے، جادوگر کو تمام ہماری باتیں بتاتا ہے۔ پھر وہ جادوگر ہمزاد سے معلوم کر کے عوام کو جب یہ باتیں بتاتے ہیں تو عوام ان سے بہت متاثر ہوتی ہے لیکن یہاں یہ بات عرض کرتا چلوں کہ ہمزاد جو باتیں بتاتے ہیں، ان باتوں میں جھوٹ بہت شامل کرتے ہیں۔

یہاں ایک اہم بات عرض کرتا چلوں کہ یہ جو عامل اس قسم کے ہوتے ہیں جو آپ کے حوالے سے بغیر پوچھے بیان کر رہے ہوتے ہیں تو یہ صرف وہی باتیں بیان کر سکتے ہیں جن کی معلومات ہمزاد ان کو دیتا ہے مثلاً آپ کی

جیب میں کتنی رقم ہے۔ یہ بات چونکہ آپ کو معلوم ہے لہٰذا ہمزاد کے ذریعے اس عامل کو بھی معلوم ہو جائے گی لیکن اگر کوئی اندازے سے اپنی جیب پیسوں سے بغیر حساب کرے بھر لے اور پوچھے کہ اب بتا جیب میں کتنی رقم ہے؟ تو یہ عامل جواب نہیں دے سکے گا۔ چنانچہ اس ضمن میں امام سیوطی علیہ الرحمہ ایک حکایت اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں۔

☆ حجاج بن یوسف کی حکایت:

حجاج بن یوسف کے پاس ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کی طرف جادوگری کی نسبت کی گئی تھی۔ حجاج بن یوسف نے اس سے دریافت کیا: کیا تو جادوگر ہے؟ اس نے کہا: نہیں...... حجاج نے مٹھی بھر کنکری لی اور ان کو شمار کر لیا (گن لیا) پوچھا: میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟ اس نے کہا: اتنی اور اتنی...... تو حجاج نے ان کو پھینک دیا۔ پھر ایک دوسری مٹھی بھری اور ان کو شمار نہ کیا پھر پوچھا: میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ حجاج نے کہا: تجھے پہلے تعداد کیسے معلوم ہوئی؟ اور دوسری مرتبہ تعداد کیوں نہیں ہوئی؟ اس نے کہا: ان کی تعداد آپ جانتے تھے تو آپ کے وسواس (وسوسے والے شیطان کو) علم ہو گیا پھر آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو بتا دیا جبکہ دوسری مٹھی کی تعداد آپ کو معلوم نہیں تھی تو آپ کے

وسواس کو بھی اس کا علم نہ ہوا۔ اس لئے اس نے میرے وسواس کو خبر نہ دی لہذا مجھے بھی اس کا علم نہیں ہوسکا۔ (لقط المرجان فی احکام الجان)

کیا حضور ﷺ پر بھی جادو کیا گیا؟

سوال 132: کیا نبی پاک ﷺ پر بھی جادو کیا گیا تھا؟

جواب: جی ہاں! ہمارے آقا ومولا ﷺ پر بھی جادو کیا گیا مگر اس جادو کا اثر صرف حضور ﷺ کے جسم مبارک اور ظاہری اعضاء پر ہی ہوا جبکہ عقل مبارک، دل مبارک اور اعتقاد پر جادو نے بالکل بھی اثر نہیں کیا۔

لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور ﷺ پر جادو کیا۔ جادو کے چند دنوں بعد حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کی: ایک یہودی نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے، وہ فلاں کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے کنویں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اس کے نیچے سے کھجور کے درخت کے نرم حصے میں بنی ہوئی تھیلی برآمد ہوئی جس میں حضور ﷺ کے وہ موئے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور ﷺ کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلا تھا

جس میں گیارہ سوئیاں چھبی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل فرمائیں۔ ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں۔ پانچ سورۂ فلق میں اور چھ سورۂ ناس میں۔ ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی، یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور ﷺ بالکل تندرست ہو گئے۔ (تفسیر خازن جلد 4، ص 428)

کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان پر بھی جادو کیا گیا؟

سوال 133: کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان پر بھی جادو کیا گیا؟

جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر جادو کیا گیا چنانچہ آپ کا واقعہ الترغیب جلد 2 کے صفحہ نمبر 303 پر نقل ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر کسی نے جادو کیا جس کے باعث جنات نے آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو آپ پر خوف طاری ہو گیا اور رات کے وقت آپ کو ڈراؤنے خواب آتے جس کی وجہ سے آپ بے چینی محسوس فرماتے لہذا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی پاک ﷺ نے کچھ کلمات رات کو تین مرتبہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

أَعُوذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لوٹ آئے اور اس دعا کو پڑھنا شروع کیا۔ ایک مرتبہ پڑھی، پھر دوسری مرتبہ پڑھی، پھر جب تیسری مرتبہ پڑھی تو جو آپ پر کرم ہوا، اس کا ذکر آپ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں اس طرح کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ آپ نے جو کلمات مجھے سکھائے، میں وہ تین مرتبہ مکمل نہ کرسکا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تمام تکالیف کو دور کر دیا۔ وہ رات جب مجھ پر خوف مسلط تھا، میں نے یہ دعا پڑھی تو آپ ﷺ کی تعلیم کی برکت سے مجھ میں اتنی بہادری آ گئی کہ اگر اس وقت مجھے شیر کے پنجرہ میں ڈال دیا جاتا تو بھی مجھے کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا۔

لوگوں میں جادو کس طرح عام ہوا؟

سوال 134: لوگوں میں جادو کس طرح عام ہوا؟

جواب: جامع البیان جلد اول ص 353 اور فتح الباری جلد 10 ص

233 پر نقل ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور حکومت سے پہلے سرکش جنات، شیاطین آسمان دنیا کے قریب جاتے اور وہاں چھپ کر فرشتوں کا کلام سنتے، فرشتوں پر جو اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوتا، وہ ایک دوسرے کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچاتے۔ اس میں اس طرح کی باتیں ہوتیں کہ کون کب مرے گا؟ بارش کب ہوگی؟ جنات یہ باتیں سن کر کاہنوں اور جادوگروں کو بتا دیتے۔ کاہن و جادوگر یہ باتیں لوگوں کے آگے بیان کرتے۔ بعض اوقات وہ باتیں وقوع پذیر ہو جاتیں۔ یہ کاہن لوگ جنات کی طرف سے ملنے والی خبروں کے ساتھ ساتھ اپنے پاس سے بہت سی باتیں لوگوں کو بیان کر کے اس میں فساد کروا دیتے تھے۔

جادوگروں اور کاہنوں نے ان باتوں کو کتابوں میں لکھنا شروع کیا جو وہ جنات سے حاصل کرتے تھے۔ پھر جنات نے کاہنوں کو جادو کی اقسام سکھائیں، اس طرح شیاطین کی مدد سے جادوگروں نے کتابیں لکھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تلاش کروا کر ان کتابوں کو ضبط فرمایا اور ایک صندوق میں ڈال کر اپنے تخت کے نیچے دفن کروا دیا۔ جنات میں سے اگر کوئی آپ کی کرسی (تخت) کے قریب آتا تو وہ جل جاتا۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال ہو گیا اور ایک عرصہ گزر گیا

جس میں علمائے ربانیین بھی وصال کر گئے پھر شیطان انسانی صورت میں بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تمہیں ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: ضرور بتاؤ، شیطان ان لوگوں کو لے کر وہاں پہنچا جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا۔ کہنے لگا: یہاں کھدائی کرو۔ لوگوں نے کھدائی کی تو صندوق نکلا۔ کہنے لگا: اسے کھولو۔ جب لوگوں نے صندوق کھولا تو اس میں سے کتابیں نکلیں جس میں جادوئی منتر تھے۔ شیطان کہنے لگا: یہ سلیمان علیہ السلام کا خزانہ ہے اور یہ ان کا علم (اور جادو) ہے۔ (نعوذ باللہ) اسی کی بدولت سلیمان علیہ السلام انسانوں، پرندوں، جنات اور ہوا پر حکومت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے شیطان کی اِس گفتگو سے متاثر ہو کر جادو سیکھا اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دینے لگے۔ اس طرح شیطان نے جادو کو لوگوں کے درمیان عام کر دیا اور یہ بات مشہور کر دی کہ (معاذ اللہ) حضرت سلیمان علیہ السلام جادوگر تھے۔

یہاں تک کہ حضور ﷺ کی آمد تک یہودی حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہی سمجھتے تھے کہ وہ نبی نہیں، جادوگر تھے۔ جب حضور ﷺ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر انبیاء میں کیا تو یہودی شور مچانے لگے اور اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگے کہ آپ نبیوں کے ذکر میں حضرت

سلیمان علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ تو جادوگر تھے (معاذ اللہ) اس پر آیت نازل ہوئی کہ سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا۔ کیونکہ اکثر جادو خصوصاً سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں جو جادو تھا، وہ کفریہ جادو ہوتا تھا۔ اس میں شرکیہ اور کفریہ منتر ہوتے تھے۔

حضرت ہاروت اور ماروت علیہما السلام کون تھے؟

سوال 135: حضرت ہاروت اور ماروت علیہما السلام کون تھے؟

جواب: حضرت ہاروت اور ماروت علیہما السلام یہ دو فرشتے تھے، ان پر جو جادو نازل کیا گیا تھا، یہودی تمام کام کاج چھوڑ کر اس جادو کے پیچھے پڑ گئے اور ان سے جادو سیکھتے۔ جادو درحقیقت ان کے لئے آزمائش تھا کہ ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے، کون نافرمان ہے۔ یہ فرشتے ان کی آزمائش ہی کے لئے بھیجے گئے تھے۔ جس کا وہ واضح طور پر اعلان کر دیتے کہ ہم تمہارے امتحان کے لئے آئے ہیں۔ تم ہم سے جادو سیکھ کر کفر مت کرو۔ واضح رہے کہ فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں۔ حضرت ہاروت اور ماروت کے بارے میں من گھڑت قصے مشہور ہیں۔ یہ سب یہودیوں کے گڑھے ہوئے غلط اور باطل ہیں۔

یہاں یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ فرشتے جادو (سحر) سکھا کر ان کو کسی

غلط کام کی تعلیم کیوں دے رہے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتے (بحکم الٰہی) ان لوگوں کو جادو (سحر) کی حقیقت بتاتے تھے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ جادو سیکھ کر کسی منفی کام کو انجام دیں۔ جیسے اگر کوئی ڈاکٹر یا سائنس دان کسی کو زہر کے بارے میں آگاہ کرے یا معلومات دے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ لوگ اس زہر سے اپنے آپ کو ہلاک کر بیٹھیں۔ فرشتوں کی اس صاف وضاحت کے بعد اگر کوئی ان (فرشتوں) سے جادو سیکھتا تھا تو وہ (یہودی) خود اپنی ہلاکت کا سبب تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی آزمائش کے لئے جادو کو نازل کیا کہ کون جادو سیکھتا ہے، کون جادو نہیں سیکھتا، جیسا کہ ہماری پوری زندگی آزمائش ہے۔ یہ دنیا دار الامتحان ہے۔ جادو بھی لوگوں کے لئے امتحان تھا۔

کیا نظر بد کی کوئی حقیقت ہے؟

سوال 136: کیا کسی کو نظر بد لگ سکتی ہے؟

جواب: جس طرح جادو کی حقیقت ہے، اسی طرح نظر بد کی بھی حقیقت ہے بلکہ نظر چاہے بری ہو یا اچھی، اثر رکھتی ہے۔ نظر بد کے حوالے سے احادیث میں کافی ذکر موجود ہے چنانچہ کچھ احادیث آپ کی خدمت میں

پیش کرتا ہوں۔

حدیث شریف = حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد، زہریلے ڈنک اور دانوں میں دم کی اجازت عطا فرمائی۔(مسلم شریف، کتاب الآداب جلد 4،ص 1725،مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

حدیث شریف = حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! جعفر کی اولاد کو جلد نظر لگ جاتی ہے، میں ان کو دم کروں؟ فرمایا: ہاں۔کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ کر جاتی تو اس پر نظر بڑھ جاتی۔(ترمذی، ابواب الطب، جلد 4،ص 395،مطبوعہ مصطفی البابی مصر)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مراۃ المناجیح جلد 6 ص 223 پر فرماتے ہیں کہ نظر بد کا اثر حق ہے،جس پر بری نظر لگ جائے،اس کو نقصان پہنچتا ہے،اس کا اثر اس قدر سخت ہے کہ اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر لیتی کہ تقدیر میں اکرام لکھا ہو مگر یہ تکلیف پہنچا دیتی مگر چونکہ کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔اس لئے یہ نظر بد بھی تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب بہار شریعت جلد 3 حصہ 16

کے صفحہ نمبر 652 پر فرماتے ہیں کہ نظر مال آدمی اور کاروبار کو لگ سکتی ہے اور اس سے ان میں نقصان ہوتا ہے چونکہ یہ بات احادیث سے ثابت ہے لہذا اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

نظر بد سے حفاظت کے لئے کیا عمل کریں؟

سوال 137: نظر بد اگر لگ جائے تو چھٹکارے کے لئے اور آئندہ حفاظت کے لئے کیا عمل کریں؟

جواب: نبی پاک ﷺ نے ہمیں ہر بیماری کا علاج اور ہر مصیبت سے نجات کا حل بھی بتایا ہے لہذا نظر بد سے حفاظت کے حوالے سے بھی کئی احادیث ہیں۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ دم فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری شریف)

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

حدیث شریف = حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا تو اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر بد لگے گی، نہ کسی جن کی۔ (لقط المرجان فی احکام الجان)

☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کو نظر لگے، اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔

وَ اِنۡ یَّکَادُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَیُزۡلِقُوۡنَکَ بِاَبۡصَارِہِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکۡرَ وَ یَقُوۡلُوۡنَ اِنَّہٗ لَمَجۡنُوۡنٌ

(تفسیر خزائن العرفان، سورۂ قلم، آیت 52 کا حاشیہ)

مرد کا عورت، عورت کا مرد ڈاکٹر سے علاج کروانا کیسا؟

سوال 138: مرد کا عورت ڈاکٹر سے اور عورت کا مرد ڈاکٹر سے علاج کروانا کیسا؟

جواب: مرد ڈاکٹر بڑی تعداد میں تسلی بخش علاج کرنے والے موجود ہیں لہذا پھر مردوں کو مرد ڈاکٹر ہی سے علاج کروانا چاہئے۔ نیز خواتین کا مرد ڈاکٹر سے علاج کروانا بوقت ضرورت شرعاً درست ہے یعنی جب کوئی خاتون ڈاکٹر موجود نہ ہو یا اگر ہو تو تسلی بخش علاج نہ کر سکتی ہو یا اس کی فیس اتنی زیادہ

ہو کہ برداشت نہ کر سکے تو اب عورت کے لئے اجازت ہے کہ وہ مرد ڈاکٹر سے علاج کروائے۔

ہم بستری سے پہلے گولیاں استعمال کرنا کیسا؟

سوال 139: ہم بستری سے پہلے برتھ کنٹرول، گولیاں یا دیگر ذرائع حمل ٹھہرانے کو روکنے کے لئے استعمال کرنا کیسا؟

جواب: برتھ کنٹرول کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ حمل ٹھہرنے کو روکا جائے، نہ یہ کہ حمل ٹھہرنے کے بعد گر جائے۔ برتھ کنٹرول کی دو صورتیں ہیں۔

1...... آپریشن کر کے حمل کی صلاحیت کو ضائع کر دیا جائے۔ یہ ناجائز و حرام ہے اور مثلہ کے حکم میں ہے۔ مثلہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی عضو کو ضائع کر دینا۔ اس میں رحم کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔

2...... دوسری صورت یہ ہے کہ ایسی ادویات استعمال کی جائیں کہ جب تک دوا کا استعمال جاری رہے گا، حمل نہیں ٹھہرے گا اور جب دوا کا استعمال بند کر دیا جائے گا تو حمل ٹھہر سکتا ہے۔ اس میں اگر کوئی معقول وجہ ہے مثلاً پہلا بچہ چھوٹا ہے۔ دوبارہ حمل ٹھہرنے سے بیوی کی صحت خراب ہوگی یا بیوی کی صحت اچھی نہیں ہے کہ جلدی جلدی بچے کی پیدائش سے اس کی

صحت اور خراب ہو جائے گی تو ان دواؤں کا استعمال جائز ہے۔

لیکن حکومتیں جو خاندانی منصوبہ بندی پر کروڑوں خرچ کر کے عورتوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے سے روک رہی ہے، ان کا یہ نظریہ ہے کہ آبادی بڑھی تو خوراک کی قلت ہو جائے گی، اس ارادے سے ان دواؤں کو استعمال ناجائز ہے۔

زلزلہ کیسے آتا ہے؟

سوال 140: زلزلے کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ جلد 27 ص 93 پر امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ زلزلے کا اصل باعث آدمیوں کے گناہ ہے اور پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ تمام زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کے ریشے زمین کے اندر اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں، جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین پر معاذ اللہ زلزلہ کا حکم ہوتا ہے، وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے، زمین ہلنے لگتی ہے۔

آسمانی بجلی کیا چیز ہے؟

سوال 141: بجلی کیا چیز ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ جلد 27 ص 23 پر امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے بادلوں کو چلانے پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جس

کا نام ''رعد'' ہے، اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک بہت

بڑا کوڑا ہے، جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے، اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے،

اس کا نام ''بجلی'' ہے۔

اسٹاف کو آفس ٹائمنگ کے بعد روک کر کام کروانا کیسا؟

سوال 142: جو لوگ اپنے اسٹاف کو آفس ٹائمنگ کے علاوہ رکنے کو

کہتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جتنے گھنٹے ملازمت کے وقت طے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ

ملازم کو روک کر کام کروانا ناجائز ہے۔ ہاں البتہ یہ کہہ دیا جائے کہ اضافی

وقت پر آپ کو اوور ٹائم ملے گا تو اب کوئی حرج نہیں۔

لڑکوں کا کڑے اور چھلے پہننا کیسا؟

سوال 143: لڑکوں کا ہاتھوں میں کڑے، بریسلیٹ، چھلے اور دیگر

دھات کی انگوٹھیاں پہننا کیسا ہے؟

جواب: یاد رہے کہ مردوں کے لئے صرف ایک انگوٹھی، ایک نگینے والی

جو کہ ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی پہننا جائز ہے۔ باقی تمام ممنوع۔

مذاق میں ایک دوسرے کو لعنت دینا کیسا؟

سوال 144: لڑکے ایک دوسرے کو ہنسی مذاق میں لعنت دیتے ہیں، کئی کئی مرتبہ لعنت دیتے ہیں۔کیا یہ جائز ہے؟

جواب: احادیث میں مسلمان کو لعنت دینے سے سختی سے روکا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم کتاب الایمان حدیث 109 میں فرمایا گیا ہے کہ مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

2...... نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مومن لعنت کرنے والا، طعنہ دینے والا، فحش گو اور بے ہودہ گفتگو کرنے والا نہیں ہوتا۔

(ترمذی، حدیث نمبر 1984)

قیامت کے دن کون کون شفاعت کریں گے؟

سوال 145: کون کون شفاعت کریں گے؟

جواب: سب سے پہلے محبوب کبریا ﷺ، پھر انبیاء کرام پھر اس کے بعد اولیاء اللہ، قرآن، رمضان، حفاظ، روزہ اور کچے بچے وغیرہ شفاعت کریں گے۔منصب شفاعت کا ملنا قرآن سے ثابت ہے۔

القرآن: يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ

لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلًا (سورۂ طٰہٰ آیت 109)

ترجمہ: اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

☆ منصب شفاعت کا ملنا احادیث سے بھی ثابت ہے چنانچہ چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

1: نابالغ بچے شفاعت کریں گے

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو بچے نابالغ فوت ہوئے انہیں (قیامت کے دن) حکم ہوگا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے ہم اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک ہمارے والدین نہیں آجاتے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل کے ساتھ اپنے والدین سمیت جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر 1877)

2: شہید ستر افراد کی شفاعت کرے گا؟

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ شہید کی اس کے رشتہ داروں میں سے 70 افراد کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(ابن ماجہ، حدیث 2799)

3: حافظ قرآن بھی شفاعت کرے گا:

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں کے دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ (ترمذی شریف، حدیث نمبر 2905)

4: قرآن مجید بھی شفاعت کرے گا:

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ قرآن مجید قیامت کے دن اپنے تلاوت کرنے والوں کی سفارش کرے گا (مسلم)

5: روزہ بھی شفاعت کرے گا:

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا

لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔

(الترغیب والترہیب، ص 974)

6: مومنین کی شفاعت:

حدیث شریف = حضور ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان انتقال کر جائے اور اس کی نماز جنازہ میں 40 آدمی شریک ہوں، جنہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تو رب تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول کر لیتا ہے۔ (مسلم حدیث نمبر 948)

معلوم ہوا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ رسول اللہ ﷺ کھولیں گے اور اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ اس کے بعد انبیاء کرام اور پھر اس کے بعد دیگر شفاعت فرمائیں گے۔